

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اَبْنِ اَبِي سَعْدٍ

حیات و رسالتِ مہدی

محبوب العلماء و الصالحین

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

223 مستند و معتبر

☎ +92-547-610803

مکتبہ الفقیر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	حیاء اور پاک دامن
مؤلف	:	حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ
مرتب	:	مولوی صلاح الدین سیفی
صفحات	:	۳۶۰



ثاقب بک ڈپو دیوبند (یو پی) ۲۲۷۵۵۳

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
41	نظری حفاظت سے متعلق احادیث	11	پیش لفظ
43	اچانک نظر محاف ہے	15	① خیال اور پاکدامنی کی اہمیت
43	بد نظری فساد کا بیج ہے	17	پاکدامنی قرآن مجید کی نظر میں
44	بد نظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے	17	اجر عظیم کا وعدہ
45	بد نظری سے بچنے پر حلاوت ایمان	18	فلاح کامل کی خوشخبری
46	بد نظری سے کبھی سیری نہیں ہوتی	18	پاکدامنی حدیث پاک کی نظر میں
46	بد نظری زخم کو گہرا کرتی ہے	19	پاکدامنی نبوت کا حصہ ہے
47	بد نظری سے بوڑھے بھی محفوظ نہیں	20	پاکدامنی شرط ولایت ہے
48	بد نظری سے توفیق عمل چھن جاتی ہے	26	پاکدامنی پر دنیا میں نصرت خداوندی
49	بد نظری سے قوت حافظہ کمزور ہوتی ہے	26	دنیا میں تخت و تاج نصیب ہوا
50	بد نظری ذلت و خواری کا سبب ہے	26	عار کا منہ کھل گیا
50	بد نظری سے برکت ختم ہو جاتی ہے	28	دعا قبول ہو گئی
	بد نظری کرنے والے سے شیطان پر	29	پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی
51	امید رہتا ہے	32	پاکدامنی پر عرش میں اکرام
51	بد نظری سے نیکی برباد گناہ لازم	33	پاکدامنی پر جنت کی بشارت
	بد نظری سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے	34	پاکدامنی اور مشاہدہ پروردگار
52	بد نظری کرنے والا ملعون ہوتا ہے	34	احادیث میں پاکدامنی کی دعائیں
52	بد نظری کو لوگ خفیہ سمجھتے ہیں	35	صحابہ کرام کا جذبہ پاکدامنی
53	بد نظری سے بد معاشی تک	37	عورتوں سے عفت و عصمت پر بیعت
53	بد نظری سے جسم میں بد بو	37	بے حیائی کی مذمت قرآن میں
53	بد نظری کی نقد سزا	39	② بد نظری
55	بد نظری کی وجہ سے قرآن بھول گیا	39	نظری حفاظت سے متعلق آیات

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
82	اصول کی بات	56	بد نظری اور تصاویر
82	اپنے نفس سے متاثر نہ	56	بد نظری اور حسن پسندی کا دھوکہ
83	مراقبہ معیت	37	بد نظری کی نحوست
84	ایک مقالہ	58	بد نظری کا جبر تک انجام
85	جواب کا سر	59	بد نظری پر غیر معینہ سزا
86	ستر کا پس منظر	60	بد نظری کا اثر دل پر
86	حجاب کا پس منظر	60	بد نظری اور بے نور چہرہ
88	ستر عورت اور حجاب کا موازنہ	60	بد نظری سے پرہیز کا انجام
89	حجاب کے دلائل	61	بد نظری میں غایت احتیاط
89	قرآن مجید سے دلائل	62	بد نظری سے ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے
94	حدیث پاک سے دلائل	62	بد نظری کے تین بڑے نقصانات
97	عقلی دلائل	64	بد نظری سے متعلق اقوال سلف
102	شرعی پردے کے تین درجے	66	بد نظری کا علاج
102	بہترین درجہ	66	قرآن مجید کی روشنی میں
103	درمیانہ درجہ	71	حدیث پاک کی روشنی میں
104	آخری درجہ	73	اقوال سلف کی روشنی میں
105	چہرے کا پردہ	73	خیال بدلنا
107	اعتراضات	74	نفس کو سزا دینا
111	بے پردگی کا عبرت ناک انجام	75	راقم الحروف کے چند مزید تجربے
113	پھوپھو کی زلفیں	75	بد نظری کے موقع سے بچے
114	خالہ کی مسکراہٹ	77	بیوی کو خوش رکھے
114	بہن کے فیشن	78	اپنے آپ کو بے طمع کر لے
115	ماں کا طرزِ تغافل	79	خود کی خوبیوں کا تصور
115	باریک کپڑوں کا استعمال	80	دیدارِ الٰہی سے محرومی کا تصور کرو
117	بے پردہ عورت کو سزا	81	اپنی ماں بیٹی کا تصور کرو
119	پردہ داری کی برکات	81	آنکھوں میں سلائی پھرنے کا تصور کریں

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
141	آدم پر سر مطلب	123	⑤ غلو و خطا میں سے احتیاط
143	فقہ و تعلیم کے نقصانات	124	ایک ناقابل تردید حقیقت
144	غیر محرم کی جھکاہ قسم	125	دو منہری اصول
145	فیشن پرستی	125	مرقی کا قانون
145	دوستی یا رسی کے نقصانات	125	احتیاط شرمندگی سے بہتر ہے
145	ہنسی بے راہروی	126	شریعت بڑی اکا حسن و جمال
146	تیسری جماعت کا بلا بعلم	126	عورتوں کی تعلیم کا دن جدا
146	شرم بار کا وسیع	127	عورتوں کی گزر گاہ جدا
149	ایک سو مگتیریں	127	مسجد میں داخلے کا دروازہ جدا
150	عورتیں بسوں کی مانند ہیں	128	عورتوں کی صفیں مردوں سے جدا
151	گائے پالنے کی کیا ضرورت ہے	129	عورتوں کا مسجد میں آنا
152	اجتماعی زندگی کی تھیلیں	130	جج میں عورتوں کا طریق
152	زنا یا بھڑکار چکان	130	جنائزوں میں شرکت
153	کتے سے زنا	130	عورتوں کی چائنا کی
153	آلات زنا	137	مردوں کی فطرت
154	اورل ٹیکس	137	مرد کو موقع نہ دیں
154	چلے بھی آؤ	138	مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا
155	میں۔ آپ اور تجانی	138	دل کبھی نہیں بھرتا
155	نتیجہ	139	آسمان دیکھنے سے
157	⑤ زنا کے اسباب	139	پانی پینے سے
158	(۱) غیر محرم کو دیکھنا	139	بیت اللہ دیکھنے سے
160	(۲) غیر محرم کے ساتھ ہاتھ پائی کرنا	139	مرد کا دل عورت سے
160	بات سے بات بڑھتی ہے	140	بڑا لفظ جانچ پڑنا
161	آواز کا جادو	140	بکرے بکری کا کھیل
162	سیل فون یا تمل فون	141	لا سیدہ ہڈیوں میں کشش
163	نیشن سنٹر یا فیشن سنٹر	141	حضرت صدیقیؒ کا قول

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
223	(۳) عورت کا سلام کرنا	164	نوکری پیش خواتین
223	(۵) عورت کا جھوٹا پانی	165	(۳) غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا
223	(۶) عورت کے کپڑے	166	حسن بصریٰ اور رابعہ بصری
224	(۷) عورت کے بال	166	برصیصہ راہب کا عبرتناک انجام
224	(۸) عورت چھپی زینت ظاہر نہ کرے	177	سجاح اور مسیلہ کذاب
224	(۹) عورت بے پردہ ہو کر نہ نکلے	182	(۴) غیر محرم سے چھپی آشنائی کرنا
225	(۱۰) عورت بن سنور کر نہ نکلے	188	نتیجہ
225	(۱۱) عورت خوشبو لگا کر نہ نکلے	189	صحبت کی بات
226	(۱۲) عورتوں کی گزرگاہ	191	(۵) تنہا یا غیر مرد کے ساتھ سفر کرنا
227	(۱۵) عورت غیر محرم مرد کو خط نہ لکھے	195	(۶) گانا بجانا..... زنا کا زینہ
227	(۱۶) مرد دوسروں کے گھروں میں نہ جھانکیں	195	اسلام میں گانے بجانے کی مذمت
228	(۱۷) مرد اپنی ماں سے بھی اجازت مانگے	197	گانے بجانے کے مضراثرات
229	(۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی احتیاط	203	شطان کی گہری سازشیں
229	(۱۹) مرد راستوں میں نہ بیٹھیں	203	غیر محرم کی اطلاعات
229	(۲۰) مرد کے سامنے غیر عورت کا حال	205	اشتبہ بازی یا فنکار بازی
230	(۲۱) مرد بیوی کا راز نہ کھولے	205	شیطان کا جال
230	(۲۲) مرد و عورت شہوت انگیز باتوں سے اجتناب کریں	207	پس منظر پیغام
231	(۲۳) دو مرد یا دو عورتیں ایک ساتھ نہ لیٹیں	208	میوزیکل ایڈسٹری
231	(۲۴) چار پائی الگ کرنا	209	ایک مسئلہ حقیقت
232	(۲۵) شادی میں بلاوجہ تاخیر	210	(۸) فلمیں اور ڈرامے
237	(۲۶) عورت کی اقسام	216	(۸) ٹاڈل اور انسائے
237	زنا کی پہلی قسم، خود لذتی	217	(۹) خاندانی منصوبہ بندی
237	خیالی زنا	221	شریعت محمدی اور سہذرائع
		221	(۱) عورت کا نام
		222	(۲) عورت کی آواز
		222	(۳) عورت کی آواز میں اونچائی نہ ہو

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
254	شریعت محمدیہ کا حسن و جمال	236	استمناء بالید
255	بے ریش لڑکے کو دیکھنا	237	خود لذتی کے اثرات
257	بے ریش کے بارے میں اکابر کا طرز عمل	237	چہرے پر اثرات
258	دو مردوں کا ایک بستر پر لیٹنا	237	اعصاب پر اثرات
258	لواطت کے نقصانات	237	دل پر اثرات
258	عورت سے نفرت	237	دل پر اثرات
259	نسل کشی کا گناہ	238	جسمانی قوت پر اثرات
259	جنسی تسکین سے محروم	238	جنسی قوت پر اثرات
260	اعصابی کمزوری	239	زنا کی دوسری قسم، جنس مخالف سے
260	حافظہ کمزور		شہوت پوری کرنا
260	چہرہ بے نور	239	اعضاء کا زنا
260	عضو خاص کی خرابی	240	بیوی سے زنا
261	لاعلاج پریشانی	241	غیر محرم عورت سے زنا
261	لاعلاج بیماری	241	شادی شدہ عورت سے زنا
262	لاعلاج نجاست	242	پڑوسن سے زنا
263	براہنجہ سے برا انجام	243	قریبی رشتہ دار عورت سے زنا
266	السحاق	243	مجاہد کی بیوی سے زنا
268	زنا کی چوتھی قسم، جانور سے زنا	244	محرم عورت سے زنا
269	④ زنا کے منکرات	245	مطلقہ بیوی سے زنا کرنا
269	(الف) منکراتی نقصانات	246	بوزھے کا زنا
269	(۱) بے برکتی	246	زنا کی تیسری قسم، ہم جنس سے زنا
270	(۲) رزق میں تنگی	247	لواطت
271	(۳) کامیابی کے راستے بند	248	لواطت کرنے پر عذاب
271	(۴) مصائب و آلام	250	رنا اور لواطت کا تقابلی جائزہ
272	(۵) خشک سالی	251	لواطت اسلام کی نظر میں
273	(ب) معاشرتی نقصانات	253	لوٹھی کی سزا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
286	(۹) رحمت خداوندی سے مایوسی	273	(۱) عوام سے وحشت
287	(۱۰) غیرت خداوندی کا موجب	273	(۲) آباد گھر مباد
287	(۱۱) حالت ایمان دورانِ زنا	273	(۳) ذلت و رسوائی
287	(۱۲) شرک کے بعد عظیم گناہ	274	(۴) نسب پر دھبہ
287	(۱۳) زنا جرمِ عظیم ہے	276	(۵) رشتے تلخ ختم
288	(۱۴) سود خاتمہ کا ڈر	276	(۶) قتل و فساد
289	۵۱ زنا کی سزا	277	(ج) طبی نقصانات
290	مسلمان کی عزت	277	(۱) سکون دل سے محرومی
290	بدگمانی	278	(۲) عقربہ سے فساد
290	تجسس	279	(۳) دل بدن کز دور
291	سرگوشی	279	(۴) چہرے کا نور ختم
291	نجیت	279	(۵) عمر گھٹ جانا
292	بہتان تراشی	280	(۶) کثرتِ اموات
294	زنا کی سزا دنیا میں	280	(۷) طاعون کا پھیلنا
294	جیسا جرم ویسی سزا	280	(۸) کثرتِ اموات
295	رجم کا طریقہ	280	(۹) طاعون کا پھیلنا
296	اسلامی سزائیں	280	(۱۰) خطرناک بیماریوں کا پھیلنا
298	رجم و حشائہ سزائیں	281	(و) دینی نقصانات
300	رجم سے وحشت کیوں	281	(۱) برائی کا احساس ختم
300	(الف) زانی کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے	282	(۲) گناہوں کی کثرت
301	نباتات میں مثالیں	283	(۳) غیرت ختم
301	حیوانات میں مثالیں	283	(۴) توفیق تو پہ سلب
302	انسانوں میں مثالیں	284	(۵) قلب میں سختی
303	(ب) مجمع میں سنگسار کرنا	284	(۶) طاعات سے محرومی
304	رجم کے فوائد	284	(۷) اللہ تعالیٰ سے وحشت
		285	(۸) لعنت نبوی کا مستحق

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
336	ماحول بدل لو	306	آدم پر مطلب
337	پوشیدہ امراض	307	زنا کی سزا آخرت میں
337	زنا انسان پر قرض ہوتا ہے	307	دنیا کے قصصات
338	زنا کرنے سے شیطان کا دوست	307	آخرت کے قصصات
339	اپنا کوہ ختم	310	④ شہوت کیسے کنٹرول کریں
340	(ر) شہوت کا طبی علاج	310	(ا) شہوت کا خدائی علاج
341	عورت کا جہاد	310	(ب) شہوت کا قرآنی علاج
344	شہوت کنٹرول کرنے سے حلق	316	بد نظری سے پرہیز
	استحانی پرچہ	317	فاستیمین کی محبت سے پرہیز
346	⑤ زنا سے توبہ	318	نماز کے ذریعے مدد
346	اللہ تعالیٰ گناہ کرتا دیکھ کر بھی غضبناک نہیں ہوتے	318	کثرت ذکر الہی
347	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں	319	(ج) شہوت کا نبوی علاج
348	توبہ کا آخری وقت	319	روزہ رکھنا
349	توبہ کا طریقہ	320	با وضو رہنا
350	توبہ کی علامتیں	320	دعا مانگنا
351	گناہ گار کو شرمندہ نہ کریں	323	(د) شہوت کا فقیری علاج
352	گناہ کے باوجود مومن	323	فارغ نہ رہیں
353	نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں	325	تنہائی میں نہ رہیں
354	کفر کی بھی معافی ہے	326	بغیر خند لینے سے گریز کریں
354	زنا سے توبہ کرنے والوں کے واقعات	327	بیت الخلا میں زیادہ دیر نہ لگائیں
354	زانیہ عورت کی توبہ	328	جنس مذاق سے بچیں
356	زانیہ عورت توبہ کر کے ولیوں کی ماں بنی	330	بد نظری کے مواقع سے بچیں
358	زانیہ جوان کی بھی توبہ	330	قبہ بستانا جاتے رہا کریں
360	ایک زانیہ نو جوان کی توبہ	332	جلاتی آگ سے عبرت لیں
	❀❀❀❀	334	روزہ بھتر کی ذلت
		335	معیت الہی کا استحضار



اسلام دین فطرت ہے اور انسان کو ایسے طریقے بتاتا ہے جو اسے کامیابی کی منزل تک پہنچاتے ہیں بلکہ ایسے اخلاق سے مزین کرتا ہے جو اسے پاکیزہ اور امن و سکون والی زندگی گزارنے کا سلیقہ عطا کرتے ہیں۔ حیاء اسلام کے تعلیم کردہ بنیادی اخلاق میں سے ایک خلق ہے۔ دین میں اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے اسے ایمان کا جزو قرار دیا اور فرمایا *الحیاء من الایمان* (حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے)۔ حیاء اور ایمان ایسے لازم و ملزوم ہیں کہ جس شخص میں ایمان ہوتا ہے اس میں حیا بھی لازمی ہوتا ہے اور جس میں حیاء نہیں ہوتا اس میں ایمان کی بھی کمی ہوتی ہے۔ گویا حیا ایک مؤمن کی صفت لازمہ ہے۔

ہم آج نام نہاد ”روشن خیالی“ کے ایسے تاریک دور سے گزر رہے ہیں جس میں عمومی طور پر انسان اپنے دینی، روحانی اور لطیف جذبات کو نہاں خانہ دل کے کسی دیران گوشے میں ڈال کر ہوائے نفس کے گھوڑے پر سوار مادیت پرستی کی طرف رواں دواں ہے۔ اس نے لذات اور خواہشات بھری زندگی کو ہی اپنی اصل زندگی سمجھ لیا ہے اور تکمیل خواہش کو اپنی زندگی کی منزل سمجھ لیا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ خواہش نفس پوری ہوتی چاہیے خواہ جیسے بھی ہو۔ چنانچہ جنسی خواہش جو انسان کی خواہشات نفسانیہ میں سے ایک بڑی خواہش ہے اس کو پورا کرنے کی دوڑ میں آج کا انسان کچھ اس طرح سرگرداں ہے کہ شرم و حیاء کی صفت سے تہی دامن ہو چکا ہے۔ عریانی اور فحاشی کا ایک

طوفان ہے جو اہل کفر کی عسرت گاہوں سے اٹھا ہے اور مسلم ممالک کو اپنی پیٹ میں لیتا چلا جا رہا ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو ڈیز، ڈش، کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ ایسے شیطانی ذرائع ہیں جنہوں نے کفر کی اس شافعی یلغار کو مسلمانوں کے گھر گھر میں پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ بے حیائی اور اخلاق باختگی کے وہ مناظر جو کبھی باطل کا خاصہ تھے آج مسلمانوں میں بھی ترویج پا چکے ہیں۔

فساد قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عقیف
رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیر پاک و خیال بلند و ذوق لطیف

کفار کی تہذیب و تمدن کو اپنا کر اور ان کے میڈیا کو دیکھ دیکھ کر ہمارے نوجوان نہ فیسر اور رومانس کی ایسی دنیا میں کھو گئی ہے کہ وہ اپنی حقیقت کو ہی بھول گئی ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس کے نوجوان کبھی ذکر اللہ کی مستی، سجدوں کی لذت، اللہ تعالیٰ کے خوف، قیام اللیل کے شوق اور علم کے ذوق سے آشنا تھے۔ ان کے چہرے عبادت کے نور کی چمک اور معرفت کے نور کی دیمک سے رخشندہ و تابندہ ہوا کرتے تھے۔ آج اس کے نوجوان گلوکاروں کی چمک اور رقاصاؤں کی تھرک کے رسیا ہیں، پر کی چہروں کی مٹک اور خوبانوں کی ٹھک پر فریفتہ ہیں۔

کبھی اے نوجوان مسلم تدبیر بھی کیا تو نے

وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے ٹوٹا ہوا تارا

پہلے وقت کی ادبی کتابوں میں لیلیٰ مجنوں، جیسے کرداروں کے اکاؤنٹ واقعات بطور عبرت کے نہ آتے تھے۔ لیکن آج تو اکثر و بیشتر جس نوجوان لڑکے کو اندر سے ٹولیس تو مجنوں نظر آتا ہے اور جس لڑکی کا اندر کھولیں تو لیلیٰ نکلتی ہے۔ ہاں کچھ خوش

نصیب جو اچھی صحبت اور اللہ والوں کی سنگت کی وجہ سے زمانے کی چیرہ دستیوں سے بچ گئے ہوں تو ان قدر سی صفات لوگوں سے ابھی دنیا خالی نہیں ہوئی۔ روزانہ کے اخبارات میں لڑکیوں کے گھر سے فرار ہونے اور عاشقوں کی حالت زار ہونے کے واقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ مخلوط تعلیم گاہوں میں طلباء اور طالبات کے مابین پردان چڑھتے رومانس اور قوی تقریبات میں ہونے والی محافل موسیقی و ڈانس ہماری قوم کی مجموعی اخلاقی حالت کی انعکاسی کرتی ہیں۔ فقیر کو دنیا میں بہت سے ممالک میں سفر کرنے کا موقع ملا، ہر جگہ پر ایسے نوجوان کثرت سے ملتے ہیں جن کی کھوئی کھوئی آنکھیں، اڑی اڑی رنگت اور اترے اترے چہرے ان کے دل کا فسانہ بنا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت فقیر انتہائی رنج و افسوس کے ساتھ یہ سوچتا ہے کہ کاش کوئی ان کا ناصح ہوتا جو ان کو سمجھاتا کوئی ان کا مسیحا ہوتا جو ان کو دوا دیتا۔

نہ پلا کے گرانہ تو سب کو آتا ہے

مرہ تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے سرتی

یہ سب احوال دیکھ کر ایک عرصہ سے فقیر کے دل میں یہ خواہش ابھر رہی تھی کہ اس معاشرتی بگاڑ کی اصلاح کیلئے حیا اور پاکدامنی جیسے نازک موضوع پر کوئی کتاب تحریر کی جائے لیکن کچھ تبلیغی مصروفیات اور متحد الفقیر کی تعمیری مصروفیات اس میں حائل رہیں۔ تاہم جب کبھی بھی فقیر کو سلوٹوں میں کچھ وقت ملا کچھ نہ کچھ احاطہ تحریر میں لاتا رہا۔ حتیٰ کہ عرصہ دو سال میں یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

اس کتاب کی تالیف میں فقیر کے پیش نظر تین بڑے اصلاحی مقاصد ہیں۔

اول ان نوجوانوں کی اصلاح مقصود ہے جو خواہش نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر طرح طرح کی جنسی اور اخلاقی عادات بد کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور جوانی دیوانی کے

شیطانی کاموں میں لگ کر اپنی زندگی کو اپنے ہی ہاتھوں میں برباد کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو ان کی غلط حرکات کا انجام بتایا جائے اور ان کے اندر قوت احساس کو بیدار کیا جائے تاکہ وہ چاہی و بربادی والے راستے کو چھوڑ کر حیا اور پاکدامنی کو اپنا شعار بنائیں اور عفت و صحت والی زندگی گزارنے والے بن جائیں۔

دوسرا اس کا مخاطب کثیر تعداد میں وہ عوام الناس ہیں، جو بذات خود تو اخلاقی بے راہروی کا شکار نہیں لیکن انہیں معاشرے میں ہونے والے حیا سوز افعال کی برائی کا اتنا احساس بھی نہیں۔ اپنے گرد و پیش بہت کچھ ہوتا دیکھتے ہیں لیکن اسے معمول کی کاروائی سمجھتے ہیں۔ اپنی اولادوں کو اخلاقی برائیوں میں مبتلا دیکھتے ہیں لیکن ”جوانی کا تقاضا“ سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بعض خود اپنے ہاتھوں سے گھر میں شیطانی ذرائع از جسم ٹی وی، ڈش اور کیبل وغیرہ لا کر رکھتے ہیں اور اسے برائی سمجھنے کی بجائے ”وقت کی ضرورت“ سمجھتے ہیں۔ اور بعض شرفاء تھوڑا بہت بے حیائی میں منہ مارنے کو مانع شرافت نہیں سمجھتے۔ تو ان حضرات کو بھی تصویر کا اصل رخ دکھانا مقصود ہے تاکہ وہ معاشرے میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر خود بھی گناہوں بھری زندگی سے بچیں اور اپنی نئی نسل کو بھی بچائیں۔

تیسرا یہ کتاب سالکین طریقت کیلئے لکھی گئی ہے۔ تصوف و سلوک کی ساری محنت اللہ رب العزت کی معرفت و نسبت حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بڑے غیور ہیں اس لئے غیر اللہ کی طرف تھوڑا سا میلان بھی سالک کو شاہراہ طریقت سے اتار دیتا ہے اور وصول الی اللہ کی منزل سے کوسوں دور پھینک دیتا ہے۔ ایک تھوڑی سی بد نظری اس کے سالوں کے ذکر اذکار پر پانی پھیر دیتی ہے۔ لہذا اس کتاب کے ذریعے سالکین کو آگاہ کرنا مقصود ہے کہ اگر وہ محبوب حقیقی کا وصل حاصل کرتے چاہتے

ہیں تو انہیں دل کے ان تمام چہرہ دروازوں کو بند کرنا ہوگا جن سے غیر محرم کی محبت دل میں در آتی ہے۔ جب وہ اس سناٹے میں انتہائی حکما روی کا مظاہرہ کریں گے تو دل میں جلوہ محبوب کا مشاہدہ کرنا آسان ہو جائے گا۔

چشم بند و گوش بند و لب بند

گر نہ جی سر حق پر من بند

[تو اپنی آنکھوں کو، اپنے کانوں کو، اپنے ہونٹوں کو بند کر لے پھر تجھے مشاہدہ

حق نہ ہو تو میرا مذاق اڑانا]

اس کتاب فقیر نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ شیطانی قوتوں کی طرف سے بے حیائی پھیلانے والی حیا سوز تہذیب کو کھول کر بیان کر دیا جائے تاکہ درد مند دل رکھنے والے حضرات کیلئے ان کو سمجھنا اور ان کا سد باب کرنا آسان ہو جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فقیر کی اس ٹوٹی پھوٹی کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور اسے آخرت کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں و ما تولى حقى الا بالله اليه توكلت و اليه انيب۔

دعا گو و دعا جو

فقیر ذوالفقار احمد نقشبندی مہمدی

كان الله له عوضا عن كل شيء

باب ۱

حیا اور پاکدامنی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر فطری خوبیوں سے مالا مال کیا ہے۔ ان خوبیوں میں سے ایک خوبی شرم و حیا ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے شرم و حیا اس صفت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان قبیح اور ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔ دین اسلام نے حیا کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا ہے تاکہ مؤمن با حیا بن کر معاشرے میں امن و سکون پھیلانے کا ذریعہ بنے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک انصاریؓ کو دیکھا جو اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کرو آپ ﷺ نے سنا تو ارشاد فرمایا

فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ باب الرفق والحياء)

[پس حیا ایمان کا جزو ہے]

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ (حیا خیر ہی کی موجب ہوتی ہے)

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

گویا انسان جس قدر با حیا بنے گا اتنی ہی اس میں خیر بڑھتی جائے گی۔ حیا ان صفات میں سے ہے جن کی وجہ سے انسان آخرت میں جنت کا حقدار بنے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ
وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ (رواہ احمد و الترمذی۔ مشکوٰۃ ۴۳۱)

[حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے۔ بے حیائی جفا
ہے اور جفا جہنم میں جانے کا سبب ہے]

حیا کی وجہ سے انسان کے قول و فعل میں حسن و جمال پیدا ہو جاتا ہے لہذا باحیا
انسان مخلوق کی نظر میں بھی پرکشش بن جاتا ہے اور پروردگار عالم کے ہاں بھی مقبول ہو
جاتا ہے۔ قرآن مجید سے بھی اس کو ثبوت ملتا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی دختر
نیک اختر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کیلئے آئی تو اس کی چال و حال میں بڑی
شائستگی اور میانہ روی تھی۔ اللہ رب العزت کو یہ شرمیلا پن اتنا اچھا لگا کہ قرآن مجید میں
اسکا تذکرہ فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَجَاءَتْهُ إِخْلُصًا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ (الفصص: ۲۵)

[اور آئی ان کے پاس ان میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی]

سوچنے کی بات ہے کہ جب باحیا انسان کی رفتار و گفتار اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے تو
اسکا کردار کتنا مقبول و محبوب ہوگا۔ لہذا جو شخص حیا جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے وہ
حقیقت میں محروم قسمت بن جاتا ہے۔ ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے۔
نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

إِذْ لَمْ تَسْخِ فَأَصْنَعْ مَا بَشَرٌ (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ ۴۳۱)

(جب شرم نہ رہے تو پھر جو مرضی کر)

اس سے معلوم ہوا کہ بے حیا انسان کسی ضابطہء اخلاق کا پابند نہیں ہوتا۔ اس کی
زندگی شتر بے مہار کی مانند ہوتی ہے۔ حیا ہی وہ صفت ہے کہ جس کی وجہ سے انسان
پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حیا اور پاکدامنی لازم

وہ مرد ہیں ان دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ درج ذیل میں اس حقیقت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

پاکدامنی قرآن مجید کی نظر میں

(۱) اجر عظیم کا وعدہ

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظِينَ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا
وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (احزاب ۵)

[اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کر نیوالے مرد اور عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔ ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے]

اس آیت میں کتنی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ پاکدامنی کے ساتھ یاد الہی میں زندگی گزارنے والے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ ثواب سے مراد دنیا کی برکتیں اور آخرت کی نعمتیں ہیں جبکہ مغفرت سے مراد یہ ہے کہ پاکدامن شخص سے ہونے والی دوسری غلطی کو تاہیوں کو اللہ تعالیٰ جلدی معاف کر دیں گے۔ یہ بات مشاہدے میں آتی ہے کہ جو طالب علم پڑھائی میں لائق اور محنتی ہوتا ہے استاد اس کی دوسری کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اجر کے ساتھ عظیم کالفاظ نشانہ ہی کر رہا ہے کہ پاکدامنی پر ملنے والا انعام عام معمول سے زیادہ ہوتا ہے، ویسے بھی دستور یہی ہے کہ بڑے لوگ جس چیز کو بڑا کہہ دیں وہ واقعی بہت بڑی ہوتی ہے۔ یہاں تو پروردگار عالم پاکدامنی پر ملنے والے اجر کو بڑا کہہ رہے ہیں تو واقعی وہ انعام بہت بڑا ہوگا۔ مبارکباد کے لائق ہیں وہ خوش نصیب ہستیاں جو پاکدامنی کی زندگی گزار کر ایسے اجر

کی مستحق بن جاتی ہیں۔

هَبْنَا لَا رُبَّابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا
[نعمت پانے والوں کو ان کی نعمتوں پر مبارکباد ہو]

(۲) فلاح کاٹل کی خوشخبری

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ..... وَالَّذِينَ هُمْ يَفْرُوْهُمْ حَافِظُونَ (المؤمنون: ۱)

[تحقیق فلاح پاگئے وہ مؤمن۔ جو اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں]

اس آیت مبارکہ میں فلاح پانے والے مؤمن کی چند صفات کا تذکرہ کیا گیا ہے جن میں سے ایک صفت پاکدامنی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پس فلاح کاٹل پاکدامن لوگوں کو ہی مل سکتی ہے۔ عربی زبان میں فلاح کہتے ہیں ایسی کامیابی کو جس کے بعد ناکامی نہ ہو۔ ایسی خوشی کو کہ جس کے بعد غمی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی عزت ملنے کو جس کے بعد ذلت نہ ہو۔ فطربی لمن له هذا الحقام

پاکدامنی حدیث پاک کی نظر میں

(۱)۔..... نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ قریش کے نو جوانوں سے فرمایا

يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ أَحْفِظُوا فُرُوجَكُمْ . لَا تَزْنُوا إِلَّا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ
قُلَّةُ الْجَنَّةِ (حاکم۔ بیہقی)

[اے جوانان قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ زنا مت کرو۔ جو اپنی شہوت گاہ کو محفوظ رکھے گا اس کے لئے جنت ہے]

اس حدیث میں رحمت دو عالم ﷺ نے کتنے واشگاف الفاظ میں یہ حقیقت کھول دی ہے کہ جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں گے، زنا کے ذریعے نفسانی شہوانی شیطانی اور وقتی لذتوں کو حاصل کرنے سے پرہیز کریں گے ان کو جنت کی دائمی خوشیاں

نصیب ہوں گی۔ اسے کہتے ہیں محنت تھوڑی اور اجر زیادہ۔ حضرت شامی مدظلہ ارشاد فرماتے ہیں۔

نور میں ہو یا نار میں رہنا
ہر جگہ ذکر یار میں رہنا
چند جھوٹے خزاں کے بس سہ لو
پھر ہمیشہ بہار میں رہنا

(۲)..... روم کے بادشاہ ہرقل نے جب ابوسفیان سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کن چیزوں کی تعلیم دیتے ہیں تو اگرچہ ابوسفیان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

انہوں نے سیدھے سادے الفاظ میں تعلیمات نبوی ﷺ کا خاکہ یوں پیش کیا

يَا مُرْنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِفَافِ وَالصَّلَاةِ

(بخاری کتاب الادب، باب صلوٰۃ المرأة ۴/۲۳)

[وہ ہمیں نماز، صدقہ، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں]

معلوم ہوا کہ پاکدامنی کی تلقین اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اسلامی معاشرے کی عمارت جن ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے ان میں سے ایک ستون کا نام پاکدامنی ہے۔

پاکدامنی نبوت کا حصہ ہے

(۱)..... انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات وہ پاکیزہ ہستیاں تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کیلئے مینارہء نور بنا کر بھیجا۔ انہوں نے خود بھی پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزاری اور اپنے متعلقین کو بھی اسی کی تلقین کی۔ لہذا پاکدامنی نبوت کا جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹا ہونے کی خوشخبری دی تو

ارشاد فرمایا

سَبِّدَا وَحُصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ (آل عمران: ۳۹)

[سردار ہوں گے۔ اپنے نفس کو روکنے والے ہوں گے نبی ہوں گے۔ اعلیٰ درجہ کے شائستہ ہوں گے]

عربی زبان میں حُصُور کہتے ہیں اس شخص کو جو اپنی شہوت پر قابو رکھتا ہو اور نفس کے قریب میں مبتلا نہ ہو۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی زندگی اسی صفت کی آئینہ دار تھی۔ (۲)..... جب عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے بند کمرے میں بہترین موقع محل دیکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنی نفسانی خواہش کا کھلے لفظوں میں اظہار کیا تو انہوں نے فوراً کہا مَعَاذَ اللّٰهِ (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)۔ اگرچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اس انکار کرنے پر جیل کی مشقتیں برداشت کرنی پڑیں مگر ایک وقت ایسا آیا کہ زلیخا نے خود اپنی زبان سے اقرار کیا کہ

وَلَقَدْ رَاوَدْتَهُ عَنْ نَفْسِهِ فَأَسْتَعْصِمَ (یوسف: ۴۰)

[میں نے اس کو مطلب حاصل کرنے کیلئے بہکایا مگر یہ پاک صاف رہا]

اللہ رب العزت نے حضرت یوسف علیہ السلام کی تعریف میں ارشاد فرمایا
كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُخْلِصِينَ (یوسف: ۲۳)

[تاکہ ہم ان سے برائی اور فحاشی کو دور رکھیں۔ بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے]

اس سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام سب کے سب برگزیدہ لوگ تھے جنہوں نے پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزاری۔ پس ثابت ہوا کہ پاکدامنی جزو نبوت ہے۔

پاکدامنی شرط ولایت ہے

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے

ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَا يَزْنُونَ [اور جوڑنا نہیں کرتے] (فرقان: ۶)

اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ زنا سے بچتے ہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ ہر سالک نیکو کاری اور پرہیزگاری پر استقامت اختیار کرنے کی وجہ سے ہی اولیاء اللہ میں شامل ہوتا ہے۔ جبکہ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں اور ہر قسم کے کبیرہ گناہ سے محفوظ فرماتے ہیں۔ رحمت کا تقاضا بھی یہی ہے اور دوستی کا حق بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ رحیم اور سب سے زیادہ بہترین دوست ہے۔

.....O اہل اللہ اپنی سچی محبت کی بنا پر ماسوا کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اگر ایک غریب لا وارث یتیم اور بے سہارا لڑکی کو وقت کا بادشاہ اپنی ملکہ بنا لے اور اسے اپنے محل میں ہر نعمت مہیا کرے، نوکر چاکر ہوں، پہننے اوڑھنے کیلئے لباس فائزہ ہوں، کھانے پینے کیلئے مرغ مسلم ہوں، زیورات اور ہیرے جواہرات کا ڈھیر ہو، خزانے کا منہ اس کے اشارے پر کھول دیا جائے، بادشاہ اپنی ملکہ کو خوب محبت اور عزت و احترام سے رکھے، ایسے میں کوئی بد شکل بھنگی اپنے بد بودار کپڑوں اور بد بودار جسم کے ساتھ اس ملکہ کو بہکانے کی کوشش کرے جبکہ بادشاہ بھی دیکھ رہا ہو تو وہ ملکہ اس بھنگی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی۔ اولیاء اللہ کے دل کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ ایک طرف اللہ رب العزت کے بے شمار احسانات ان پر ہوتے ہیں، ہر لمحے ان کے دلوں پر الطاف کریمانہ کی بارش ہو رہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کا قدم قدم پر وہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے غمخون سے ان کو نجات دیکر اپنی محبت والفت کا شیرینی انہیں عطا کرتے ہیں۔ ایسے میں کوئی غیر محرم ان کو گناہ کی طرف متوجہ کرے تو وہ ایک ”پیشاب کے لوٹے“ کی خاطر اپنے مالک حقیقی کو ناراض کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

0..... حضرت سلیمان بن یسار مشہور محدث ہیں۔ ایک مرتبہ حج کے سفر پر روانہ ہوئے تو جنگل میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ ان کے ساتھی کسی کام کے لئے شہر گئے تو وہ اپنے خیمے میں اکیلے تھے اتنے میں ایک خوبصورت عورت ان کے خیمے میں آئی اور کچھ مانگنے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے کچھ کھانا اس کو دینا چاہا تو اس عورت نے برملا کہا کہ میں آپ سے وہ کچھ چاہتی ہوں جو ایک عورت مرد سے چاہتی ہے۔ دیکھو تم نو جوان ہو میں خوبصورت ہوں ہم دونوں کے لطف اندوز ہونے کے لئے تنہائی کا موقع بھی ہے۔ حضرت سلیمان بن یسار نے یہ سنا تو سمجھ گئے کہ شیطان نے میری عمر بھر کی محنت ضائع کرنے کیلئے اس عورت کو بھیجا ہے۔ وہ خوف خداوندی سے زار و قطار رونے لگے اتاروئے اتاروئے کہ وہ عورت شرمندہ ہو کر واپس چلی گئی۔ حضرت سلیمان بن یسار نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مصیبت سے جان چھوٹی۔ رات کو سوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا میاں رکباؤ ہو۔ تم نے ولی ہو کر وہ کام کر دکھایا جو ایک نبی نے کیا تھا۔

(1)..... حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ایک امیر شخص تھا جس کی بیوی رشک قمر اور پری چہرہ تھی۔ اس عورت کو اپنے حسن پر بڑا ناز تھا۔ ایک مرتبہ بناؤ سنگھار کرتے ہوئے اس نے ناز نخرے سے اپنے خاوند کو کہا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھے دیکھے اور میری طمع نہ کرے۔ خاوند نے کہا مجھے امید ہے کہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو تیری پروا بھی نہیں ہوگی۔ بیوی نے کہا کہ مجھے اجازت ہو تو جنید بغدادی کو آزمائیتی ہوں۔ یہ کونسا مشکل کام ہے۔ یہی گھوڑا اور یہی گھوڑے کا میدان۔ دیکھ لیتی ہوں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کتنے پانی میں ہے۔ خاوند نے اجازت دے دی۔

وہ عورت بن سنور کر جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور ایک مسئلہ پوچھنے کے بہانے چہرے سے نقاب کھول دیا۔ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر پڑی تو انہوں نے

زور سے اللہ کے نام کی ضرب لگائی۔ اس عورت کے دل میں یہ نام پیوست ہو گیا۔ اس کے دل کی حالت بدل گئی۔ وہ اپنے گھر واپس آئی اور سب ناز و خرم سے چھوڑ دیئے۔ زندگی کی صبح و شام بدل گئی۔ سارا دن قرآن مجید کی تلاوت کرتی اور ساری رات مصلے پر کھڑے ہو کر گزار دیتی۔ خشیت الہی اور محبت الہی کی وجہ سے آنسوؤں کی لڑیاں اس کے رخساروں پر بہتی رہتیں۔ اس عورت کا خاوند کہا کرتا تھا کہ میں نے جنید بغدادیؒ کا کیا بگاڑا تھا کہ اس نے میری بیوی کو راہبہ بنا دیا اور میرے کام کا نہ چھوڑا۔

①..... حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جسم، نور نسبت میری سینے میں منتقل ہوا تو ایسی باطنی شخصیت نصیب ہوئی کہ باوجود اپنی بھرپور جوانی کے میرے لئے عورت اور دیوار کے درمیان فرق ختم ہو گیا۔

ان مندرجہ بالا واقعات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اولیائے کاملین کو محبت الہی کی ایسی حلاوت نصیب ہوتی ہے کہ پھر نفسانی اور شہوانی لذتیں ان کی نظر میں بیچ ہو جاتی ہیں۔

گویا اولیاء اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ وہ پاکدامنی کی زندگی گزارتے ہیں۔ اگر بالفرض بتقاضائے بشریت ان سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو وہ جب تک سچی توبہ کے ذریعے اس کو معاف نہیں کر دیتے ان کو چین نہیں آتا۔

حضرت ماعز اسلمیؓ کا واقعہ اس کی عمدہ دلیل ہے۔ ان کو سچی توبہ پر اتنا اجر ملتا ہے کہ اگر اس کی زکوٰۃ نکال کر تقسیم کریں تو پورے شہر کے گنہگاروں کی بخشش ہو جائے۔ اہل اللہ فرشتے نہیں ہوتے انسان ہوتے ہیں ان سے احیاناً گناہ کا سرزد ہو جانا ممکن ہے مگر وہ گناہ پر جے نہیں رہتے۔ ایسے واقعات بہت شاذ ہوتے ہیں بلکہ الشاذ کالمعدوم کے مطابق نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ عام دستور یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کبیرہ گناہوں سے حفاظت فرماتے ہیں۔ کبھی کبھی ان سے اپنی حفاظت کی چھتری تھوڑی دیر

کے لئے ہٹا دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان سے لغزش اور کوتاہی ہو جاتی ہے پھر وہ خوب آہ و زاری کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں۔ پروردگار عالم کو ان کا رونا دھونا مست ساجت کرنا اور معافیاں مانگنا اچھا لگتا ہے۔ بعض اوقات تو بھی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتے ہیں کہ ان کے گناہوں کو ان کی نیکیوں میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔ اصول یہی ہے کہ ولی اللہ بدکاری پر ہما نہیں رہتا جبکہ بدکاری پر ہمارے بے والا ولی اللہ نہیں ہوتا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ قرآن مجید میں کھوٹ شامل نہیں ہو سکتا یعنی باطل اس میں جگہ نہیں پاسکتا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس میں کتابت اور پرشک کی غلطی ہو نہیں سکتی۔ اگر کوئی غفلت کا مظاہرہ کرے تو قرآن مجید میں کتابت کی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر یہ غلطیاں قرار نہیں پکڑ سکتیں۔ جب بھی کوئی حافظ عالم اس کو پڑھے گا تو فوراً اس کی نشاندہی کر دے گا چنانچہ کھوٹ کو دور کروا جائیگا۔ باطل حق کے ساتھ ہمیشہ کے لئے نہیں مل سکے گا۔ جس طرح قرآن مجید میں کتابت کی غلطی قرار نہیں پکڑ سکتی اس طرح اہل اللہ کی زندگیوں میں کبیرہ گناہ کی عادت قرار نہیں پکڑ سکتی۔ ولی اللہ وہی شخص ہوتا ہے جو شریعت و سنت پر استقامت کی زندگی گزارتا ہے۔ اگر شیطان اس سے کوئی غلطی کروانے میں کامیاب ہو بھی جائے تو وہ فوراً دوم و شرمندہ ہو کر توبہ کر لیتا ہے۔ گناہ پر جہا نہیں رہتا۔

حدیث ایک میں ہے۔

الثَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (مسکوٰۃ: ص ۷۳۰)

[گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں]

اصول یہی ہے کہ انبیائے کرام معصوم ہونے میں اور اولیائے کرام محفوظ ہوتے ہیں۔ یہاں ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اولیائے کاملین اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں تو پھر وہ کبھی کبھار حفاظت سے دور کیوں کر دیئے جاتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مربی ہیں ان کی مختلف حالات میں

تربیت فرماتے ہیں۔ اپنے اولیاء میں سے کسی ایک سے کوئی ایسا عمل کروانے ہیں کہ جسکی بنا پر اسے اپنے نفس پر خوب ملامت کرنے کا موقع ملے۔ اس کے اندر سے خود پسندی اور عجب کو کھرچ کھرچ کر نکال دیتے ہیں۔ اس کو سراپا نیاز بنا دیتے ہیں۔ ناز کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ اس کی بہترین مثال ہے۔ ایک عیسائی بستی کے قریب سے گزرتے ہوئے حضرت عبداللہ اندلسی نے یہ کہہ دیا کہ عیسائی لوگ کتنے کم عقل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔ بس اتنی معمولی سی بات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی باطنی کیفیات کو سلب کر لیا۔ وہ ایک عیسائی دو شیزہ پر فریفتہ ہو گئے۔ اس سے شادی کرنے کی غرض سے ایک سال سوچا کرتے رہے۔ قرآن مجید اور حدیث کا حفظ بھول گئے۔ بالآخر ان کے مرید حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ جب ان سے ملنے آئے تو وہ دونوں مل کر خوب روئے۔ اللہ تعالیٰ سے خوب رورو کر معافی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے سب کیفیات واپس لوٹا دیں۔ یہ سب کچھ اس لئے پیش آیا کہ حضرت عبداللہ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلے کہ اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ میری عقل کا کمال نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی رحمت کا کمال ہے۔ حضرت عبداللہ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی یادداشت دوبارہ کام کرنے لگی اور پہلے سے بھی زیادہ وہ دین کی محنت کرنے لگے اور لاکھوں انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت سے کبھی بھی دور نہ فرمائے آمین ثم آمین۔

غلام۔ کلام یہ ہے کہ مشائخ کرام اپنے مریدین کو ذکر و مراقبہ کی تعلیم دیتے ہیں جن پر پابندی اختیار کرنے سے سالک کے اندر سے نفسانی خواہشات پر کنٹرول کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کی نگاہ پاک ہو جاتی ہے دل صاف ہو جاتا ہے۔ طبیعت شریفیت کی پابند بن جاتی ہے انہیں پاکیزگی اور پاکدامنی کی زہدگی گزارنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہی صفت مقام ولایت کے حاصل ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔

حضرت نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت! انسان بالذبح کب ہوتا ہے؟ فرمایا بالذبح شریعت یا بالذبح طریقت؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت مجھے دونوں کی تفصیل بتا دیں۔ فرمایا کہ انسان بالذبح شریعت تب ہوتا ہے جب اسے اندر سے منی نکلے اور بالذبح طریقت تب ہوتا ہے جب وہ منی سے نکل جائے۔ یعنی شہوت سے متعلقہ گناہوں سے بچ جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب نور ولایت سینے میں داخل ہوتا ہے تو سالک کی بیجانی کیفیات کو سکون مل جاتا ہے۔ شہوات کے سمندر میں مد و ہزیر کی حالت نہیں رہتی۔ سالک کو پاکدامنی کی زندگی نصیب ہو جاتی ہے۔ یہی صفت ولایت کا فضا اور اسکی شرط ہے۔

پاکدامنی پر دنیا میں نصرت خداوندی

(۱) دنیا میں تخت و تاج نصیب ہوا

حضرت یوسف ۷ؑ کو بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا تو ایک قافلے والوں نے ان کو غلام بٹالیا اور شہر مصر میں آکر ان کو بیچ دیا۔ حضرت یوسف ۷ؑ کی لڑکپن کی عمر تھی۔ مصر میں ان کا اپنا رشتہ دار یا دوست یا رکوئی نہیں تھا۔ ظاہری طور پر بے یار و مددگار تھے بالکل بے سہارا تھے۔ وقت کے ساتھ جب بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے تو عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے ان کو گناہ کی دعوت دی۔ حضرت یوسف ۷ؑ نے اللہ کی پناہ مانگی اور کمرے سے باہر بھاگ گئے۔ زلیخا نے حیلے بہانے سے ان کو جیل بھجوا دیا۔ حضرت ۷ؑ جیل کی مشقتیں اور صعوبتیں سالہا سال تک برداشت کرتے رہے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوئی۔ وہ نہ صرف باعزت بری ہو گئے بلکہ خزانوں کے والی بنادے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے تاج ان کے قدموں میں ڈال دیا۔ چند سال پہلے جو غلام تھے آج وہ آقا بن گئے۔ پاکدامنی کے عمل پر دنیا میں بھی نقد انعام ملا۔ ایسی عزت ملی کہ ماں باپ

اور بھائی سب کے سب ان کے سامنے سجدہ ریز ہوئے۔ ہر دور اور ہر زمانے میں جو شخص حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح تقویٰ اور پاکدامنی کی زندگی گزارے گا اللہ تعالیٰ اس کے سر پر عزتوں کے تاج سجائے گا۔

(۲) غار کا منہ کھل گیا

حدیث مبارکہ میں بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا واقعہ منقول ہے۔ ایک سفر کے دوران سخت بارش ہونے لگی تو وہ بچنے کیلئے ایک غار کے اندر چھپ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ طوفانی بارش کی وجہ سے ایک بڑی چٹان لڑھکتی ہوئی غار کے منہ پر آ پڑی۔ چٹان اتنی بڑی تھی کہ یہ تینوں مل کر زور لگاتے تو بھی نہ بلا سکتے۔ باہر نکلنے کا راستہ بالکل نہیں تھا۔ تینوں کو موت سامنے کھڑی مسکراتی نظر آئی۔ اس پریشانی، غم اور خوف کی حالت میں تینوں نے فیصلہ کیا کہ اپنی اپنی زندگی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے نجات کی دعا مانگیں۔ ایک نے کہا میں نے ماں باپ کی بہت خدمت کی۔ میں بکریوں کا دودھ پہلے ماں کو پیش کرتا بعد میں سویا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لیکر حاضر ہوا تو میری والدہ سو چکی تھی۔ میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا اور دودھ ہاتھ میں لیکر کھڑا انتظار کرتا رہا حتیٰ کہ صبح کا وقت ہو گیا۔ اے اللہ میرے اس عمل کو قبول کر کے ہمیں نجات عطا فرما۔ چٹان ایک تہائی سرک گئی تاہم ابھی نکلنے کا راستہ نہ بنا تھا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ میں اپنی بھرپور جوانی کی عمر میں اپنی خوبصورت کزن پر عاشق تھا۔ میں نے اسے پھسلانے کیلئے کئی حیلے بہانے کئے مگر وہ تقیہ نقیہ پاک صاف رہی اور میرے جال میں نہ پھنسی۔ ایک مرتبہ تنگدستی کے حالات سے مجبور ہو کر وہ مجھ سے قرض لینے آئی۔ میں نے اسے اس شرط پر پیسے دینے کا وعدہ کیا کہ وہ میری خواہش پوری کرے۔ مرقی کیا نہ کرتی اس نے عامی بھری۔ جب میں جماع کیلئے اس کے قریب آیا تو اس نے کہا۔ اللہ سے ڈر اور اس عہد کو نہ توڑ۔ اس کے الفاظ مجھ پر بجلی بن کر

گرے۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خوف طاری ہو گیا۔ میں نے اسے پیسے بھی دے دیئے اور برائی بھی نہ کی۔ اے اللہ! اگر یہ میرا عمل آپ کے ہاں مقبول ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائیے۔ چنانچہ دوسری تہائی بھی سرک گئی پھر بھی نکلنے کا راستہ نہ بنا۔ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میرا ایک مزدور مزدوری لئے بغیر کسی وجہ سے ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے اس کے پیسوں سے بکری خریدی۔ وقت گزرنے کے ساتھ وہ بھر پور پور بن گیا۔ کافی مدت کے بعد وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے پورا ریوڑ اسے پیش کر دیا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل آپ کے ہاں مقبول ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ چنانچہ مزید ہٹ گئی اور تینوں دوست غار سے باہر نکل آئے۔

اس واقعے میں ہمارے عنوان سے منطوق دوسرے آدمی کا عمل ہے جس نے خوفِ خدا کی وجہ سے گناہ کو چھوڑا اور اس کا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوا۔ اس سے سبق ملا کہ پاکدامن انسان اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے غموں سے بھی بچاتے ہیں اور قدم قدم اس کی پشت پناہی بھی فرماتے ہیں۔

(۳) دعا قبول ہو گئی

ایک مرتبہ دہلی میں سخت قحط پڑا۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے کھیتوں میں فصل بھی نہ ہوتی اور درختوں پر پھل بھی نہ ہونے۔ لوگ کھانے کیلئے روٹی کو ترسنے لگے۔ ہر شخص بارش کی دعائیں مانگتا مگر آسمان پر بادل نظر ہی نہ آتے۔ علما نے شہر نے مشورہ کیا کہ شہر کے سب لوگ، ایک دن کھلے میدان میں جمع ہوں۔ عورتوں بچوں اور جانوروں کو بھی ساتھ لائیں۔ میدان میں نماز استسقاء ادا کرنے کے بعد اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور بارش کی دعا کریں۔ حسب پر گرام لوگ شہر سے باہر جمع ہو گئے۔

خفت گرمی اور چٹپٹائی دھوپ نے سب کے چہروں کو بھلس کر رکھ دیا۔ نماز ادا کی گئی۔ مردوں عورتوں نے رورور کر بارش کی دعا مانگی مگر آسمان پر دور دور تک بادل کا نشان نظر نہ

آیا۔ مصبوم بچے ترپنے لگے۔ جانور بھی پانی کو ترسنے لگے لوگوں کا رو رو کر برا حال ہو گیا۔ صبح سے عصر تک یہ عمل جاری رہا مگر امید کی کرن نظر نہ آئی۔ جس وقت دعا مانگتے ہوئے مخلوق خدا خوب رو رہی تھی اس وقت ایک مسافر نو جوان اس میدان کے قریب سے گزرا۔ اس نے لونٹ کی مہار پکڑی ہوئی تھی۔ خود پیدل چل رہا تھا جبکہ اونٹ پر کوئی پردہ نشین عورت سوار تھی۔ اس نے اتنے لوگوں کو آہ وزاری کرتے دیکھا تو اونٹ کو ایک جگہ روکا اور قریب کے لوگوں سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔ جب اسے حقیقت حال کی خبر ہوئی تو وہ اپنے اونٹ کے قریب گیا اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ ابھی ہاتھ نیچے نہیں آئے تھے کہ چھم چھم بارش برسنے لگی۔ ایک عالم نے اس نو جوان سے پوچھا کہ آپ کتنے خوش نصیب اور مستجاب الدعوات انسان ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ درحقیقت اونٹ پر میری والدہ سوار ہیں۔ میں نے اپنی والدہ کی چادر کا ایک کونہ پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اے پروردگار عالم یہ میری نیک پاکدامن والدہ ہیں آپ کو ان کی پاکدامنی کا واسطہ دیتا ہوں اپنے بندوں پر بارش برسا دیجئے۔ ابھی میرے ہاتھ نیچے نہیں آئے تھے کہ بارش برسنے لگی۔ معلوم ہوا کہ پاکدامنی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا مقبول عمل ہے کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں تو پروردگار دعاؤں کو رد نہیں فرماتے۔

(۴) پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ (النور: ۲۶)

[پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے]

جو شخص پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے اسے دنیا میں نقد انعام یہ ملتا ہے کہ اس کے

اہل خانہ کو اللہ تعالیٰ پاکدامنی کی زندگی نصیب فرماتے ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ

ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے سامنے شکایت پیش کی کہ مجھے اپنی بیوی کے کردار پر شبہ

ہے۔ یہ بات میرے لئے سخت اذیت اور پریشانی کا سبب ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی عورتوں کے بارے میں پاکیزگی اختیار کرو گے تو لوگ تمہاری عورتوں کے بارے میں پاکیزگی اختیار کریں گے۔ (الجامع الصغیر: ج ۲، ص ۱۵۶) اس سے معلوم ہوا کہ ادا لے کا بدلہ ہوتا ہے۔ زنا کار شخص فقط فحش عمل ہی نہیں کرتا بلکہ دوسروں کا مقروض ہو جاتا ہے اور یہ قرض اس کے اہل خانہ یا اولاد میں سے کوئی نہ کوئی چکا دیتا ہے۔ اصول یہی ہے کہ گناہ کی سزا اس عمل کے جنس سے ہوا کرتی ہے پس جو شخص دوسروں کی عزت برباد کرے گا دوسرے اس کی عزت برباد کریں گے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور اشعار ہیں۔

عَفُو تَصِفُ بَسَاؤُكُمْ فِي الْمَحْرَمِ
وَتَجْنِبُوا مَا لَا يَلِيقُ بِمُسْلِمٍ
إِنَّ الزَّانَا قَتْلٌ فَإِنْ أَقْرَضَهُ
كَانَ الْوَفَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ فَأَعْلِمِ
مَنْ يُؤْزَنُ يُؤْزَنُ بِهِ وَلَوْ بِجَذَارِهِ
إِنْ كُنْتَ يَاهُذَا لَبَيْنَا فَاْفْهَمِ

اپا کدا من رہو تمہاری عورتیں پا کدا من رہیں گی، اور بچو اس سے جو مسلمان کے لائق نہیں بے شک زنا قرض ہے تو اگر تو نے اس کو قرض لیا تو ادا نیگی تیرے گھر والوں سے ہوگی اس کو جان لے۔ جو زنا کرے اس سے زنا کیا جائے گا اگرچہ اس کی دیوار سے۔ اے شخص اگر تو غفلت ہے تو اس کو جان لے [

© تفسیر روح البیان للبرہ وسوی میں ایک قصہ منقول ہے کہ شہر بخارا میں ایک جیولر کی مشہور دکان تھی۔ اس کی بیوی نیک سیرت اور خوبصورت تھی۔ ایک سقا (پانی لانے والا) ان کے گھر میں سال تک پانی لاتا رہا۔ بہت با اعتماد شخص تھا۔ ایک دن اس سقائے پانی

ڈالنے کے بعد اس جیولر کی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر شہوت سے دبایا اور چلا گیا۔ عورت بہت غمزہ ہوئی کہ اتنی مدت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچی۔ اس کی آنکھوں میں سے آنسو بہنے لگے۔ اسی دوران جیولر کھانا کھانے کے لئے گھر آیا تو اس نے بیوی کو روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھنے پر صورتحال کی خبر ہوئی تو جیولر کی آنکھوں میں سے بھی آنسو آ گئے۔ بیوی نے پوچھا کیا ہوا۔ جیولر نے بتایا کہ آج ایک عورت زیور خریدنے آئی۔ جب میں اسے زیور دینے لگا تو اس کا خوبصورت ہاتھ مجھے پسند آیا میں نے اس رنجشہ کے ہاتھ کو شہوت سے دبایا۔ یہ میرے اوپر قرض ہو گیا تھا لہذا سقا نے تمہارے ہاتھ کو دبا کر قرض چکا دیا۔ میں تمہارے سامنے سچی توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ البتہ یہ مجھے ضرور بتانا کہ کل رات تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے۔ دوسرے دن سقا پانی ڈالنے کیلئے آیا تو اس نے جیولر کی بیوی سے کہا۔ میں بہت شرمندہ ہوں کل شیطان نے مجھے ورغلا کر برا کام کر دیا۔ میں نے سچی توبہ کر لی ہے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ جیولر نے غیر عورتوں کو ہاتھ لگانے سے توبہ کی تو غیر مردوں نے اس کی بیوی کو ہاتھ لگانے سے توبہ کی۔ (تفسیر روح البیان)

◎ ایک بادشاہ کے سامنے کسی عالم نے یہ مسئلہ بیان کیا کہ زانی کے عمل کا قرض ا کی اولاد یا اہل خانہ میں سے کسی نہ کسی کو چکانا پڑتا ہے۔ اس بادشاہ نے سوچا کہ میں اس کا تجربہ کرتا ہوں۔ اس کی بی بی حسن و جمال میں بے مثال تھی۔ اس نے شہزادی کو بلا کر کہا کہ عام سادہ کپڑے پہن کر اکیلی بازار میں جاؤ۔ اپنے چہرہ کھلا رکھو اور لوگ تمہارے ساتھ بنو معاملہ کریں وہ ہو بہو آ کر مجھے بتاؤ۔ شہزادی نے بازار کا چکر لگایا مگر جو غیر محرم شخص اس کی طرف دیکھتا تو شرم و حیا کے مارے نگاہیں پھیر لیتا۔ کسی مرد نے اس شہزادی کے حسن و جمال کی طرف دھیان ہی نہ دیا۔ سارے شہر کا چکر لگا کر جب شہزادی اپنے محل میں داخل ہونے لگی تو راہداری میں کسی ملازم نے محل کی خادمہ سمجھ کر دکا۔ گلے لگایا بوسہ لیا

ور بھاگ گیا۔ شہزادی نے بادشاہ کو سارا قصہ سنایا۔ بادشاہ کی آنکھوں میں آنسو گل آئے۔ کہنے لگا کہ میں نے ساری زندگی غیر محرم سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کی ہے۔ البتہ ایک مرتبہ میں غلطی کر بیٹھا اور ایک غیر محرم لڑکی کو گلے لگا کر اسکا بوسہ لیا تھا۔ پس میرے ساتھ وہی کچھ ہوا جو میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا تھا۔ سچ ہے کہ زنا ایک قصاص بالاعمل ہے جس کا بدلہ ادا ہو کر رہتا ہے۔ (روح المعانی الا لوسی 58/15)

ہمیں مندرجہ بالا واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ ہماری کوتاہیوں کا بدلہ ہماری اولادیں چکاتی پھریں۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کے گھر کی عورتیں پاکدامن بن کر رہیں۔ اسے چاہیے کہ وہ غیر محرم عورتوں سے بے طمع ہو جائے۔ اسی طرح جو عورتیں چاہتی ہیں کہ ہمارے خاوند نیکو کاری کی زندگی گزاریں بے حیائی والے کاموں کو چھوڑ دیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ غیر مردوں کی طرف نظر اٹھانا بھی چھوڑ دیں تاکہ پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی کی صورت میں مل جائے۔ رہ گئی بات کہ اگر کسی نے پہلے یہ کبیرہ گناہ کیا ہے تو توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ سچی توبہ کے ذریعے اپنے رب کو منائیں تاکہ دنیا میں قصاص سے بچ جائیں اور آخرت کی ذلت سے چھٹکارا پائیں۔

پاکدامنی پر محشر میں اکرام

حدیث پاک میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سات آدمی عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن عرش کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا۔ ان سات خوش نصیب لوگوں میں سے ایک وہ پاکدامن انسان ہوگا جسے خوبصورت حسب و نسب والی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ جواب میں کہہ دے۔

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ | میں اللہ سے ڈرتا ہوں | (بخاری باب فضل من ترک الفواحش)

اندازہ لگائیں کہ پاکدامنی والی صفت کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر ہے کہ روز محشر جب تمام بنی نوع انسانیت نفسا نفسی کے عالم میں ہوگی تو اس وقت کچھ لوگ ہوں گے

جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور خصوصی رحمت ہوگی۔ ان میں وہ خوش نصیب بھی ہوں گے جو زمانہ سے بچیں گے عین اس وقت جب کہ گناہ کی دعوت مل رہی تھی اور وہ چاہتے تو موقع سے فائدہ بھی اٹھا سکتے تھے، لیکن انہوں نے ضبط نفس کا مظاہرہ کیا اور اپنے کردار کو گناہ سے آلودہ ہونے سے بچایا۔ لہذا وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں مطمئن و مسرور ہوں گے۔

پاکدامنی پر جنت کی بشارت

نبی اکرم ﷺ نے پاکدامنی کی زندگی گزارنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے۔ اور وہ بھی اپنی ضمانت پر فرمایا

مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ

(بخاری)

[جو میرے لئے اپنی رانوں کی درمیانی چیز (شرمگاہ) اور اور جہڑوں کی درمیانی چیز (زبان) کی حفاظت کی ضمانت دے میں اسے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دیتا ہوں]

ایک اور موقع پر نوجوانوں کا مخاطب کر کے فرمایا ،
يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ اَحْفِظُوا فُرُجَكُمْ . لَا تَزْنُوْا اَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ
فَلَهُ الْجَنَّةُ (حاکم - بیہقی)

[اے جوانان قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ زنا مت کرو۔ جو اپنی شہوت گاہ کو محفوظ رکھے گا اس کے لئے جنت ہے]

لہذا جنت کے دائمی انعامات کو حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم دنیا کی عارضی لذات و شہوات پر کنٹرول کریں۔

پاکدامنی اور مشاہدہ پروردگار

جو شخص نامحرم پر قادر ہوا مگر خوف خدا کی وجہ سے گناہ سے بچ گیا اس کے بدلے میں اسے جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ (ابن ماجہ)

احادیث میں پاکدامنی کی دعائیں

پاکدامنی وہ اعلیٰ صفت ہے جس کی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتے تھے۔ آپ گواہی ذات میں متصوم تھے لیکن اس سے آپ کی عفت و پاکدامنی کی زندگی سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ امت کی تعلیم کیلئے آپ نے یہ دعائیں مانگیں۔ چنانچہ احادیث میں کئی ایسی دعائیں منقول ہیں جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے آنکھ کی پاکیزگی دل کی پاکیزگی اور عفت و عصمت کو تمنا بتا کر مانگا ہے۔ چند ایک دعائیں درج ذیل ہیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَىٰ وَالتَّقَىٰ وَالْعِفَافَ وَ الْفَنَىٰ

[اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری اور پاکدامنی اور غنی کا سوال کرتا

ہوں] (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ: باب الاستعاذہ)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْإِمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ
الْحُسْنَ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ

[اے اللہ! میں تجھ سے صحت پاکدامنی اور امانت اور اچھے اخلاق حسن اور رضا

بالقدر کا سوال کرتا ہوں] (مشکوٰۃ: باب الاستعاذہ)

اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الْبَغَاظِ وَ غَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَ لِسَانِي مِنَ
الْكُذْبِ وَ عَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا
تُخْفِي الصُّدُورُ

[اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، بے شک تو آنکھوں اور سینے کی پوشیدہ خیانتوں کو جانتا ہے]

اللَّهُمَّ اَلْهِنِّي رُشْدِي وَ اَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي (رواہ الترمذی)

[اے اللہ! مجھے الہام فرما میری ہدایت اور میرے نفس کے شر سے مجھے دور فرما]

اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْصَالِ وَ اَذْهَوَاءِ
[اے اللہ! میں ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں] (رواہ الترمذی)

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَ لِسَانِيْ وَ قَلْبِيْ وَ مَنِيْ
[میں اپنے کان، اپنی بینائی، اپنے دل اور منی کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں]

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی میں ان دعاؤں کے مانگنے کا معمول بنائیں تاکہ ان کی برکت سے عفت و پاکدامنی والی زندگی نصیب ہو۔

صحابہ کرام کا جذبہ پاکدامنی

اسلام سے قبل اہل عرب میں شراب نوشی اور بے حیائی عام تھی اور وہ اپنی محفلوں میں اور اپنی گفتگو میں اس کا اظہار بڑے فخر سے کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات اور آپ کے فیض صحبت نے صحابہ کرام پر ایسا اثر کیا کہ ان کی زندگیاں بالکل بدل کر رہ گئیں۔ وہی صحابہ جو زمانہ جاہلیت میں ہر قسم کی اخلاقی بے راہروی کا شکار تھے حضور ﷺ کی تربیت کی برکت سے ان کے نفوس ایسے پاک صاف ہوئے کہ انہیں اخلاقی برائیوں سے یکسر نفرت ہو گئی۔

⑥ ایک صحابی مرید بن ابی لمرید الغنوی رحمۃ اللہ علیہ کو ہجرت کے موقع پر یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ جو کمزور اور ناتواں افراد مکہ میں رہ گئے ہیں وہ ان کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت میں نصرت و اعانت فرمائیں اور انہیں بسفاقت مدینے تک پہنچائیں۔ ایک دفعہ وہ اسی سلسلہ میں مکہ تشریف لائے۔ اتفاقاً ان کو عناق نامی ایک عورت کے گھر کے پاس سے گزرنا پڑا۔ یہ ایک فاحشہ عورت تھی جس سے ان کے اسلام سے قبل کچھ تعلقات رہے تھے۔ اس عورت نے حضرت مرید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور آگے بڑھ کر ان کا بڑی گرجوٹی سے استقبال کیا اور رات گھر ٹھہرنے پر اصرار کرنے لگی۔ حضرت مرید رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اسلام کی روشنی سے بہر مند ہو چکے تھے۔ اور اس قسم کی لغویات سے متنفر ہو چکے تھے لہذا صاف جواب دیتے ہوئے فرمایا ”اب پہلا زمانہ باقی نہیں رہا اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے لہذا مجھے معاف کر دو“ اس نے کہا اگر تم میری خواہش پوری نہیں کرو گے تو میں شور و غل کروں گی اور تمہیں گرفتار کرادوں گی۔ لیکن اس کی اس دھمکی کے باوجود حضرت مرید رحمۃ اللہ علیہ نے گندگی سے آلودہ ہونا پسند نہ کیا اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور چھپتے چھپاتے کفار کے چنگل سے نکل گئے۔

⑦ ایک اور صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میری ناک مردار کی بو سے بھر جائے مگر یہ پسند نہیں کہ اس میں کسی غیر عورت کی بو آئے۔

⑧ حضرت عبداللہ بن عباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے زمانے میں ایک مسین عورت مسجد میں آیا کرتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنا معمول یہ بنا لیا تھا کہ وہ ان سے بہت پہلے آکر اہلی صف میں بیٹھ جاتے تھے کہ مبادا ان پر نگاہ نہ پڑ جائے۔

⑨ ایک دفعہ صحابہ نے دشمن کا کوئی علاقہ فتح کیا اور اس علاقے میں ان کا لشکر امیر کی قیادت میں چلا جا رہا تھا۔ نصاریٰ نے ان کے ایمان پر ڈاکہ مارنے کیلئے وہاں راستہ میں بے پردہ عورتوں کو بنا سنوار کر کھڑا کر دیا۔ امیر لشکر نے صرف اتنی آیت پڑھی فَلَا

لِيَسْمُوْا مَبْنِيْنَ يَفْتَضُوْا مِنْ اَنْصَارِهِمْ (مومنین سے کہہ دو کہ اپنی نگاہوں کو جھکا لیں) تو صحابہ نے نگاہیں نیچی کر لیں، اس شہر میں سے گزر گئے اور اس شہر کے درودیوار کو نہ دیکھا۔ جب واپس آئے تو مدینہ کے لوگوں نے پوچھا کہ شہر کے مکانوں کی بنادش کیسی تھی، کتنے اونچے تھے، تو فرمانے لگے جب ہمیں حکم ملا ہم نے نگاہیں نیچی کر لیں اونچی کی ہی نہیں حتیٰ کہ اس شہر میں سے واپس آ گئے۔ ہمیں اس شہر کے مکانوں کی اونچائی کا پتہ ہی نہیں چلا۔ سبحان اللہ

عورتوں سے عفت و عصمت پر بیعت

شرم و حیا عورت کا زیور ہے اور اس کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے۔ جب تک عورت اپنے اس زیور کی حفاظت کرتی ہے اس وقت تک معاشرہ پاکیزگی اور امن کا گہوارہ بنا رہتا ہے۔ اور جب عورت نفاق خانہ بن کر اپنے اس زیور کو لٹانے پر آمادہ ہو جائے تو معاشرے میں بہت سی اخلاقی برائیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ لہذا عورت کو بذات خود اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی علیہ السلام کو حکم فرمایا گیا کہ وہ عورتوں سے اس بات پر بیعت لیں کہ

وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَفْتُلُنْ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ (المائدہ: ۱۲)

[اور نہ وہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ افتراء باندھیں گی] بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں قتل اولاد سے مراد حمل گرائنا ہے۔ اور افتراء سے مراد اپنی ناجائز اولاد کو جھوٹا کسی سے منسوب کرنا ہے۔

بے حیائی کی مذمت قرآن میں

قرآن پاک میں بے حیائی کیلئے فحشا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور متعدد مقامات پر فحاشہ سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور متغیہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا

وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ
[اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے فحاشی سے اور منکر سے اور حد سے نکلنے سے] (النحل ۹۰)
ایک اور جگہ پر فرمایا

إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (اعراف ۴)
[اے پیغمبر! کہہ دیجئے بے شک اللہ تعالیٰ نے برائی کے سارے کاموں
(فواحش) کو جو کھلے ہوں یا چھپے ہوں منع کیا ہے]
ایک اور مقام پر بڑے کھلے لفظوں میں زنا کو فاحشہ کہا اور اسے انتہائی قبیح بات قرار
دیا، فرمایا

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا (اسرائیل ۴)
(اور زنا کے قریب نہ جاؤ یہ "فاحشہ" اور بری راہ ہے)
گویا کہ یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے شہوانی جذبات کی
تسکین کیلئے کچھ حدیں مقرر فرمائی ہیں جو ان حدوں کو توڑتا ہے وہ فحشاء کا مرتکب ہوتا
ہے۔ چنانچہ سورۃ مؤمنون میں اس بات کی وضاحت فرمائی۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَقْرَبِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمَلُومُونَ (المؤمنون: ۶، ۵، ۴)

[اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں لیکن اپنی بیویوں اور باندیوں پر
اور جن کوئی اس کے علاوہ کچھ کرے تو وہ حد سے بڑھنے والے ہیں]
بحیثیت مسلمان یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم قرآن کریم میں بیان کی گئی روشن
تعلیمات پر عمل کریں اور حیا اور پاکدامنی والی زندگی کو اپنا شعار بنائیں۔ دعا ہے کہ اللہ
تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین ثم آمین

باب ۲

بد نظری

انسانی آنکھیں جب بے لگام ہو جاتی ہیں تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں۔ اسی لئے محققین کے نزدیک بد نظری ”ام الفجائش“ کی مانند ہے۔ ان دوسو راءخوں سے ہی فتنے کے چشمے ابلجے ہیں اور بائبول و معاشرے میں عریانی و فحاشی کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں۔ اسلام نے ان دوسو راءخوں پر پہرہ بٹھا دیا۔ یہ بھی اسلامی تعلیمات کا حسن و جمال ہے کہ ہر مومن کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا۔ نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے اور نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے۔ نہ رہے پانس نہ بجے بالنسری۔ اصولی بات ہے کہ

(برائی کو ابتدا ہی میں ختم کر دو) Nip the evil in the bud.

عام مشاہدہ ہے کہ جن لوگوں کی نگاہیں بے قابو ہوتی ہیں ان کے اندر شہوت کی آگ بھڑکتی رہتی ہے حتیٰ کہ انہیں فحاشی کا مرکب کروادیتی ہے۔

نظر کی حفاظت سے متعلق آیات

ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا اَفْرُوْجَهُمْ . ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (سورۃ نور)

[ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی

حفاظت کریں اس میں ان کے لئے پاکیزگی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے

اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں]

قرآن مجید کی یہ آیت مؤمنین کے لئے ایک کامل مکمل پیغام ہے۔ مصرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں تادیب، تنبیہ اور تہدید کا بیان ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تادیب: آیت کے ابتدائی حصے میں تادیب ہے۔ مؤمنین کو ادب سکھایا گیا ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا ان کے لئے جائز نہیں ان سے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ بندوں کو یہی زیب دیتا ہے کہ اپنے آقا کی فرمانبرداری کریں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غصہ بھرا ابتدا ہے اور حفاظت فرج انتہاء ہے۔ گویا یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ پس جس کی نگاہ قابو میں نہیں اس کی شرمگاہ قابو میں نہیں۔

تنبیہ: اے کسی اُلُف میں تنبیہ ہے۔ کہ غصہ بھر کا فائدہ دینا ہے کہ دلوں میں پاکیزگی آئے گی۔ گناہ کا وسوسہ ہی نہیں پیدا ہوگا۔ اس میں ان کا اپنا فائدہ ہے۔ عبادت میں یکسوئی نصیب ہوگی، نفسانی، شیطانی، شہوانی وساوس سے جان چھوٹ جائے گی۔ اور اگر اس ہدایت پر عمل نہیں کریں گے تو بد نظری کی وجہ سے سکون قلب سے محروم ہو جائیں گے۔ دل میں حسرتوں کی بھرمار ہوگی۔ فتنے میں پڑنے کا اندیشہ قوی ہوگا۔

تہدید: اِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ میں تہدید ہے۔ پروردگار عالم کی طرف سے تنبیہ ہے کہ اگر بندوں نے اس ہدایت کی پروا نہ کی تو یاد رکھیں کہ اللہ رب العزت غافل نہیں وہ ان کی تمام کاروائیوں سے واقف ہے۔ وہ نافرمانوں سے نمٹنا اچھی طرح جانتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر اسلام نے مردوں کو واشگاف الفاظ میں اپنی نگاہیں
چھپی رکھنے کا حکم دیا ہے تو عورتوں کو بھی فراموش نہیں کیا۔ چونکہ مرد اور عورت دونوں کا خمیر
ایک ہی ہے لہذا عورت کی فطرت میں بھی شہوت رکھی گئی ہے۔ ان کے بارے میں ارشاد
باری تعالیٰ ہے۔

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَفْضُلْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ أَسْرُوسَهُنَّ

ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی

مخافت کریں

ان دونوں آیات کا لب و لہجہ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ آنکھوں کو کما چہا کی شہوت میں اغتیار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں انسانی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ شہوت کھلی آنکھوں کے باوجود انسان کو اندھا بنا دیتی ہے۔ انسان آئینہ کا آئینہ کر کے ذلت و رسوائی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ شہوت کے معاملہ میں جو حال مردوں کا ہے کم و بیش وہی حال عورتوں کا ہے۔ عورتیں عموماً جذباتی ہوتی ہیں، جلد متاثر ہو جاتی ہیں۔ ان کی نگاہیں میلی ہو جائیں تو زیادہ فتنے جگاتی ہیں لہذا انہیں بھی چاہئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ثم عليك وفقك الله و ايانا بحفظ العين فانها سبب كل فتنة
و افقة (منهاج العابدین ص ۲۸)

پھر تو آنکھ کی ضرورت حفاظت کمر اللہ تھے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ ہر

فتنے اور آفت کا حلیہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ آنکھوں کا فتنہ نہایت مہلک ہے اور اکثر فتنوں اور آفتوں کا
سبب ہے۔

نظر کی حفاظت سے متعلق احادیث:

(۱) نبی علیہ السلام کا ارشاد و گرامی ہے۔

فَقُتُوا أَبْصَارَكُمْ وَاحْفَظُوا قُرُوبَكُمْ (الجواب الثاني ٤٠٣)

[اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو]

حافظ ابن القیم تحریر فرماتے ہیں۔

”نگاہ شہوت کی قاصد اور پیامبر ہوتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ اور شہوت کی جگہ کی حفاظت ہے جس نے نظر کو آزاد کر دیا اس نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ نظر ہی ان تمام آفتوں کی بنیاد ہے جن میں انسان جھٹلا ہوتا ہے“
(الجواب الکافی ۲۰۴)

(۲) نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

النَّظَرُ نَهْمٌ فَسْمُومٌ مِنْ بِيْهَامِ ابْلِيسَ (الجواب الکافی ۲۰۴)

(نظر ابلیس کے حیلوں میں سے ایک زہر آلود حیل ہے)

(۳) بعض سلف کا قول ہے

النَّظَرُ نَهْمٌ صَمٌّ اِلَى الْقَلْبِ (ابن کثیر ۲/۲۸۳)

(نگاہ ایک حیل ہے جو دل میں زہر ڈال دیتا ہے)

(۴) نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

الْعَيْنَانِ زَيْنَانِ النَّظَرُ (مسلم)

(آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی غیر محرم کے چہرے پر شہوت بھری نگاہ ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے۔ سلف صالحین نے نگاہ کو ”برید العشق“ یعنی عشق کا پیامبر کہا ہے۔

زیلخا اگر حضرت یوسف علیہ السلام کے چہرے پر نظر نہ ڈالتی تو جذبات کے ہاتھوں بے قابو ہو کر گناہ کی دعوت نہ دیتی۔ چند لمحوں کی چیتابی نے اس کے رسوا کن قول کا تذکرہ قرآن مجید میں کروا دیا۔ بے حیائی والے کام کی نسبت قیامت تک اس کی طرف ہوتی رہے گی۔

عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ بد نظری کی رسوائیاں کتنی بڑی اور کتنی بری ہیں۔

اچانک نظر معاف ہے

کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ راہ چلتے یا آتے جاتے غیر محرم محورت سامنے آ جاتی ہے تو اس کے چہرے پر نظر پڑ جاتی ہے۔ ایسی صورتحال کے بارے میں حضرت علیؓ نے نبی علیہ السلام سے سوال پوچھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ : فَإِنَّ لَكَ الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ (مشکوٰۃ ۲۱۹۶)

(اے علی! ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد پھر دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لئے صرف پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں)

اس سے معلوم ہوا کہ پہلی اچانک نظر معاف ہے اور اگر کسی وقت پہلی نظر ہی ارادۃً ڈالی گئی تو وہ بھی حرام ہوگی۔ اور پہلی نظر معاف ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ پہلی نظر ہی اتنی بھر پور ہو کہ دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ صرف اتنی بات ہے کہ اگر اچانک نظر پڑ گئی تو نظریں فوراً ہٹانے کا حکم ہے،

حضرت جریرؓ بن عبد اللہ البجلی کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ جو نظر دفعۃً پڑ جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ ارشاد فرمایا

أَصْرِفْ بَصَرَكَ [نگاہ کو پھیر لو] (مشکوٰۃ۔ ابن کثیر)

بعض اوقات حکیم، ڈاکٹر یا جج کو کسی شرعی عذر کی وجہ سے کسی یا محرم کا چہرہ دیکھنا پڑ جائے تو بعد ضرورت دیکھنے کے بعد نظر کو فوراً ہٹالینا چاہئے۔

بد نظری فساد کا بیج ہے

غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنا فساد کا بیج ہے۔ شیطان غیر محرم کے چہروں کو مزین کر کے پیش کرتا ہے ویسے بھی دور سے ہر چیز بھلی نظر آتی ہے۔ اسی لئے تو

مثلاً مشہور ہے کہ دور کے ڈھول سہانے ہوا کرتے ہیں۔ بد نظری کرنے سے انسان کے دل میں گناہ کا تخم پڑ جاتا ہے جو موقع ملنے پر اپنی بہار دکھاتا ہے۔ قاتل نے ہاتل کی بیوی کے حسن و جمال پر نظر ڈالی تو دل و دماغ پر ایسا بھوت سوار ہوا کہ اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ دنیا میں سب سے پہلی نافرمانی کا مرتکب ہوا۔

قرآن مجید میں اس کے قبیح فعل کا تذکرہ ہوا۔ گناہ کی بنیاد ڈالنے کی وجہ سے قیامت تک جتنے قاتلین آئیں گے ان کا بوجھ بھی اس کے سر پر ہوگا۔ معلوم ہوا کہ پہلی نظر ڈالنے کا تو اختیار ہوتا ہے پھر معاملہ اس کے بعد بے اختیار ہی والا ہو جاتا ہے۔

چلے کہ ایک نظر تیری بزم دیکھ آئیں

یہاں جو آئے تو بے اختیار بیٹھ گئے

اس لئے بہتر ہے کہ پہلی نظر سے ہی بچا جائے۔ خطرے میں پڑنا لیکن محتاط لوگوں کا کام نہیں ہوتا۔

بد نظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

الْمَيَّانُ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأَذْنَانُ زِنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُمَا الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرَّجُلُ زِنَاهُمَا النُّحْطُ وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ

[آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے،

ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل آرزو اور تمنا کرتا ہے، شرم گاہ

اس کی تصدیق یا کذب کرتی ہے] (مشکوٰۃ: ج ۱، ص ۳۲)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”نظر کھٹ پیدا کرتی ہے، کھٹک سوچ کو وجود بخشی ہے، سوچ شہوت کو ابھارتی

ہے اور شہوت ارادہ کو جہنم دیتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ زنا کا ارادہ تب ہوتا ہے جب انسان غیر محرم کو دیکھتا ہے۔ اگر دیکھے گا ہی نہیں تو ارادہ ہی نہیں ہوگا پس معلوم ہوا کہ بد نظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ دنیا کا سب سے لبا سفر ایک قدم اٹھانے سے شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زنا کا سفر بد نظری کرنے سے شروع ہوتا ہے۔ مومن کو چاہئے کہ پہلی سیڑھی چڑھنے سے ہی پرہیز کرے۔

بد نظری سے بچنے پر حلاوت ایمان

مسند احمد میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی منقول ہے
مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مُحَايِنِ الْمَرْأَةِ أَوْ إِلَى مَرْءَةٍ ثُمَّ يَفْضُ بَصَرَهُ
إِلَّا أَحْدَثَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حِلَّالَتَهَا (مشکوٰۃ: ۲۷۰)
ا کوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ کسی عورت کی خوبصورتی دیکھے پھر اپنی نگاہ پست کر
لے تو اللہ تعالیٰ اس کو عبادت میں لذت عطا فرماتے ہیں [
طبرانی شریف میں غیر محرم سے نظر ہٹانے کے متعلق روایت ہے کہ
مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مُحَايِنِ ابْنَتِهِ اِيْضًا يَجِدُ حِلَّالَتَهُ فِيْ قَلْبِهِ
(رداہ طبرانی والحاکم۔ الترغیب والترہیب ۳/۲۷۷)

ا جس نے میرے بزرگ کی وجہ سے (بد نظری) چھوڑی میں اسے ایسا ایمان عطا
کروں گا جس کی حلاوت وہ دل میں محسوس کرے گا [

کتنا نفع مند سودا ہے کہ بد نظری کی وقتی اور عارضی لذت کو چھوڑنے پر ایمان کی
دائمی حلاوت اور شیرینی نصیب ہوتی ہے۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے سینے میں
نہنک ڈال دیتے ہیں۔ ویسے بھی دستور ہے کہ عمل کی جزا اسی کی جنس سے ہوا کرتی ہے۔
پس ہوشیاری غیر محرم پر نظر بازی کی لذت کو ترک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عبادت اور

ایمان کی لذت عطا کرے گا۔

بد نظری سے کبھی سیری نہیں ہوتی

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”بد نظری چاہے کتنی ہی زیادہ کی جائے، چاہے ہزاروں مردوں اور عورتوں کو

گھورا جائے اور گھنٹوں گھورا جائے سیری نہیں ہوتی“

بد نظری ایسی پیاس لگاتی ہے جو کبھی نہیں بجھتی۔ استسقاء کا مریض اتنا پانی پئے کہ پیٹ پھٹنے کو آئے تو بھی پیاس ختم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے آیت سے بڑھ کر ایک کو خوبصورت بنایا ہے۔ انسان کتنے ٹھپے دیکھے گا۔ نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ایک کو دیکھا ہے دوسرے کو دیکھنے کی ہوس ہے۔ اس دریا میں ساری عمر بہتے رہیں گے تو بھی کنارے پر نہیں پہنچیں گے اس لئے کہ یہ دریا تا پیدا کنار ہے۔

بد نظری زخم کو گہرا کرتی ہے

نظر کا تیر جب پیوست ہو جاتا ہے تو پھر سوزش قلب بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ جتنی بد نظری زیادہ کی جائے اتنا ہی یہ زخم زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں ”نگاہ کا تیر پھینکا جائے تو پھینکنے والا پہلے قتل ہو جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ نگاہ ڈالنے والا دوسری نگاہ کو اپنے زخم کا مادہ ادا سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ زخم کو زیادہ گہرا کرتا ہے“ (الجواب الکافی ۴۱۷)

۔ لوگ کانٹوں سے بچ کے چلتے ہیں

ہم نے پھولوں سے زخم کھائے ہیں

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

الصبر علی غرض البصر ایسر علی الصبر علی القل بعدہ

(الجواب الکافی ۲۱۴)

[آنکھ بند کرنا آسان ہے مگر بعد کی تکلیف پر صبر کرنا مشکل کام ہے]

بد نظری سے بوڑھے بھی محفوظ نہیں

زنا کے عمل سے بہت سے لوگ بچ جاتے ہیں چونکہ اس کے لئے بڑے اہتمام کرنے پڑتے ہیں۔ اول تو جس سے زنا کرنا چاہے وہ راضی ہو، دوسرا مناسب موقع و محل میسر ہو، تیسرا تنہائی بھی ہو ورنہ تو ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر کسی کو اطلاع ہوگئی تو عزت خاک میں مل جائے گی۔ اس لئے شائستہ اور معزز لوگ اس میں کم جھٹلا ہوتے ہیں۔ اگر پیشہ ور عورتوں سے زنا کرنا چاہے تو مال پیسہ پانی کی طرح بہانا پڑتا ہے۔ مزید براں ایڈز، آتشک، سوزاک جیسی موذی بیماریوں کا ڈر لگا رہتا ہے۔ بخلاف بد نظری والے گناہ کے کہ اس میں سامان کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ نہ ہی اس میں بدنامی کا ڈر ہوتا ہے کیونکہ اس کی خبر تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ نیت کیسی ہے۔ وہ بوڑھے جو عملی طور پر جماع کی قدرت ہی نہیں رکھتے وہ بھی بد نظری کے گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ ان میں گناہ کی حسرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ بقول شاعر

۔ جوانی سے زیادہ وقت پیری جوش ہوتا ہے

بھڑکتا ہے چراغ صبح جب خاموش ہوتا ہے

بعض لوگوں کا جسم بوڑھا ہوتا ہے دل نو جوان ہوتا ہے وہ ہر وقت جوانی کو یاد کرتے

رہتے ہیں۔

۔ پیری تمام ذکر جوانی میں کٹ گئی

کیا رات تھی کہ ایک کہانی میں کٹ گئی

بعض کی ٹانگیں قبر میں پہنچ جاتی ہیں کر جھک جاتی ہے پھر بھی انہیں جوانی کی تلاش

ہوتی ہے، بقول شاعر

۔ یہیں کہیں تھی جوانی مگر پتہ نہ چلا
اسی کو ڈھونڈ رہا ہوں کمر جھکائے ہوئے
سوچنا چاہئے کہ اگر جوانی غفلت میں گزر چکی تو چلو بڑھاپے میں ہی رب کو یاد
کر لیں مگر یہاں تو الٹی نگاہ بہتی ہے

۔ عہد چیری میں جوانی کی امنگ
آہ کس وقت میں کیا یاد آیا
طرفہ تماشہ یہ بھی ہے کہ عورتیں بوڑھے سمجھ کر اس سے پردے کا اہتمام بھی نہیں
کرتیں۔ اس سے بد نظری کے گناہ میں اور زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔ شہوت پرست
بوڑھے بال سفید کر لیتے ہیں جب کہ دل سیاہ کر بیٹھتے ہیں۔ روز محشر زبان حال سے کہیں
گے

۔ نا کردہ گناہوں کی بھی حسرت کی طے داد
یارب! اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے
حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک بوڑھے آدمی طے جو بہت
سے کاموں میں متقی تھے۔ مگر انہوں نے اپنی حالت بیان کی کہ میں غیر محرم کو لپچائی نظروں
سے دیکھنے میں مبتلا ہوں۔ بد نظری کا کتنا نقصان ہے کہ بوڑھا آدمی قبر کے کنارے تک
پہنچے جاتا ہے مگر یہ موذی مرض ساتھ لگا رہتا ہے۔

بد نظری سے توفیق عمل چھن جاتی ہے

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
"بد نظری نہایت ہی مہلک مرض ہے۔ ایک تحریر تو میرا بھی اپنے بہت سے
احباب پر ہے کہ ذکر شغل کی ابتداء میں لذت و جوش کی کیفیت ہوتی ہے مگر
بد نظری کی وجہ سے عبادت کی ملاوت اور لذت فنا ہو جاتی ہے اور اس کے بعد

رفتہ رفتہ عبادات کے چھوٹنے کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔ (آپ جی ۶/۴۱۸)

مثال کے طور پر اگر صحت مند نوجوان شخص کو بخار ہو جائے اور اترنے کا نام ہی نہ لے تو لاغری اور کمزوری کی وجہ سے اس کے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا، بستر پر پڑے رہنے کو جی چاہتا ہے۔ اسی طرح جس شخص کو بد نظری کی بیماری لگ جائے وہ باطنی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ نیک عمل کرنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس سے عمل کی توفیق چھن جاتی ہے۔ نیک کام کرنے کی نیت بھی کرتا ہے تو بد نظری کی وجہ سے نیت میں فتور آ جاتا ہے۔ بقول شاعر

تیار تھے نماز کو ہم سن کے ذکر حور
جلوہ بتوں کا دیکھ کر نیت بدل گئی

بد نظری سے قوت حافظہ کمزور ہوتی ہے

حضرت مولانا ظلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ غیر خرم عورتوں کی طرف یا نوعمر لڑکوں کی طرف شبوت کی نظر ڈالنے سے قوت حافظہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کی تصدیق کے لئے یہ شبوت کافی ہے کہ بد نظری کرنے والے حافظہ کو منزل یاد نہیں رہتی اور جو طلباء حفظ کر رہے ہوں ان کے لئے سبق یاد کرنا مصیبت ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے قوت حافظہ میں کمی کی شکایت کی تو انہوں نے معصیت سے بچنے کی تلقین کی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس گفتگو کو شعر کا جامہ پہناتے ہوئے فرمایا

شکوت الی وکیع سوء حفظی

فاوصانی الی ترک المعاصی

فان العلم نور من الہی

و نور اللہ لا یعطی لعاصی

[میں نے امام و کج رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے حافظے کی کمی کی شکایت کی، انہوں نے وصیت کی کہ اے طالب علم! گناہوں سے بچ جاؤ کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور اللہ تعالیٰ کا نور کسی گنہگار کو عطا نہیں کیا جاتا]

کالج، یونیورسٹیوں اور مدارس کے طلباء اور طالبات کے لئے اس میں عبرت کا درس موجود ہے۔

بد نظری ذلت و خواری کا سبب ہے

شیخ واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی ذلت و خواری چاہتے ہیں تو اسے خوبصورت چہرے دیکھنے کی عادت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بد نظری ذلت و خواری کا بنیادی سبب بنتی ہے۔ جو خوش نصیب لوگ اپنی نگاہوں کو پست رکھتے ہیں وہ بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں سے بچے رہتے ہیں۔ بقول میر تقی میر

اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی
مرزا غالب ایک کہتے ہیں

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

بد نظری سے برکت ختم ہو جاتی ہے

بد نظری کے بد اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی زندگی میں سے رزق میں سے اور وقت میں سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کام بڑے بڑے مسئلے بن جاتے ہیں۔ جس کام کی بھی انسان کوشش کرے وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ ظاہر میں لگتا ہے کہ کام ہو جائے گا مگر عین وقت پر ہوتے ہوئے رہ جاتا ہے اور پریشانی و پشیمانی کا سبب بنتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے حالانکہ وہ اپنے نفس کی

خباثت کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ مٹی کو ہاتھ لگاتے تھے تو سونا بن جاتی تھی اب تو سونے کو ہاتھ لگاؤ تو وہ بھی مٹی بن جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بد نظری کی وجہ سے انسان کی زندگی سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

بد نظری کرنے والے سے شیطان پر امید رہتا ہے

ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے شیطان لہجہ سے پوچھا کہ ایسے نقصان دہ عمل کی نشاندہی کرو جس کی وجہ سے انسان بآسانی تمہارے جال میں پھنس جاتا ہے۔ اس مردود نے جواب دیا کہ غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر نہرنا ایسا کام ہے کہ میں اس بندے سے پر امید رہتا ہوں کہ کبھی نہ کبھی اس کو گناہ میں ملوث کر کے اپنے جال میں پھنسالوں گا۔ جو لوگ نگاہیں نیچی رکھتے ہیں میرے بہت سے حریف ان پر کارگر ثابت نہیں ہوتے۔ میں نے چاروں سمتوں سے اولاد آدم کو بہکانے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے۔ نیچے کی سمت محفوظ سمت ہے۔ جس نے نگاہیں جھکائے رکھیں اس نے مجھے ناامید کئے رکھا۔

بد نظری سے نیکی برباد گناہ لازم

غیر محرم کی طرف لچائی نظروں سے دیکھنے والا عموماً جلد یا بدیر عشق مجازی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ وہ مخلوق کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ بقول شخصے

توں میرا دین ایمان بچاں

[اے محبوب تو بھی میرا دین اور ایمان ہے]

یہ عمل شرک خفی کہلاتا ہے۔ جب کہ شرک ایسا گناہ ہے جو کئے ہوئے عملوں کے ضائع ہونے کا سبب بنتا ہے۔ اس کو کہتے ہیں نیکی برباد گناہ لازم

بد نظری سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

أَنَا خَيْرُ مَنْزِلٍ مِنَ اللَّهِ أَخَيْرُ مَنْزِلٍ وَمِنْ خَيْرِهِ حَرَمُ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَعَثَ

”میں فیور ہوں اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت ہیں۔ غیرت ہی کی وجہ سے اللہ

تعالیٰ نے ظاہر باطن فواحش کو حرام کر دیا ہے“

بد نظری قس کا مومن کا مقدمہ ہے۔ جو اس کا ارتکاب کرتا ہے اللہ جل شانہ کو غیرت

آتی ہے۔ اپنے دربار عالی سے اس کو طعون و مردود کر دیتے ہیں۔ بد نظری کرنے والے

کو اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ جو لوگ نیک بن کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ بد

نظری سے بچیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قریب ہوں۔

بد نظری کرنے والا ملعون ہوتا ہے

حدیث پاک میں ہے

لَعَنَ اللَّهُ النَّاطِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ (بیہقی۔ مشکوٰۃ ۲۷۰)

”اللہ تعالیٰ لعنت برسائے دیکھنے والے پر اور دیکھنے کا موقع دینے والی پر“

جو لڑکیاں بن سنور کر بے پردہ گلی بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور جو لوگ ان کی

طرف لپٹائی نظروں سے دیکھتے ہیں وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق بنتے ہیں۔ یہ

کتنا نقصان عظیم ہے کہ بد نظری والے گناہ کے ارتکاب کے دوران انسان اللہ تعالیٰ کی

رحمت سے دور ہوتا ہے اور لعنتیں برسنے کا موجب بنتا ہے۔ بد نظری والے گناہ سے توبہ

کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے ایسا نہ ہو کہ ادھر موت آئے اور ادھر رحمتوں کی بجائے

لعنتیں برس رہی ہوں۔

نحصر الدنیا و الآخرة ذلک هو الخسران المبین

[یہ دنیا و آخرت کا خسارہ ہے اور دوسرا خسارہ ہے]

بد نظری کو لوگ خفیف سمجھتے ہیں

بد نظری اگرچہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اکثر لوگ اس کو خفیف سمجھتے ہیں۔ اس لئے بے دھڑک کرتے ہیں۔ یہ گناہ اول جہانی میں غلبہ شہوت کی وجہ سے کیا جاتا ہے پھر ایسا مرغل اور روگ لگ جاتا ہے کہ لب گور تک نہیں جاتا۔ لہذا یہ گناہ ہلکا نہیں بلکہ

انہ من اعظم المصائب [یہ بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے]

بد نظری سے بد معاشری تک

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”حوادث کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے جیسا کہ آگ اور شعلوں کی ابتدا ایک

چٹاری سے ہوتی ہے۔ اس لئے شرمگاہ کی حفاظت کے لئے نظر کی حفاظت

ضروری ہے“ (الجواب الکافی ۲۰۴)

جو لوگ بد نظری کے مرتکب ہوتے ہیں وہی بد معاشری کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جو

دک اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان کی شرمگاہ بھی بے قابو ہو جاتی ہے۔ پھر انسان کو

نیش کام کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آنکھ ابتدا کرتی ہے اور شرمگاہ انتہا

کرتی ہے۔

بد نظری سے جسم میں بد بو

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”یہ تو بہت عجیب چیز ہے کہ بدنگاہی سے کپڑوں میں تشن یعنی بد بو پیدا ہو جاتی

ہے“ (آپ جی)

بد نظری کتنا مہلک مرض ہے کہ اس کا اثر فوری طور ظاہر ہوتا ہے حتیٰ کہ جسم اور کپڑوں سے عجیب قسم کی مہلک بد بو آنے لگتی ہے۔ اس کے مقابل جو لوگ اپنی نگاہوں کو پاکیزہ بنا لیتے ہیں اور پاکدامنی کی زندگی گزارتے ہیں ان کے جسموں سے خوشبو آتی ہے۔ حدیث پاک سے بھی اس مضمون کا ثبوت ملتا ہے۔ نبی علیہ السلام کے جسم اطہر سے اتنی خوشبو آتی تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محسوس کر لیتے تھے کہ نبی علیہ السلام کس راستے سے گزر رہے ہیں۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا چھوٹے بچوں کے ذریعے نبی ﷺ کے پسینے کے قطرے شیشی میں جمع کر دالتی تھیں۔ پھر جب اس کو خوشبو میں ملاتی تھیں تو خوشبو کی خوشبو میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

یہی بات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں دیکھی گئی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

كَانَ رِيحُ أَبِي بَكْرٍ طَيِّبٌ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ

[ابو بکر کی خوشبو مسک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی تھی]

اس سے معلوم ہوا کہ عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارنے والوں کے جسم میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے، جب کہ بدنگاہی اور فحاشی کے مرتکب ہونے والوں کے جسم سے بد بو آتی ہے۔ یورپ امریکہ کا سفر کرنے والے اس کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ فرنگی لوگ دیکھنے میں گورے چٹے ہوتے ہیں، کپڑے صاف ستھرے ہوتے ہیں مگر جہاز میں ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ جائیں تو عجیب سی بد بو ان کے جسم سے آرہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

إِنَّمَا الْمُسْرِكُونَ نَجَسٌ [بے شک مشرکین نجس ہوتے ہیں]

ساری دنیا جانتی ہے کہ نجاست میں بد بو ہوتی ہے۔ مزید کچھ کہنے کی ضرورت ہی

نہیں ہے۔

بد نظری کی نقد سزا

بد نظری کی ایک قسم یہ ہے کہ کسی کے مکان کے سوراخ، کھڑکی یا دروازے سے دیکھا جائے۔ حدیث پاک میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔ یہاں تک کہ گھروالے کو اختیار دیا گیا ہے کہ جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

ان امرا اطلع علیک بغیر اذن فخذ فته بحصاة لفقات عینہ ما کان علیک من جناح (ابن کثیر ۲/۳۸۰)

[اگر کوئی بغیر اجازت تمہارے گھر میں جھانکے تو تم اس کو کنکری اٹھا کر مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے]

بد نظری کی وجہ سے قرآن بھول گیا

امام ابن جوزی اپنی کتاب تلخیص ابلیس میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ ابن اخلا کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا ایک خوبصورت نصرانی لڑکے کو دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں ابو عبد اللہ ملحق میرے سامنے سے گزرے، پوچھا کیسے کھڑے ہو؟ میں نے کہا، اے چچا! آپ اس خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہیں اسے کیونکر آتش دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ میرے شانوں کے درمیان مارے اور کہا کہ اس بد نظری کا نتیجہ تمہیں ملے گا۔ اگرچہ کچھ مدت گزر جائے۔ میں نے چالیس برس کے بعد اس گناہ کی نحوست دیکھی کہ قرآن مجرب مجھ کو یاد نہ رہا۔ (تلخیص ابلیس ۳۳۹)

ابوالادیان کہتے ہیں کہ میں اپنے استاد ابو بکر دقاق کے ساتھ جا رہا تھا۔ ایک نوعمر لڑکے کے چہرے پر میری لپٹائی نظر پڑی تو شیخ نے فوراً بھانپ لیا۔ فرمایا کہ تم اس کا نتیجہ

پاؤ گے۔ میں کچھ عرصے کے بعد قرآن بھول گیا۔

بد نظری اور تصاویر

بد نظری کی ایک قسم وہ برہنہ تصاویر دیکھنا ہے جو اخباروں اور کتابوں کی زینت بنتی ہیں یا جنسی مضامین پر مشتمل رسالوں کے سرورق پر چھپتی ہیں۔ غلموں اور ڈراموں میں کام کرنے والی عورتوں کی تصاویر دیکھنا، ٹی وی ایماؤنسز کو خبریں سننے کے بہانے دیکھنا، راستہ چلتے سڑک کے کناروں پر لگے ہوئے سائن بورڈ پر بنی ہوئی تصاویر دیکھنا، یا گرل فرینڈ، بوائے فرینڈ کی تصویر چھپا کر دکھنا اور تنجائی میں گھنٹوں لپجائی نظروں سے دیکھنا۔ یا انٹرنیٹ پر پیشہ ور لڑکیوں کی ننھی تصاویر دیکھنا یا فحش مناظر والی سی ڈی پر تصاویر کو دیکھنا سب کا سب حرام ہے۔ بعض لوگ شادی بیاہ کے موقع پر مخلوط محفلوں کی تصاویر اپنے پاس رکھتے ہیں اور دیکھتے دکھاتے ہیں۔ تصاویر دیکھنا زندہ آدمی کو دیکھنے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ راہ چلتے غیر محرم کے خدو خال کو اتنا پار یک بینی سے نہیں دیکھا جاسکتا جتنا تصاویر کے ذریعے دیکھنا ممکن ہے۔ اس سے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی بد حال شاعر نے تصویر کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے

تری تصویر میں اک بات تجھ سے بھی زانی ہے
کہ جتنا چاہو بوسے لو نہ جھڑکی ہے نہ گالی ہے

بد نظری اور حسن پسندی کا دھوکہ

بعض جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ہم خوبصورت شکلوں صورتوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ محض دھوکہ اور شیطانی تلبیس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی جائز اور حلال چیزیں ایسی بنائی ہیں جو اس کی قدرت کا شاہکار ہیں۔ پھولوں کے رنگ برنگ ڈیزائن دیکھیں۔ اس کی نزاکت پر غور کریں۔ اس کی خوشبو سونگھ کر دیکھیں کہ کیسے

دماغ متعطل کر دیتا ہیں۔ پھلوں کی بناوٹ اور ان کی شیرینی پر غور کریں۔

اَنْظُرُوا اِلَى ثَمَرِهِ اِذَا اَنْصَرَفَ

(دیکھو اسے پھلوں کی طرف جب پھل لے آئیں)

دریاؤں، آبشاروں، مرغزاروں کو دیکھیں۔ زمین کی وسعتیں آسمان کی رفعتیں

انسان کو اپنے اوپر غور کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ رب کریم ارشاد فرماتے ہیں

اَفَلَا يَنْظُرُونَ اِلَى الْاِلْبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَ اِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ اُنْفِثَتْ

وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ

(کیا نہیں دیکھتے اونٹ کی طرف کہ کیسے پیدا کیا گیا اور آسمان کی طرف کہ کیسے

بلند کیا گیا اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے گاڑے گئے اور زمیں کی طرف کہ کیسے

پھیلائی گئی)

غور کرتا ہے تو سورج چاند ستاروں کے حسن و جمال کو دیکھیں۔ کیا ہوا میں اڑتے

خوبصورت پرندے اور پانی میں تیرتی رنگ برنگ مچھلیاں غور کرنے کے لئے کم ہیں؟ فقط

انسانوں کے چہرے ہی دیکھنے کے لئے رہ گئے ہیں۔ یہ سب عذر رنگ ہے اور عذر گناہ بد

تراز گناہ کی مانند ہے۔

حضرت اشرف علی تھانویؒ کے سامنے ایک مرتبہ ایسے ہی کسی دل کے ہاتھوں مجبور

شخص نے یہی عذر کیا کہ حضرت ہم تو خوبصورت چہروں کو اس لئے دیکھتے ہیں کہ اللہ

تعالیٰ کی صفائی اور قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے اسے بڑا عبرت انگیز جواب دیا

فرمایا پھر تم اپنی والدہ کی شرمگاہ کو دیکھا کرو کہ کس طرح ایک چھونے سے راستے سے

تمہارے جیسے شخص کو پیدا کیا۔

بد نظری کی نحوست

حضرت عثمان غنیؓ کی خدمت میں ایک شخص آیا جس کی نگاہ نے راستے میں خطا

کی تھی۔ آپ نے اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور فرمایا صا بال اقوام یترشح
الزنا من اعینہم (اس قوم کو کیا ہو گیا ہے بے محابا ہمارے پاس چلے آتے ہیں حالانکہ
ان کی آنکھوں سے زنا نکلتا ہے) وہ شخص حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا کہ کیا ابھی وحی کا
سلسلہ باقی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ تو مومن کی فراست ہے:

اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ

(مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)

ابن کشف نے لکھا ہے کہ بد نظری سے آنکھوں میں ایسی ظلمت پیدا ہو جاتی ہے کہ
جس کو بصیرت والا شخص پہچان لیتا ہے۔ جب کہ عیف اور متنی شخص کی آنکھوں میں نور
ہوتا ہے۔

بد نظری کا عبرتناک انجام

حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں ”ایک شخص کا جب مرنے کا وقت ہوا تو لوگ اسے
کلے کی تلقین کرنے لگے تو وہ جواب میں کہنے لگا کہ میری زبان حرکت نہیں کرتی۔ پوچھا
کیا وجہ ہے کہنے لگا کہ ایک عورت مجھ سے تولیہ خریدنے آئی تھی مجھے اچھی لگی میں لپجائی
نظروں سے اسے دیکھتا رہا“ (آپ جی ص ۳۲۰ ص ۶)

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ مصر کی جامع مسجد کا مؤذن مینارے پر اذان دینے کے
لئے چڑھا۔ ہمسائے کی چھت پر نظر پڑی تو ایک خوبصورت نصرانی لڑکی نظر آئی۔ سوچا
کہ نئے کرائے دار معلوم ہوتے ہیں اذان کے بعد تعارف کروں گا۔ اذان دے کر
ہمسائے کے دروازے پر پہنچا۔ دستک دینے پر لڑکی کے والد سے ملاقات ہوئی۔ دوران
کنگسو پتہ چلا کہ لڑکی کنواری ہے۔ مؤذن نے کہا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا
ہوں۔ لڑکی کے والد نے کہا کہ ہمارا مذہب قبول کر لو۔ ہم شادی کر دیں گے۔ اس
مؤذن کے دل پر شہوت کا ایسا جھوٹ سوار تھا کہ اس نے ہاں کر دی۔ لڑکی کے والد نے کہا

آپ اوپر چھت پر آئیں۔ بیٹھ کر تفصیل سے بات کرتے ہیں۔ مؤذن میٹریاں چڑھنے لگا کہ درمیان میں پاؤں پھسلا تو یہ گردن کے بل گرا اور جان نکل گئی۔ بقول شاعر

نہ خدا ہی ملا نہ وصال ضم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

بد نظری پر غیر معینہ سزا

ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ

[جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور جو دلوں میں چھپاتے ہیں]

اس آیت میں بد نظری کے گناہ ہونے کا تذکرہ تو فرمایا مگر کوئی معین و مقرر سزا بیان نہیں کی گئی۔ اس میں راز یہ ہے کہ لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک بے حس لوگ لائقوں کے بھوت ہوتے ہیں جو باتوں سے نہیں بلکہ جوتوں سے ہی مانتے ہیں۔ ان کو دھمکی دی گئی ہے کہ ہم آنکھوں کی خیانت کو جانتے ہیں۔ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو خوب سزا دیں گے۔

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز

جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

دوسرے حساس لوگ ہوتے ہیں ان کو پتہ چل جائے کہ ہمارے آقا کو ہمارے کروت کی خبر ہو گئی تو شرم کے مارے گڑ جاتے ہیں۔ تو اس آیت میں ان کو شرم دلا دی گئی۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ بد نظری کرنے پر ہر شخص کو اس کی طبیعت کے مطابق سزا دی جائے گی۔ بقول شخصے

”جیسی روح ویسے فرشتے“

جتنا بے حیا اتنی زیادہ سزا

بد نظری کا اثر دل پر

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کا گناہ نظر پلانی سے وجود میں آتا ہے۔ بہت سے لوگ غیر حرم عورتوں اور نوجوانوں کو لپچائی نظروں سے دیکھتے ہیں تو دل میں ان کے نقشِ سین کی چھاپ لگ جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی خلوتوں میں سوچ اور خیال کے ذریعے ان سے شہوت پوری کرنے کے مزے لیتے ہیں۔ یہ دل کا گناہ آنکھوں کے گناہ سے شدید تر ہے۔ نقباء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے مگر تصور میں کسی غیر عورت کا خیال لائے تو اسے زنا کرنے کا گناہ ہوگا۔

بد نظری اور بے نور چہرہ

بد نظری کے اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ چہرے کو بے نور کر دیا جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں آیا ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَتَعْفُضَنَّ أَبْصَارُكُمْ أَوْ تَتَحَفَّضَنَّ قُلُوبُكُمْ أَوْ لَيَكْهِنَنَّ اللَّهُ وَجُوهَكُمْ (رواہ الطرمذی، الترمذی و الترمذی ج ۳ ص ۷۷)

[نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا تم اپنی نگاہ نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں

کی حفاظت کر دے گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا]

فصلِ بد نظری کی ابتداء یہی ہے کہ چہرے کو بے نور کر دیا جائے، خوبصورتی کے باوجود چہرہ بے رونق ہو۔

بد نظری سے پرہیز کا انعام

جو شخص اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے اسے آخرت میں دو انعام ملیں گے۔ ایک تو ہر نگاہ کی حفاظت پر اسے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ دوسرا انعام یہ کہ ایسی آنکھیں آیت کے دن رونے سے محفوظ رہیں گی۔ حدیثِ پاک میں ہے

رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ عَيْنٍ بَاكِیةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مُحَارِمِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ یَهْدَتْ فِی سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذَّبَابِ مِنْ خَشِیَةِ اللَّهِ
(الترغیب والترہیب: ج ۳ ص ۳۳)

[نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بند رہے۔ اور وہ آنکھ جو خدا کی راہ میں جاگتی رہے اور وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئے گواں میں سے کبھی کے سر کے برابر آنسو نکالے۔]

بد نظری میں غایت احتیاط

بد نظری والے گناہ سے بچنے کے لئے ہر ممکن احتیاط کرنی چاہئے۔ مردوں کے لئے فقط غیر محرم عورتوں کو دیکھنے کی بات ہی نہیں۔ اگر محرم عورت کو دیکھنے سے شہوت ابھرے تو اس کی طرف بھی نہ دیکھے۔ نو عمر لڑکوں کی طرف بھی نہ دیکھے بلکہ اگر کسی مرد کے چہرے کو دیکھ کر گناہ کا خیال پیدا ہو تو اس کے چہرے کو دیکھنے سے بھی پرہیز کرے۔ یہی معاملہ عورتوں کا ہے کہ ان کے لئے فقط غیر مرد کو دیکھنا ہی منع نہیں بلکہ اگر کسی لڑکی کا چہرہ دیکھ کر دل میں چھپی شہوت بیدار ہوتی ہے تو اس کی طرف بھی نہ دیکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منع فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کسی نو عمر لڑکے کو نظر جما کر دیکھے۔

(تلمیس ابلیس ۲۴۶)

ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ تم نو عمر لڑکوں کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ ان کا فتنہ دو شیرہ لڑکیوں کے فتنے سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ غیر لڑکی کے ساتھ بیٹھنے میں تو کئی رکاوٹیں ہوتی ہیں مگر نو عمر لڑکے کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی لہذا فتنے کا اندیشہ زیادہ ہے۔ اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ عورت کیلئے مرد تک پہنچنے میں کئی

رو کا وٹیں ہوتی ہیں مگر ایک عورت کے لئے دوسری عورت کے پاس بیٹھنا تو آسان ہوتا ہے۔ لہذا اگر عورت دل میں خطرہ محسوس کرے کہ فلاں عورت کے پاس بیٹھنے میں گناہ میں ملوث ہونے کا ڈر ہے تو اس سے اسی طرح دور رہے جیسے مرد سے دور رہتی ہے حتیٰ کہ اس کے چہرے کی طرف بھی نظر نہ اٹھائے۔ زیادہ گفتگو سے بھی پرہیز کرے۔

۔ قدم قدم پہ یہاں احتیاط لازم ہے
کہ خطر ہے یہ دنیا کسی بہانے کی

بد نظری سے ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے

جس شخص کو بد نظری کی عادت پڑ جائے وہ شرمگاہ کی حفاظت کبھی نہیں کر سکتا۔ شیطان عجیب انداز سے دھوکہ دیتا ہے کہ تم فقط دیکھتے ہو کرتے تو کچھ نہیں۔ حالانکہ یہی دیکھنا ہی تو کرنے کا مقدمہ ہے۔ ظاہر میں انسان جتنا بھی صاحب استقامت (ہاتھی) ہو اگر بد نظری سے نہیں بچے گا تو ایک نہ ایک دن ضرور پھسل جائے گا۔

۔ اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو ل جلا کے سرعام رکھ دیا

بد نظری کے تین بڑے نقصانات

بد نظری سے انسان کے اندر نفسانی خواہشات کا طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور انسان اس سیلاب کی رو میں بہہ جاتا ہے۔ اس سے تین بڑے نقصانات وجود میں آتے ہیں۔
(۱)..... بد نظری سے انسان کے دل میں خیالی محبوب کا تصور پیدا ہو جاتا ہے۔ حسین چہرے اس کے دل و دماغ پہ قبضہ کر لیتے ہیں۔ وہ شخص جانتا ہے کہ میں ان حسین شکلوں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود تنہائیوں میں ان کے تصور سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ تو گھنٹوں ان کے ساتھ خیال کی دنیا میں باتیں کرتا ہے۔

معاملہ اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا

جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

بد نظری کے ساتھ ہی شیطان انسان کے دل و دماغ پر سوار ہو جاتا ہے اور اس شخص سے شیطانی حرکتیں کروانے میں جلدی کرتا ہے۔ جس طرح ویران اور خالی جگہ پر تند و تیز آندھی اپنے اثرات چھوڑتی ہے۔ اسی طرح شیطان بھی اس شخص کے دل پر اپنے اثرات چھوڑتا ہے تاکہ اس دیکھی ہوئی صورت کو خوب آراستہ و مزین کر کے اس کے سامنے پیش کرے اور اس کے سامنے ایک خوب صورت بت بنا دے۔ ایسے شخص کا دل رات دن اسی بت کی پوجا میں لگا رہتا ہے۔ وہ خام آرزوؤں اور تمناؤں میں الجھا رہتا ہے۔ اسی کا نام شہوت پرستی، خواہش پرستی، نفس پرستی بلکہ بت پرستی ہے۔ یہ شرک خفی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَا تَطْعَمُ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوَاهُ وَ كَانَ أَصْرُهُ ثِقْلًا

(اور اس کا کہنا نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی

خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے) [الکہف: ۲۸]

ان خیالی معبودوں سے جان چھڑائے بغیر نہ تو ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے نہ

قرب الہی کی ہوا لگتی ہے۔ بقول شاعر

بتوں کو توڑ تخیل کے ہوں کہ پتھر کے

(۲) بد نظری کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ انسان کا دل و دماغ متفرق چیزوں میں بٹ

جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مصالح و منافع کو بھول جاتا ہے۔ گھر میں حسین و جمیل نیکو

کار و در و فادار بیوی موجود ہوتی ہے مگر اس شخص کا دل بیوی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔

بیوی اچھی نہیں لگتی۔ ذرا ذرا سی بات پر اس سے الجھتا ہے، گھر کی فضا میں بے سکونی پیدا

ہو جاتی ہے، جب کہ یہی شخص بے پردہ گھومنے والی عورتوں کو اس طرح للچائی نظروں سے دیکھتا ہے جس طرح شکاری کتا اپنے شکار کو دیکھتا ہے۔ بسا اوقات تو اس شخص کا دل کام کاج میں بھی نہیں لگتا۔ اگر طالب علم ہے تو پڑھائی کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے۔ اگر تاجر ہے تو کاروبار سے دل اکٹا جاتا ہے، کئی گھنٹے سوتا ہے مگر پرسکون نیند سے محروم رہتا ہے، دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ سویا ہوا ہے جب کہ وہ خیالی محبوب کے تصور میں کھویا ہوا ہوتا ہے۔

(۳)..... بد نظری کا تیسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ دل حق و باطل اور سنت و بدعت میں تمیز کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔ قوت بصیرت چھن جاتی ہے۔ دین کے علوم و معارف سے محرومی ہونے لگتی ہے۔ گناہ کا کام اس کو گناہ نظر نہیں آتا۔ پھر ایسی صورت حال میں دین کے متعلق شیطان اس کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیتا ہے۔ نیک لوگوں سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں حتیٰ کہ اسے دینی شکل و صورت والے لوگوں سے ہی نفرت ہو جاتی ہے۔ وہ باطل پہ ہو جاتا ہے۔ تے ہوئے بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور بالآخر ایمان سے محروم ہو کر دنیا سے جہنم رسید ہو جاتا ہے۔

(بد نظری سے متعلق اقوال سلف)

- (۱)..... حدیث پاک میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا
لَعَنَ اللَّهُ النَّاطِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ (یعنی۔ منکولہ ۲۷۰)
(اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں بد نظری کرنے والے مرد اور بد نظری کرنے والی عورت پر)۔

(۲)..... حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ شیر اور اثر دھسے کے پیچھے چلے جاتا مگر کسی عورت کے پیچھے ہرگز نہ جانا (مقصد یہ ہے کہ شیر اور اثر دھاپٹ آیا

تو موت کے منہ میں چلے جاؤ گے اگر عورت پلٹ آئی تو جہنم کے منہ میں چلے جاؤ گے) (۳)..... حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا کہ زنا کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے؟ فرمایا، آنکھوں سے۔

(۴)..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو بوسیدہ ہڈیاں بھی خلوت میں تنہا ہوں تو ایک دوسرے کا قصد کریں گی (بوسیدہ ہڈیوں سے مراد بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت ہے)

(۵)..... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ نوعمر لڑکے کی طرف نظر جما کر دیکھ رہا ہے تو سمجھ لو کہ دال میں کچھ کالا ہے۔

(۶)..... فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں غیس مشائخ سے ملا ہوں جو ابدال شمار کئے جاتے تھے ہر ایک نے مجھے رخصت کے وقت وصیت کی کہ نوعمروں کی ہم نشینی سے بچتے رہنا۔

(۷)..... ابن طاہر مقدسی فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کی شہوت کسی مرد کو دیکھنے سے بھڑکے تو اس کے لئے اس مرد کو دیکھنا حرام ہے۔

(۸)..... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مرید پر پھاڑ کھانے والا شیر جھپٹے تو میں اتنا نہیں ڈرتا جتنا نوعمر لڑکوں کی ہم نشینی سے ڈرتا ہوں۔

(۹)..... حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری فرمایا کرتے تھے کہ بد نظری کرنا قوت حافظہ کے لئے زہر قاتل کی مانند ہے۔

(۱۰)..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کی نظر قابو میں نہیں اس کا دل قابو میں نہیں اور جس کا دل قابو میں نہیں اس کی شرمگاہ قابو میں نہیں رہے گی۔

بد نظری کا علاج

دور حاضر میں انٹرنیٹ، ٹی وی اور وی سی آر کی وجہ سے گھر گھر میں فلمیں ڈرامے عام ہو گئے ہیں۔ عریانی فحاشی کا سیلاب اٹھ آیا ہے۔ جوان التمر عورتیں بن ٹھن کر بے پردہ گلی بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں۔ اشتہار بازی کے نام پر سڑکوں کے اطراف میں عورتوں کی جاذب نظر تصاویر آویزاں ہیں۔ اخبار و رسائل میں پرکشش تصاویر عام سی بات ہے۔ ایسے حالت میں نو جوان تو کیا بوڑھوں کے لئے بھی نظری حفاظت ایک مصیبت بن گئی ہے۔ کوشش کے باوجود اس سے نجات کی صورت نظر نہیں آتی۔ جن لوگوں کے دلوں میں ہدایت کا نور موجود ہے وہ اس گناہ کے صادر ہونے پر اندر ہی اندر کڑھتے رہتے ہیں۔ سالکین طریقت اپنے مشائخ سے بد نظری کا علاج معلوم کرتے ہیں تاکہ اس بیماری سے شفاء نصیب ہو۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس بیماری سے شفا یاب ہونے کے چند مجرب نسخے پیش کر دیئے جائیں تاکہ نگاہیں حرام سے ہٹ کر حلال کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ شہوت کی بھڑکتی آگ کے شعلے ٹھنڈے ہوں۔ پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارنی آسان ہو جائے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

بد نظری سے بچنے کے لئے قرآن مجید کی روشنی میں سات نسخے درج ذیل ہیں

(۱)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَفْضُلُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

(ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں)

بد نظری کا سب سے بہترین علاج اپنی نگاہوں کو پست رکھنا ہے۔ پس سالک کو چاہئے کہ گلی کو چہ بازار میں چلتے ہوئے اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنائے۔ پیدل

چل رہا ہو تو سڑک پر نظر رکھے۔ سواری پہ ہو تو نگاہ اتنی اٹھائے کہ دوسری سواریاں اور راگیروں کے گزرنے کا پتہ چلتا رہے۔ کسی کے چہرے کی طرف نظر نہ اٹھائے چونکہ نئے کا بہتہ ابھی ہوتا ہے۔ اگر نظر خطا کرے تو استغفار پڑھے اور پھر نگاہیں نیچی کرے۔ اس عادت کو اپنانے کے لئے کوشش کرتا رہے حتیٰ کہ یہ زندگی کا حصہ بن جائے۔ اگر دفتری کام کے سلسلے میں یا خرید و فروخت کے معاملے میں کسی عورت سے مناسبت ضرورت بات کرنی پڑے تو اس کے چہرے کی طرف نظر نہ کرے۔ جسم یا جھوٹا ماضی بندے مجبوری میں ایک دوسرے سے بات کریں بھی تو چہروں پہ نظر نہیں ڈالتے، آنکھ سے آنکھ نہیں ملاتے اسی طرح ذہن میں خیال رکھے کہ غیر محرم سے میری اللہ تعالیٰ کے لئے ناراضگی ہے لہذا اس کے چہرے کو نہیں دیکھنا۔

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے

فَاتَّكِحُوا مَا كَتَبَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (النساء: ۳)

[نکاح کرو عورتوں سے جو تمہیں بھلی لگتی ہوں]

جتنا جلدی ممکن ہو سکے دیندار، فرمانبردار، حسن و جمال والی لڑکی سے شادی کرنے تاکہ جنسی ضرورت پوری ہو سکے۔ جو انسان بھوکا ہو وہ چاہے کہ میں نظلیں پڑھ لوں تاکہ بھوک اتر جائے تو اس کو اپنا علاج کروانا چاہیے۔ بھوک کا علاج یہ ہے کہ روٹی کھائے اور اللہ تعالیٰ سے بھوک اترنے کی دعا کرے۔ اسی طرح نظر کو پاکیزہ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ شادی کر لے اور اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ نظر حاصل ہونے کی دعا کرے۔ جب موقع ملے تو اپنی بیوی کے چہرے کو محبت کی نظر سے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اگر یہ نعمت نہ ملتی تو کتنی مصیبت ہوتی۔ جو شوقیہ نظریں گلی کو چہ بازار میں چلتے والے بے پردہ عورتوں پر ڈالتا ہے وہ اپنی بیوی پر ڈالے۔ بیوی کو صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرے، اچھے کپڑے لا کر دے، جو کچھ دوسری عورتوں کے پاس ہے وہی سب کچھ بیوی کے پاس

ہے۔ دل میں سوچے کہ اگر میں غیر محرم کی طرف دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے اور اگر بیوی کو دیکھوں گا تو وہ راضی ہوں گے۔ حدیث پاک میں ہے۔

جو شخص اپنی بیوی کو مسکراتا ہوا دیکھتا ہے اور بیوی خاوند کو مسکراتا دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو مسکراتا دیکھتے ہیں۔ حلال کو جی بھر کر دیکھے تاکہ حرام کی طرف سیلان ہی نہ ہو۔ جب بھی نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تصور میں بیوی کا چہرہ لے آئے۔ گناہ کا خیال دل سے دور ہو جائیگا۔

(۳)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ السَّيِّئِينَ آتَقُوا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ (الاعراف: ۲۱)

[بے شک جو ڈرتے ہیں، جب ان پر شیطانی لشکروں میں سے کوئی گھیرے تو

وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں پس انہیں سوجھ آ جاتی ہے]

اس آیت مبارکہ سے یہ راز کھلتا ہے کہ جب بھی شیطان انسان پر حملہ آور ہو اور دل میں گناہ کا دوسوہ ڈالے تو ذکر کے ذریعے سے اپنا دفاع کرے۔ چنانچہ بازار میں سے گزرتے ہوئے ذکر کا اہتمام کرے۔ ہو سکے تو ہاتھ میں تسبیح رکھ لے ورنہ قلبی ذکر تو کرتا ہی رہے۔ غفلت گناہ کا مقدمہ ہے۔ ذکر کے ذریعے غفلت کو دور کرے۔ ذکر کا نور رفتہ رفتہ دل میں ایسا سرور پیدا کرتا ہے کہ غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔

۔ دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذت آشنائی

(۴)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى (العلق: ۱۳)

(کیا جانتے نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے)

ساکھ کا نفس جب بھی نامحرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو فوراً سوچے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے ہیں۔ نگاہ قابو میں رکھنی آسان ہو جائے گی۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ اگر اس عورت کا باپ یا خاوند ہماری طرف دیکھ رہا ہو تو کیا ہماری نظریں اس حال میں اس عورت کے چہرے کی طرف اٹھ سکیں گی۔ ہمیں جھجک محسوس ہوگی کہ اس عورت کا باپ یا خاوند ہم سے سخت ناراض ہوگا۔ اسی طرح یہ سوچنا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے ہیں اور منع فرمایا ہے کہ ہم غیر محرم کی طرف نظر نہ اٹھائیں۔ اس کے باوجود اگر ہم دیکھیں گے تو یقیناً پروردگار عالم کو جلال آئے گا۔ اگر پکڑ کر لی تو ہمارا کیا سزا ہوگا۔

(۵) ... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِينَ جَاهَلُوا إِلَيْنَا لَنُهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (النص کیوت: ۶۹)

(جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ضرور اسے اپنا راستہ دکھاتے ہیں)

مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ شریعت پر عمل کی خاطر نفس کے خلاف کام کرنے کو مجاہدہ کہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مجاہدے سے مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ لہذا جب بھی نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو اپنی قوت ارادہ سے اس کے خلاف کرے، ذہن میں یہ رکھے کہ اس مجاہدے کے بدلے مجھے محبوب حقیقی کا مشاہدہ نصیب ہوگا۔ ایسے بھی یہ مجاہدہ چند لمحوں کا ہوتا ہے جب کہ مشاہدے کی لذت ہمیشہ کے لئے ہوگی۔ یاد رکھیں کہ ضبط نفس کے نور سے دل بہت جلدی صاف ہوتا ہے۔ تسبیح کے دانے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمت ہارنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا ہمت کرنے سے مسئلہ حل ہوگا، پس اپنے نفس پر جبر کرے اور اسے شریعت کی لگام ڈالے تاکہ قیامت کے دن سعادت کا ہار پہننا نصیب ہو۔

(۶) ... ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَوَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (النساء: ۵۸)

(اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں والوں کو پہنچا دو)

سوالک اپنے ذہن میں یہ خیال بجائے کہ میری آنکھیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہیں۔ مجھے اس امانت کو حکم الہی کے مطابق استعمال کرنا ہے۔ اگر اس کے خلاف کیا تو امانت میں خیانت کا مرتکب ہوں گا۔ عام دستور ہے کہ جو بندہ ایک مرتبہ امانت میں خیانت کا مرتکب ہو تو دوسری مرتبہ اس کو امانت سپرد نہیں کی جاتی۔ ایسا نہ ہو کہ میں دنیا میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی چٹائی کو غیر محرم کے دیکھنے میں استعمال کروں اور قیامت کے دن مجھے چٹائی واپس ہی نہ کی جائے۔ اگر اس دن اندھا کھڑا کر دیا تو کیا بنے گا۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اندھا کھڑا کریں گے اور وہ پوچھیں گے کہ

رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰی وَ لَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا

(اے رب مجھے کیوں اندھا کھڑا کیا حالانکہ میں تو بینا تھا)

یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ہم دنیا میں ایسے وقت میں پیدا ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی زیارت نہیں کر سکے۔

اگر قیامت کے دن اندھے کھڑے کئے گئے تو اس دن بھی محبوب خدا ﷺ کا دیدار نہیں کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس دوہری محرومی سے ہم سب کو بچائے۔ لہذا نگاہوں کا ٹھیک استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کے دن یہ امانت دوبارہ نصیب ہو جائے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ إِنَّ اللَّهَ تَعَالٰی جَمِيْلٌ (اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے) (الجامع صغیر: ج ۱، ص ۲۶۳) اس مضمون کو ذہن میں رکھ کر سوچے کہ اگر میں نے دنیا کے حسینوں کو گندی نظر سے دیکھا تو کہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے حسن و جمال کا مشاہدہ کرنے سے محروم نہ کر دے۔

(۷) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنْ
الْحَقِّ (الحديد)

[کیا ایمان والوں پر ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے ڈر جائیں اور جو اتران پر سچا دین]

سوالک کا نفس جب بھی بد نظری کا ارتکاب کرنا چاہے تو فوراً دل میں اس آیت کا مفہوم سوچے کہ کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ڈر جائیں۔ جب جب نظر اٹھانے کو جی چاہے تب تب اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہے۔ کیا ایمان والوں کیلئے ابھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جانے کا وقت نہیں آیا۔ ہر نظر پہ یہ مضمون سوچنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا ڈر عطا فرمائیں گے اور بد نظری سے سچی توبہ نصیب ہو جائے گی۔

حدیث پاک کی روشنی میں

نبی علیہ السلام نے نظر کی حفاظت کے متعلق بہت تاکید فرمائی۔ انسانی چہرے کی کشش تو اپنی جگہ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے تو جانوروں کی شرمگاہ دیکھنے سے بھی منع فرمایا۔ نظر کو شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر کہا۔ حدیث پاک پر غور کرنے سے دو اہم نسخے بد نظری کے علاج سے متعلق نظر آتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱)..... نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی غیر محرم پر اچانک نظر پڑ جائے اور اس کا حسن و جمال دل میں اتر جائے تو چاہیے کہ گھبرا کر اپنی بیوی سے ہمسعری کرے۔ جو کچھ اس غیر محرم کے پاس ہے وہی سب کچھ بیوی کے پاس ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ طلال طریقے پر اپنی ضروریات کو پورا کر لینے سے حرام سے بچنا آسان ہو جاتا

(۲)..... ایک نوجوان نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ۔ مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے۔ نبی علیہ السلام نے ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی بجائے پیار سے فرمایا کہ یہ بتاؤ کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری والدہ سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بیوی سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بہن سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بیٹی سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے بھی تم زنا کرو گے وہ کسی کی ماں ہوگی، بیوی ہوگی، بہن ہوگی یا بیٹی ہوگی۔ جیسے تمہیں پسند نہیں کہ کوئی تمہاری محرم عورتوں سے زنا کرے اسی طرح دوسرے لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی محرم عورتوں سے زنا کرے۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام نے اس کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی عفت و عصمت کی حفاظت کی دعا مانگی۔ وہ صحابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے سینے سے زنا کا تقاضا بھی ختم ہو گیا بلکہ مجھے زنا سے اتنی نفرت ہو گئی کہ اتنی نفرت کسی اور گناہ سے نہیں تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ سائلک بد نظری کے موقع پر یہ سوچے کہ جس طرح میں یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ میری محرم عورتوں کی طرف شیطانی نظر سے دیکھیں اسی طرح اور لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ میں ان کی عورتوں کو لچائی نظروں سے دیکھوں۔ اس سے ان کو ٹھنڈک اور سکون نصیب ہوگا۔ بد نظری کا داعیہ کمزور ہو جائیگا۔ مزید برآں کسی شیخ کامل سے رابطہ ہو تو اس بیماری کا تذکرہ ان کے سامنے کریں اور دعا و توجہ کی درخواست کریں۔ مشائخ کرام نبی علیہ السلام کے نائب ہوتے ہیں۔ ان کی توجہات سے دلوں کی ظلمتیں دور ہو جاتی ہیں۔ نفسانیت کی پستیوں سے نکل کر انسان روحانیت کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے۔ ان کی صحبت دوا اور ان کی نظر شفا ہوتی ہے۔

اقوال سلف کی روشنی میں

مشائخ کرام نے اپنے مریدین و متوسلین کو بد نظری سے بچنے کے لئے مختلف طریقے بتائے ہیں۔ بنیادی طور پر انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) خیال بدلتنا:

جب بھی انسان کالفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو سالک کو چاہیے کہ اپنا دھیان غیر محرم کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف جمالے۔ ذہن میں ارادنا کوئی خیال سوچیں گے تو غیر محرم کا خیال خود بخود دور ہو جائیگا۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

..... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے عزیز! جان لو کہ جب کوئی غیر محرم سامنے سے گزرے تو شیطان تقاضا کرتا ہے کہ تو اس پر نظر ڈال اور دیکھ کہ کتنی ہے۔ اس وقت شیطان سے مناظرہ کرنا چاہیے کہ میں کیوں دیکھوں؟ اگر یہ بد صورت ہے تو میں گناہ بے لذت کا مرتکب ہوں گا۔ اگر خوب صورت ہے تو گناہ کے ساتھ ساتھ دل میں حسرت بھی پیدا ہوگی کہ کاش یہ مجھے حاصل ہوتی۔ ہر عورت تو حاصل ہونے لگتی۔ لہذا دل کو افسردہ کرنے کا کیا فائدہ۔ پس دل یہی فیصلہ کریگا کہ نہ دیکھوں نہ گناہ کا ارتکاب ہونہ ہی دل افسردہ ہو۔ دل کا اطمینان گنواں غنیمت کا کام نہیں۔

..... حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب کسی حسین کی طرف طبیعت مائل ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ فوراً کسی ایسے شخص کا تصور باندھو کہ جس کا رنگ کالا ہے، چمچک کے داغ ہیں، آنکھوں سے اندھا ہے، سر سے گنجا ہے، دانت لمبے اور آگے کو نکلتے ہوئے ہیں، ہونٹ موٹے موٹے ہیں، ناک بہہ کر ہونٹوں تک پہنچ چکی ہے لکھیاں ٹٹھکی ہوئی ہیں، تو طبیعت میں سخت کراہت پیدا ہوگی یہ کراہت و نفرت اس جنسی میلان کو ختم کر دے گی جو حسین کو دیکھ کر قلب میں پیدا ہوا تھا۔

کبھی کبھی یہ تصور بھی کرے کہ یہ حسین جب مرے گا اور قبر میں جائیگا تو اسکا نازک بدن گل سڑ جائے گا، کیڑے اسے کھائیں گے، سخت بدبو پیدا ہوگی، لہذا اس کو دیکھ کر میں اپنے رب کو ناراض کیوں کروں۔

☆..... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی حسین و جمیل کی طرف طبیعت مائل ہو تو فوراً اس کے بڑھاپے کا تصور کرے کہ کمر جھکی ہوگی، ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوگا، بیٹائی انتہائی کمزور ہوگی، سماعت ختم ہوگی، نہ منہ میں دانت ہوگا نہ پیٹ میں آنت ہوگی، بیٹھے بیٹھے پیشاب نکل جایا کرے گا، چہرہ چھوہارے کی طرف بن جائے گا، لہذا اس کو دیکھ کر میں رب کو کیوں ناراض کروں۔

☆..... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی حسین و جمیل کی طرف دیکھنے کو دل چاہے تو فوراً تصور کرے کہ میرے شیخ میری طرف دیکھ رہے ہیں تو طبیعت میں جھجک پیدا ہو جائے گی نظر ہٹ جائے گی۔ پھر سوچے کہ اگر میرے شیخ اس عمل کو دیکھیں تو کس قدر ناراض ہوں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو حقیقت میں دیکھ رہے ہیں تو وہ کتنا ناراض ہوں گے۔ اس سے بد نظری سے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔

(۲)..... نفس کو سزا دینا:

بد نظری سے بچنے کے لئے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر سزا مقرر کرے کہ اگر بد نظری کی تو تمہیں یہ سزا دوں گا۔ چونکہ سزا کی تکلیف زیادہ ہوگی بہ نسبت بد نظری کی لذت کے۔ لہذا وقت کے ساتھ ساتھ نفس بد نظری کی عادت سے رک جائے گا۔

☆..... حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بد نظری کا مرتکب ہونے پر میں رکعت نفس پڑھنے کی سزا متعین کر لے۔ ایک دو دن میں ہی نفس چیخ اٹھے گا اور بد نظری سے باز آجائے گا۔ شیطان بھی کہے گا کہ یہ شخص ایک مرتبہ بد نظری کرنے پر

۴۰ مرتبہ سجدہ کر رہا ہے ایسا نہ ہو کہ اس کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جائیں۔ میری زندگی بھر کی محنت ضائع جائے گی۔ لہذا اس شخص کو بد نظری کے لئے اکسانا ہی نہیں چاہیے۔

☆..... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کو کھانے پینے کا چمکا ہوا سے چاہیے کہ تین روزے رکھنے کی سزا متعین کرے۔ جب بھوکا پیاسا رہے گا تو سب غریبیاں روتی چکر ہو جائیں گی۔

☆..... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ بد نظری کرنے والا اگر غریب شخص ہے تو اپنے اوپر کچھ مال صدقہ کرنے کا جرمانہ مقرر کرے۔ جب اپنی ضرورتوں کو قربان کر کے مال صدقہ کرنا پڑے گا تو سب نشہ ہرن ہو جائے گا۔

☆..... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ نفس میں بد نظری کا داجہ پیدا ہو تو تنہائی میں اپنی پیٹھ پر کپڑے کا بنا ہوا کوڑا متحدہ مرتبہ مارے اور سوچے کہ جب قیامت کے دن فرشتے کوڑے لگائیں گے تو کیا بچے گا۔ اس طریقے سے چند دنوں میں بد نظری کی عادت ختم ہو جائے گی۔

راقم الحروف کے چند مزید تجربے

درج ذیل میں چند مزید نسخے پیش کئے جاتے ہیں جن سے راقم الحروف اور محققین نے بہت فائدہ پایا۔ قارئین ان نکات کو ذہن نشین کر کے فائدہ اٹھائیں۔ آزمودہ پائیں گے۔

(۱) بد نظری کے موقع سے بچے

سب سے بڑی احتیاط یہی ہے کہ جن مواقع پر بد نظری کا امکان ہو ان سے گریز کرے۔ شادی بیاہ کے موقع پر مخلوط محفلوں میں ہرگز نہ جائے۔ کسی جگہ جانے کے دو

رہتے ہوں تو وہ راستہ اختیار کرے جس میں بد نظری کا امکان کم ہو۔ کسی گھر کا دروازہ کھٹکھٹائے تو سامنے سے ہٹ کے کھڑا ہوا یا نہ ہو کہ کوئی بچہ دروازہ کھولے اور بے پردگی ہو۔ ہوائی جہاز وغیرہ پر سفر کے دوران فلٹ کا ڈنٹر پر جہاں مرد و وہاں جائے تاکہ عورت سے بات چیت کا موقع ہی پیش نہ آئے۔ گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اطراف کی گزرنے والی گاڑیوں پر نظر نہ دے۔ ممکن ہے سب سے پردہ عورت بیٹھی ہو تو بد نظری ہو جائے گی۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت کھٹکھٹا کر اس کی آواز پیدا کر دے کہ اگر کوئی غیر عورت موجود ہے تو وہ پردہ کر لے۔ بس ٹرین اور ہوائی جہاز کے سفر کے دوران کوئی دلچسپ کتاب اپنے پاس رکھے اور اسے پڑھتے ہوئے وقت گزار دے۔ جب تھک جائے تو سو جائے۔ نیند نہ آئے تو مراقبہ کی نیت کر کے بیٹھا رہے۔ آنکھیں کھولنے سے مسافر خواتین پر نظر پڑنے کا اندیشہ ہوگا۔ راستہ چلتے نگاہ اس طرح نیچی رکھے کہ قریب سے گزرنے والوں کے پاؤں سے اندازہ ہو کہ مرد ہے یا عورت ہے۔ ہر وقت یہ ذہن میں رکھے کہ عورتوں نے ہم سے پردہ نہیں کرنا ہم نے عورتوں سے پردہ کرنا ہے۔ طواف کے دوران نظروں کو قدموں پر جمائے رکھے۔ ہر گز ہرگز اوپر نہ اٹھنے دے۔ محلے کی وہ جگہ جہاں تنور وغیرہ پر عورتیں ہوتی ہیں اس مکان کی طرف نظر ہی نہ اٹھائے۔ تفریح گاہوں میں اول تو جائے نہیں، اگر مجبوری میں جانا پڑے تو ایسا وقت اور ایسے دن کا انتخاب کرے کہ لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں۔ اگر کسی ایسے دفتر یا انٹرپورٹ لاؤنج وغیرہ میں انتظار کے لئے بیٹھنا پڑے جہاں ٹی وی چل رہا ہو یا عورتوں کی تصویریں لگی ہوں تو ارادہ ان کی طرف پیچ کر کے بیٹھے۔ سڑکوں کے کنارے لگے ہوئے قلمی بورڈوں یا اشتہاری بورڈوں پر نظر نہ ڈالے۔ موٹر سائیکل یا کار چلاتے ہوئے اگر رکشہ یا ٹنگہ سامنے ہو تو اس میں بیٹھی خواتین کی طرف نظر نہ اٹھنے دے۔ جس سڑک یا گلی میں لڑکیوں کا سکول کالج ہو اس سے گزرتا چھوڑ دے تو بہتر ہے۔ کفار کے ملک میں سفر کرنا پڑے تو

بہتر ہے کہ لوگوں کے چہروں پر نظری نہ ڈالے اول تو موسم گرما میں ان کے جسم آدھے سے زیادہ ننگے ہوتے ہیں۔ اگر موسم سرما میں جسم پر کپڑے بولیں تو مرد عورت کے درمیان پردہ بھی نہیں چلتا کئی مرتبہ لباس ایک جیسا ہوتا ہے، عورتیں کورس، پتلون پہنتی ہیں ٹائی لگاتی ہیں، مردوں کی مانند بال کٹواتی ہیں، اس مصیبت سے بچنے کا حل یہی ہے کہ نگاہیں جھکائیں اور اپنا ایمان بچائیں۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ استعا کرے کہ یا الہی

غم حیات کے سائے محیط نہ کرنا
کسی غریب کو دل کا غریب نہ کرنا
میں امتحان کے قائل نہیں سرے مولیٰ
مجھے گناہ کا موقع نصیب نہ کرنا

(۲) بیوی کو خوش رکھے

اپنی بیوی کے ساتھ محبت و الفت کا برتاؤ رکھے۔ اس کے پہنچنے اور جانے وغیرہ کا خیال رکھے جب بیوی گھر میں داخلہ ہو تو محبت و پیار دے گی خدمت کرے گی مسکرائیوں سے استقبال کرے گی تو خاوند کی طبیعت غیر محرم کی طرف متوجہ نہیں ہوگی۔ ذرا غور کریں اس صورتحال پر کہ جب میاں بیوی کا روزانہ گھر میں جھگڑا ہو۔ پریشان حال خاوند دفتر میں بغیر تاشہ کئے پہنچ جائے۔ وہاں اس کی بے پردہ کارکن خاتون مسکرا کر انتہائی ہمدردانہ لہجے میں پوچھے کہ سر! آپ کیسے ہیں؟ تو اس لڑکی کی مسکراہٹ خاوند کی ازدواجی زندگی میں زہر گھول دیتی ہے۔ اس صورتحال میں ہنستے بستے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ جب گھر میں خوبصورت بیوی جھگڑے کرتی رہے تو باہر کی کالی کلونی عورت بھی حور پری نظر آنے لگتی ہے۔ لہذا میاں بیوی دونوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ گھر میں الفت و محبت کا ماحول رہے تاکہ باہر کی گندگیوں سے بچنا آسان ہو۔ عام طور پر بد نظری کے مرتکب وہی

ہوتے ہیں جن کی بیوی نہیں ہوتی یا بیوی ہوتی ہے مگر وہ بیوی سے جنسی طور پر مطمئن نہیں ہوتے۔ قرآن مجید نے بیوی کا مقصد بتایا ہے لَنْ تَكُونُوا إِلَيْهَا (تاکہ تم اس سے سکون پاؤ) اور جو بیوی پر سکون خاوند کو پریشان کر دے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گی۔ آج کا نوجوان اگر بیوی کو اس شوق سے دیکھے جس شوق سے ٹی وی کو دیکھتا ہے تو بیوی جنت کی حور نظر آنے لگ جائے گی۔ سنا ہے کہ قطب محبت میں زلیخا نے ہر چیز کا نام یوسف رکھ دیا تھا۔ اسے دنیا میں یوسف کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ جب بیوی اور خاوند میں ایسی سچی محبت ہوگی تو خاوند کی کسی غیر محرم پر نظر ہی نہیں پڑے گی۔

(۳) اپنے آپ کو بے طمع کر لے:

ساک بار بار اپنے دل میں یہ خیال جنائے کہ میں اللہ رب العزت کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ میری غیر محرم پر اٹھنے والی ہر نظر مجھے میرے محبوب حقیقی سے دور کرے گی۔ جبکہ غیر محرم سے ہٹنے والی ہر نظر مجھے مجھے محبوب حقیقی کا قرب نصیب کرے گی۔ لہذا میں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اپنے لئے جن لیا ہے۔ اس کی محبت میں آکر میں نے غیر محرم کی طرف دیکھنے سے توجہ کر لی ہے۔ اب جو کوئی بے پردہ عورت سامنے آئی گی مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ وہ نیلی ہے پہلی ہے پاپھی ہے یا موٹی ہے۔ گوری ہے یا کالی ہے حور ہے یا ڈاکن ہے کسی اور کے لئے ہے میرے لئے نہیں۔ جب مجھے اس سے کوئی مطلب پورا نہیں کرنا تو دیکھنے کا کیا فائدہ۔

گلی بازار سے گزرتے ہوئے جب نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تو فوراً اپنے دل میں یہ خیال دہرائے کہ مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ آپ نے تجربہ کیا ہوگا کہ اگر کسی بس میں یا انتظار گاہ میں کوئی مرد آپ کے قریب والی کرسی پر بیٹھ جائے تو آپ کو محسوس ہی نہیں ہوتا اور اگر کوئی عورت بیٹھ جائے تو ذہن منتشر ہو کر اسی کے متعلق سوچنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ سب اس لئے کہ نفس میں طمع ہوتی ہے، اگر وہی بوڑھی

عورت ہو تو پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ یہ ثبوت اس بات کا ہے کہ نفس میں خباثت ہوتی ہے۔ لہذا اس ہوس کو دل سے ابراہیم کا دور کرنے کی کوشش کرے۔ رات کے آخری پہر میں تہہ کے بعد اللہ رب العزت سے دعا مانگے اے مالک مجھے غیر محرم سے بے طمع کر دے، اے وہ ذات جس کی انگلیوں میں انسانوں کے قلوب ہیں میرے دل سے غیر محرم کی ہوس نکال دے تاکہ میرے لئے غیر محرم میں اور دیوار میں کوئی فرق نہ رہے، اس کی برکت چند دنوں میں ظاہر ہو کر رہے گی۔ آزمائش شرط ہے۔

(۴) حور کی خوبیوں کا تصور:

اگر نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تو مالک اپنے دل میں حور کی خوبیوں کا تصور کرے مثلاً

☆ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِی الْبَحَامِ (خیمہ میں رکی رہنے والی حوریں)

☆ فَاصْرَاتِ الْكَوْبِ (پہنی نگاہ رکھنے والی)

☆ لَمْ يَطْمِئْنَنْ اَنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَان (ان سے کسی آدمی یا جن نے قربت نہیں کی)

☆ اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ (حیض و نفاس سے پاک بیبیاں)

☆ كَانَهُنَّ الْيَالُوتُ وَالصَّرَجَانُ (یا قوت مرجان جیسے موتیوں کی طرح)

ان تمام صفات کو مد نظر رکھ کر غیر محرم کے متعلق سوچے کہ کبھی حیض کا بد بودار خون جاری ہے کبھی نفاس کا جاری ہے، روزانہ کئی بار پیشاب پاخانے کی گندگی پیٹ سے نکلتی ہے، ناک صاف کرتی ہے، منہ سے بلغم خارج ہوتی ہے، بظلوں سے پسینے کی بو آتی ہے، سر میں جوئیں پڑی ہوئی ہیں، چند دن نہ نہائے تو جسم سے بد بو آئے، مسواک نہ کرے تو منہ سے بد بو آئے، بیمار ہو تو چند دن میں لاغر ہو جائے، بوڑھی ہوگی تو چہرہ چھوہارے کی طرح بن جائے گا، منہ میں دانت نہیں رہیں گے، پیٹ میں آنت نہیں رہے گی، کمر جھکا کے چل رہی ہوگی، منہ سے الفاظ پورے نہیں نکلیں گے، پوشیدہ حصوں کے بال نہ

صاف کرے تو جنگل کا نمونہ بن جائے، ہر وقت پیٹ میں پاخانے اور پیشاب کی گندگی اٹھائے پھر رہی ہے، کیا ایسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر میں اپنے پروردگار کو ناراض کروں؟ جنت کی نعمتوں اور حوروں سے محروم ہو جاؤں؟ وہ حور جو ہمیشہ پاک رہے گی، موتیوں کی طرف چمکتی ہوگی، جسم سے ہر حصے سے خوشبو آئے گی، پاک و صاف ہوگی، اگر لعاب کھاری پانی میں ڈالے تو بیٹھا ہو جائے، اگر انگلی عرش سے نیچے نکالے تو سورج کی روشنی مانند پڑ جائے، اگر مسکرا کر بات کرے تو مردہ بھی زندہ ہو جائے، جس کو کسی غیر نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا، جس کے دل میں محبت کے اشیے ہوئے جنہاں کو انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے گا، نہ بیماری ہوگی نہ خواری ہوگی، بالا خانے میں بیٹھی خاوند کا انتظار کر رہی ہوگی۔ میں ایسی با وفا حسین و جمیل بیوی غیر محرم کی طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھنے کی خاطر محروم ہو جاؤں یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ پس دنیا میں میرے لئے میری بیوی ہے اور آخرت میں میرے لئے حوریں ہیں۔ گلی بازار میں پھرنے والیوں سے مجھے کوئی طمع نہیں ہے۔ میں غیر محرم سے ہر نظر بچاؤں گا۔ اپنے رب کو مناؤں گا اور حوروں کا حقدار بن جاؤں گا۔

(۵) دیدار الہی سے محرومی کا تصور کرو:

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جنت میں جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ بعض کو ایک مرتبہ ہوگا۔ بعض کو ہر سال ہوگا۔ بعض کو ہر مہینہ ہوگا۔ کسی کو ہر جمعہ کے دن ہوگا۔ اور بعض لوگوں کو ہر روز ہوگا۔ ایسے میں وہ شخص جو دنیا میں نابینا پیدا ہوا اور اس نے نیکی کاری اور پرہیزگاری اور صبر شکر والی زندگی گزاری۔ اسکو یہ سعادت نصیب ہوگی کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے دیدار میں محو رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے دنیا میں کسی غیر کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھا اب یہ جب باہر میرے چہرہ انور کا دیدار کرے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص دنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر غیر محرم سے اپنی نظروں کی حفاظت کریگا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ہر ہر نظر کے بدلے ایک ایک مرتبہ اسے اپنے چہرہ انور کا دیدار عطا فرمائیں گے۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اس مضمون کا مراقبہ کرے اور اپنے دل کو سمجھائے کہ میں چند لمحوں کی بد نظری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم کیوں ہو جاؤں؟

علامہ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ جنت میں عمل کا اجر اسی کی جنس سے ہوگا۔ لہذا جو شخص غیر محرم کے چہرے سے آنکھ ہٹائے گا اسے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی سعادت نصیب ہوگی۔ سالک کو چاہیے کہ غیر محرم سے نظریں ہٹائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کا حقدار بن جائے۔

(۶) اپنی ماں بیٹی کا تصور کرو:

انسان کا نفس غیر محرم کی طرف لپٹائی نظروں سے دیکھنا چاہے تو فرادول میں ماں یا بیٹی کا تصور کرے اور اس کے متعلق سوچنا شروع کر دے۔ یہ اتنے مقدس رشتے ہیں کہ نفسانیت کے تقاضے اس طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح پانی ڈالنے سے آگ کے بکے شعلے بجھ جاتے ہیں۔ مگر یہ عمل با حیا اور با شرع لوگوں کے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔

(۷) آنکھوں میں سلائی پھرنے کا تصور کریں:

علمائے کرام نے لکھا ہے کہ بد نظری کرنے والا جہنم میں پہنچے گا تو فرشتے اس کی آنکھوں میں پھٹلا ہوا سیدھا لیں گے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ لوہے کی سلاخیں گرم کر کے اس کی آنکھوں میں گھونپ دیں گے۔ جب سالک کا نفس بد نظری پر اکسائے تو سالک اپنے ذہن میں تصور کرے کہ وقتی لذت کی خاطر میری آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری جائیں گی تو کیا حال ہوگا۔ چند دن متواتر یہ تصور کرتے رہے نفس کی

خباثت ختم ہو جائے گی۔

(۸) اصول کی بات:

جن لوگوں کو بد نظری کی پرانی عادت ہوتی ہے اور ابتدائی نسخوں سے ان کے نفس کی ہٹ دھرمی دور نہیں ہوتی انہیں چاہیے کہ اپنے نفس کو سمجھائیں کہ اللہ رب العزت کے ہاں ایک اصول ہے۔ جو شخص کچھ گناہ کا ارتکاب شروع کرے تو اول تو رب کریم اس کے ساتھ حلم اور بردباری کا معاملہ فرماتے ہیں۔ اگر بندہ پیچھے نہ ہٹے تو کچھ عرصہ ستاری کا معاملہ فرماتے ہیں۔ اگر پھر بھی آگے بڑھتا جائے تو سزا کا ارادہ فرماتے ہیں۔ اور جس بد نصیب کے لئے سزا کا ارادہ کر لیں پھر اس کو ننگی کا ناچ نچا دیتے ہیں۔ گھر بیٹھے بٹھائے ذلیل کر دیتے ہیں۔ دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیتے ہیں۔ لہذا میں بہت عرصے سے بد نظری والے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہوں، ابھی تک اللہ تعالیٰ ستاری کا معاملہ فرما رہے ہیں، اگر سزا کا ارادہ کر لیا تو میں دین دنیا میں برباد ہو جاؤں گا، کہیں کا نہیں رہوں گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ (الحج: ۱۸)

[جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں]

اس آیت کا تصور کرنے سے بد نظری کی عادت سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

(۹) اپنے نفس سے مناظرہ:

جب انسان کا نفس بد نظری کی کوشش کرے تو اپنے نفس سے یوں مناظرہ کرنا چاہیے، اے نفس! تیرا نام اتنا بلند مگر حیری حرکتیں اتنی پست ہیں، تو مخلوق کی نظر میں اللہ کا دوست ہے مگر اللہ کے دشمنوں والے کام کر رہا ہے، تو ظاہر میں مومن ہے باطن میں فاسق ہے، تو اوپر سے لالا ہے اندر سے کالی بلا ہے، تو ظاہر میں اللہ کا بندہ ہے تنہائی میں

شیطان کا پجاری ہے، تیری زبان اللہ کی طلبگار ہے تیری آنکھ کو غیر محرم سے پیار ہے تو مخلوق کی نظر میں صوفی صافی ہے مگر خالق کی نظر میں قابل معافی ہے، تیرے ظاہر پہ منت سچی ہوئی ہے تیرے باطن میں شہوت بھری ہوئی ہے، مخلوق کی نظر سے تیری حرکتیں پوشیدہ ہیں مگر خالق حقیقی کی نظر میں آشکارا ہیں، تو ظاہر میں جنت کا طالب ہے مگر درحقیقت جہنم کا خریدار ہے، بہتر یہی ہے کہ خسارے کی تجارت سے باز آ، گھاڑے اور نقصان کے سودے سے پیچھے ہٹ جا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے، شاید یہ تیری مہلت کا آخری دن ہو۔ بعد میں حسرت و افسوس کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

اب بچھٹائے کیا ہوت
جب چڑیاں چک گئیں کھیت

چند مرتبہ نفس کے ساتھ اس طرح مناظرہ کرنے سے بد نظری میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔

(۱۰) مراقبہ معیت

جب انسان کا نفس بد نظری سے باز نہ آئے تو سالک معیت الہی کا استحضار پیدا کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد چند لمحے اپنے دل میں آیت کریمہ کا مضمون سوچے کہ

هُوَ مَعَکُمْ اَيْنَمَا کُنْتُمْ

(وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو)

پھر اپنے نفس کو سمجھائے کہ دیکھو تم اللہ تعالیٰ کی نظر سے کہیں بھی اونچھل نہیں ہو سکتے، جب تم غیر محرم کو دیکھ رہے ہوتے ہو پروردگار تمہاری طرف دیکھ رہا ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی بردباری ہے کہ تمہاری پکڑ نہیں فرما رہے اگر یہی کچھ کرتے رہے تو بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی، یہ نظر کے تیر تمہیں روحانی موت ملنے کا سبب بنیں گے، اولے کا

بدلہ ہو کے رہتا ہے تم غیر عورت کو لپٹائی نظروں سے دیکھتے ہو کوئی تمہاری عورتوں کو ایسی نظروں سے دیکھے گا، اے نفس! یہ بات اچھی طرح جان لے کہ

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ

جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

انشاء اللہ اس مراقبہ کر کرنے سے، اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہوگی اور بد نظری سے توبہ کی توفیق نصیب ہوگی۔

ایک مغالطہ

بعض نوجوان یہ چاہتے ہیں کہ نفس میں غیر محرم کی طرف دیکھنے کا خیال اور تقاضا ہی پیدا نہ ہو۔ اس کے حاصل نہ ہونے پر بہت پریشان ہوتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ذکر و مراقبہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہوتا ہے اگر نفس میں بد نظری کی خواہش ہی نہ رہے تو اس سے بچنا کونسی بہادری ہے۔ اندھا کہے کہ میں غیر محرم کو نہیں دیکھتا تو یہ کونسی فخر کی بات ہے۔ مزہ تو یہ ہے کہ بھرپور شہوت کے باوجود گناہ سے بچ جائے۔ دل میں ندامت و شرمندگی کا پیدا ہونا اور غیر محرم کی طرف نظر اٹھانے سے بچ جانا یہی بہت بڑا جہاد ہے۔ یہ سب کچھ زندگی بھر رونا پڑتا ہے اور اپنی کوتاہیوں پر رونا دھونا پڑتا ہے۔ جب اس حال میں مریں گے تو قبر میں پرسکون خیند آئے گی۔ شاید فرشتے منکر نکیر آپس میں یہ گفتگو کریں۔

سرہانے میر کے آہستہ یونو

ابھی تک روتے روتے سو گیا ہے

باب ۳

حجاب کا حکم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر عقل کا نور عطا کیا ہے۔ اسی عقل سلیم کی وجہ سے انسان اور حیوان کی زندگی میں بنیادی فرق ہے۔ کھانا پینا اور بیوی بچے والے کام میں انسان اور حیوان سب برابر ہیں۔ مکان بنا کر رہنے میں بھی کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ انسانی ضروریات زیادہ ہیں لہذا اسے پر تعیش فلک یوس عمارات کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ جانوروں کی زندگی سادہ ہے، ان کے رہنے کی جگہیں بھی معمولی ہوتی ہیں، جڑیا گھونسلہ بنا کر رہتی ہے، سانپ بل میں گھستا ہے تو شیر کھچا رہیں آرام کرتا ہے۔

رہ گئی بات آپس کے رہن سہن کی تو اس میں جانور انسان سے پیچھے نہیں ہیں۔ حیوانی زندگی میں اتفاق و اتحاد کی اعلیٰ مثال ہے۔ شہد کی مکھڑوں میں آداب سلطنت کی انتہا ہے، پرندوں کی زندگی میں ذکر و عبادت ہے، البتہ ایک بات ایسی ہے کہ جس میں انسان کو حیوان پر فوقیت حاصل ہے، وہ شرم و حیا والی صفت ہے۔ اسی صفت کی وجہ سے انسان پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے اور اپنے مالک کی قدم قدم پر فرمانبرداری کرتا ہے، اسی شرم و حیا والی صفت کا تقاضا ہے کہ انسان دوسروں کے سامنے آنے کے لئے اپنی شرمگاہ کو چھپائے۔ چنانچہ تاریخ انسانیت اس حقیقت کی غمازی کرتی ہے۔ کہ حضرت

آدم جہنم اور انکی زوجہ کو جنت میں لباس عطا کیا گیا تھا۔ جب شجر ممنوعہ کا پھل کھایا تو جنتی پوشاک اتار لی گئی۔ دونوں نے فوراً اپنے جسم کے پوشیدہ حصوں کو درخت کے پتوں سے ڈھانپ لیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْنِهَا مِنْ ذُرْقِ الْجَنَّةِ (الاعراف: ۲۲)

[اور وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے]

ستر کا پس منظر

جسم کے پوشیدہ اعضاء کو چھپانے کے لئے عربی میں محورت اور اردو فارسی میں ستر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اولاد آدم پتھر کے زمانے سے ہی اپنے ستر کو چھپاتی چلی آ رہی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب عقل و شعور میں پختگی آئی اور انسان نے معاشرتی آداب و اخلاق کو اپنایا تو اس کے لباس میں اور زیادہ شائستگی آتی گئی۔ چنانچہ تمام ادیان عالم نے انسان کو مہذب لباس پہننے کی تعلیم دی۔ عیسائیت میں اگر محورت کے لباس پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ ستر ہی نہیں چھپاتی تھی بلکہ ہاتھ پاؤں اور چہرے کے سوا باقی تمام جسم کو کپڑوں سے چھپاتی تھی۔ کیسا ہی زندگی گزارنے والی عیسائی محورتیں آج بھی اسی لباس میں لبوس نظر آتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ اعضاء مستورہ کو چھپانا طبعی، عقلی اور شرعی ہر لحاظ سے لازمی ہے۔ تمام انبیائے کرام کی شریعتوں میں یہ فرض رہا ہے۔

حجاب کا پس منظر

دین اسلام کامل مکمل مضابطہ حیات ہے لہذا دین اسلام نے حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ حیاء کا تقاضا ہے کہ معاشرے میں سے عریانی و فحاشی کو یکسر ختم کر دیا جائے۔

اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا تو فرمایا کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانَا (زنا کے قریب بھی نہ جاؤ) شریعت محمدی ﷺ نے قیامت تک کے لئے انسانوں کو اپنے چشمہ صافی سے فیضیاب کرنا تھا لہذا اس میں جن کاموں کو حرام قرار دیا گیا ان کے ذرائع کو بھی ممنوع فرما کر شیطان کے داخلے کا ہر سوراخ بند کر دیا۔ مثلاً

☆..... شراب کو حرام قرار دیا تو اس کے بنانے، بیچنے، خریدنے اور کسی کو دینے کو بھی حرام قرار دیا۔

☆..... سود کو حرام قرار دیا تو معاملات فاسدہ سے حاصل ہونے والے نفع کو بھی سود کی طرح مال خبیث قرار دیا۔

☆..... شرک کو حرام قرار دیا تو تصویریں بنانے اور بت تراشنے کو بھی حرام قرار دیا۔

☆..... زنا کو حرام قرار دیا تو اجنبی عورت کو دیکھنے، چھونے، شہوت بھرا کلام کرنے اور دل میں خیال جمانے کو بھی حرام قرار دیا۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ بے پردگی ہی زنا کا سبب بنا کرتی ہے۔ اسی لئے دین اسلام نے عورت کو حجاب میں رہنے کا حکم دیا۔ قدسی نفوس نے تو حجاب کی اہمیت کو از خود محسوس کر لیا۔ چنانچہ ۵ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا،

يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ نِسَائِكَ يَدْخُلْنَ الْبِرَّ وَالْفَاجِرَ
فَلَوْ حَبَبْتُهُنَّ لَأَنْزَلَى اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ (بخاری و مسلم)

[اے اللہ کے رسول! آپ کی ازواج کے پاس نیک اور گناہ گار داخل ہوتے ہیں تو

اگر آپ ان کو پردے کا حکم فرمائیں۔ اس پر پردے کی آیات نازل ہوئی]

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن میں لکھا ہے کہ حجاب سے متعلق قرآن مجید کی سات آیات اور نبی اکرم ﷺ کی ستر احادیث ہیں۔ حجاب سے مراد یہ ہے کہ حتی الوسع عورت گھر میں ہی رہے۔ اگر کسی ضرورت کے تحت نکلنا پڑے تو

اپنے جسم اور زیب و زینت کو چادر برقعے کے ذریعے غیر محرم سے چھپائے۔

ستر عورت اور حجاب کا موازنہ

پس ستر عورت یعنی پوشیدہ اعضاء کو چھپانا اور حجاب دو الگ الگ مسائل ہیں۔ ان کا موازنہ درج ذیل ہے۔

حجاب	ستر عورت
☆..... حجاب کا حکم امت محمدیہ کو ۵ ہجری میں ملا ہے۔	☆..... ستر عورت تمام شریعتوں میں فرض رہا ہے۔
☆..... حجاب عورت کے لئے غیر مردوں کے سامنے لازم ہے۔	☆..... ستر عورت خلوت و جلوت دونوں میں ضروری ہے۔
☆..... حجاب کا حکم فقط عورت پر فرض ہے۔	☆..... ستر عورت مردوں اور عورتوں دونوں پر لازم ہے۔
☆..... عورت کا حجاب شرم و حیا کی انتہا ہے۔	☆..... ستر عورت شرم و حیا کی ابتدا ہے۔

حجاب (پردے) کے دلائل

آج کل کے سائنسی دور میں ایک طرف تو مادی ترقی اپنے عروج پر ہے، دوسری طرف عریانی و فحاشی کا سیلاب تلاطم خیز ہے۔ فرنگی تہذیب کے اثرات نے فیشن پرستی اور بے حیائی کو عام کر دیا ہے۔ یونیورسٹی کالج کی تعلیم یافتہ خواتین نے حجاب کو غیر اہم سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حجاب کی اہمیت و غرضیت کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیا جائے۔

(۱) قرآن مجید سے دلائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ (النساء اب ۳۳)

[اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور نہ دکھلاؤ پھر جیسے کہ جاہلیت کے دور میں دکھلاؤ۔

کا دستور تھا]

اس آیت میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عمومی طور پر اپنے گھروں میں رہیں۔ گھر کی چار دیواری میں رہ کر اپنے فرائض منصبی کو پورا کریں۔ شریعت نے عورت کے ذمے کوئی ایسا کام نہیں لگایا کہ جس کی وجہ سے اسے چار دیواری سے نکلنا پڑے۔ وقتی ضرورت تو مجبوری اور معذوری میں داخل ہے تاہم عورت جس قدر گھر میں رہے گی اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا قرب پائے گی۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔

أَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ وَجْهِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَفَرٍ بَيْتِهَا (ابن خزیمہ۔ ابن حبان)

(عورت اپنے رب سے سب سے زیادہ اس وقت قریب ہوتی ہے جب وہ اپنے

گھر کے درمیان میں چھپی ہو)

طبرانی شریف کی ایک روایت میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔
لَيْسَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ فِي الْخُرُوجِ إِلَّا مَضْطَرَةً (طبرانی، الجامع الصغیر)
[عورت صرف شرعی ضرورت پیش آنے کی وجہ سے گھر سے باہر نکلے]
لہذا بہت سخت ضرورت کی وجہ سے عورت کا گھر سے نکلنا جائز ہے۔ عربی کا مقولہ ہے۔
لَا تَحْفَظُ الْمَرْأَةُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا

[عورت کہیں محفوظ نہیں ہوتی سوائے اپنے گھر کے]

ازواج مطہرات حضر میں گھر کی چار دیواری میں رہتی تھیں اور سفر میں ہودج اور
خیمے کے اندر رہتی تھیں۔ واقعہ اقلک کے پیش آنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے سمجھ لیا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہودج میں موجود ہوں گی جبکہ وہ گم
شدہ ہارڈ صوف نے کیلئے قضائے حاجت کی جگہ پر گئی تھیں۔ اس آیت میں یہ حکم بھی دیا گیا
ہے کہ جاہلیت اولیٰ والی بے پردگی کا مظاہرہ نہ کریں۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ اسلام کے
شروع کے زمانے میں جاہلیت اولیٰ بے پردگی کا سبب تھی آج کے دور میں جاہلیت آخری
بے پردگی کا سبب ہے۔ بعض انگریزی تعلیم یافتہ عورتیں تو پردے کی مخالفت کر کے اپنے
نکسے پڑھے جاملی ہونے کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔

(۲)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ
لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب: ۵۳)

[جب تم ان سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے کرو، اس میں زیادہ
پاکیزگی ہے تمہارے دلوں کیلئے اور ان کے دلوں کیلئے]

اس آیت میں یہ تعظیم دی گئی ہے کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ازواج مطہرات سے
کوئی چیز مانگی ہو تو وہ پردے کے پیچھے سے مانگیں۔ یعنی اگر بالفرض چار دیواری کا پردہ

نہیں تو چادر کا پردہ ضرور ہونا چاہیے، آئنا سامنا جائز نہیں۔ یہاں پر یہ بات ہے کہ ایک طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی مقدس ہستیاں تھیں اور دوسری طرف، مطہرات جیسی پاکیزہ عورتیں تھیں، مگر اس کے باوجود انہیں پردے کے پیچھے رہ کر بات چیت کرنے یا لین دین کرنے کا حکم دیا گیا۔ ساتھ یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے اچھا ہے۔

(۳)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ زَوَّجَكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ . يُلَاقِينَ
عَمَلِيَّهِنَّ مِنْ بَحْلٍ بَيِّنٍ (الاحزاب: ۵۹)

[اے نبی ﷺ۔ فرمائیے اپنی ازواج سے اور بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں

سے کہ وہ ڈال لیا کریں اپنے اوپر اپنی چادریں]

جذابیت عربی زبان میں جلباب کی جگہ ہے اس سے مراد وہ چادر ہے جس کو عورتیں اپنے درپے کے اوپر اوڑھ لیتی ہیں۔ مِنْ بَحْلٍ بَيِّنٍ میں من بحیضہ ہے، یعنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے چہرے پر لٹکائیں۔ اس سے لوگ پہچان لیں گے کہ یہ شریف عورت ہے پھر اس کو ستایا نہ جائے گا۔ یعنی کوئی منافق اور بد چلن انہیں چھیڑ نہیں سکے گا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے سروں اور چہروں کو چادر سے ڈھانپ لیا کریں۔ صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں تاکہ چلتے پھرنے اور دیکھنے میں آسانی ہو۔ آجکل کا مروجہ برقعہ اسی چادر کا قائم مقام ہے۔

(۴) وَلَا يَلْبِسِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور: ۳۱)

[عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو کھلا رہتا ہے]

عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو کچھ بامرجبوری کھلا رہتا ہو۔ زینت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے انسان اپنے آپ کو خوبصورت اور خوشنما بنائے إِلَّا مَا ظَهَرَ

سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے نزدیک کپڑے زیور یا پناؤ سنگھار کی چیزیں ہیں۔ اسکی دلیل قرآن مجید کی دوسری آیت سے ملتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف: ۳۱)

[لواپنی زینت ہر نماز کے وقت]

اس آیت میں زینت سے مراد کپڑے ہیں اور مسجد سے مراد نماز ہے۔ ان معانی کے مطابق عورت کے لئے اپنے کپڑوں کی اور زیور کی نمائش کرنا بھی منع ہے۔ پس ثابت ہوا کہ زینت کے جسمانی اعضاء کو ظاہر کرنا تو بدرجہ اولیٰ منع ہوگا۔ اس صورت میں مطلب بالکل صاف ہے کہ اوپر کے کپڑے یعنی برقعہ یا بیرونی چادر اس چھپانے کے حکم سے مستثنیٰ ہے بقیہ تمام کپڑوں اور زینت کو چھپانا فرض ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے زینت سے مراد اعضاء زینت لئے ہیں تو پھر مطلب یہ بنے گا کہ جب ضروری کام کے لئے مثلاً بیماری کے علاج کے لئے یا شناخت کیلئے یا گواہی دینے کیلئے قاضی یا حاکم کے سامنے مواضع زینت کو کھولنا پڑے تو مجبوری کے تحت جائز ہے۔ اس عورت میں مواضع زینت سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہوں گی۔ اس بات پر سب حضرات متفق ہیں کہ جب عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا شہوتِ ایمر نے کا سبب بنے تو ایسی صورت میں عورت کے لئے چہرہ چھپانا اور مرد کے لئے اس کی طرف نہ دیکھنا فرض ہے۔ لہذا قاضی یا حاکم کو اگر شناخت کی خاطر دیکھنا پڑے تو ان کے لئے بھی پہلی نظر بلا شہوت جائز ہوگی۔ دوسری نظر حرام ہوگی۔

(۵)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ
أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ . وَإِنْ يَسْتَغْفِنَنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ .
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ . (النور: ۶۰)

[اور جو عورتیں گھروں میں بیٹھ رہی ہیں (بوڑھیاں) جھلو نکاح کی توقع نہیں رہی۔ ان پر گناہ نہیں کہ اتار رکھیں اپنے نقاب کو۔ یہ نہیں کہ دکھاتی پھریں اپنے سنگار کو، اگر اس سے بھی بچیں تو بہتر ہے ان کے لئے۔ اللہ سب باتیں سنتا اور جانتا ہے]

شرع شریف میں ایسی بوڑھی عورتوں کو پردے میں سہولت دے دی گئی ہے کہ جو نہ تو وہ نکاح کے قائل رہی ہوں اور نہ ہی ان کی طرف مردوں کو رغبت ہو۔ جن اعضاء کا چھپانا عورت کیلئے اپنے محرموں سے ضروری نہیں بوڑھی عورت کے لئے ان اعضاء کا غیر محرموں سے چھپانا بھی ضروری نہیں۔ اس آیت میں قید لگا دی گئی ہے کہ بن سنور کر سامنے نہ آئے اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا گیا کہ اگر غیر محرموں کے سامنے آنے سے بالکل ہی بچے تو ان کے لئے بھی یہی بہتر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ ”لکل صاقل لا قطلہ“ (ہر گری پڑی شے کا کوئی نہ کوئی اٹھانے والا ہوتا ہے)

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب بوڑھی عورت کے لئے اتنی احتیاط بتائی گئی ہے تو جوان عورت کے لئے پردے کی احتیاط کتنی ضروری ہوگی۔

(۶)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (الکھف)

[مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہے]

اس آیت مبارکہ میں مال اور بیٹے کو دنیا کی زینت کہا گیا ہے جی کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ وہ چھپانے کی چیز ہے نمائش کی چیز نہیں ہے۔ اس سے بھی عورت کے پردہ میں چھپے رہنے کا ثبوت ملتا ہے۔ لہذا مسلمان عورت پردے کا خوب اہتمام کرے اور ذہن میں اچھی طرح سوچ لے کہ

الحجاب الحجاب قبل العذاب

(حجاب... حجاب..... اس سے پہلے کہ عذاب آجائے)

(۲) حدیث پاک سے دلائل:

حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نیک بخت اور صاحب عزت عورت کا نشان گونگھٹ ہے تاکہ بدنیت فاسق فاجر ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

أَمَرَ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا خَوَّجْنَ مِنْ بُيُوتِهِنَّ فِي حَاجَتِهِنَّ أَنْ يَغْلِيْنَ وَجُوهَهُنَّ مِنْ لَوْنٍ زَوْجِهِنَّ بِالْجَلَابِيبِ وَيَلْبِسْنَ عِيْنًا وَاحِدَةً (تفسیر ابن کثیر: ۵۱۹/۳)

(اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ کسی ضرورت کے تحت گھر سے نکلیں تو اپنے چہروں کو سرور کی طرف سے چادر سے ڈھانپ لیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں)

اس سے معلوم ہوا کہ بے پردگی شریف اور غیرت مند عورت کا کام نہیں ہے۔

☆..... حدیث پاک میں آیا ہے الصرءة هودة (عورت چھپانے کی چیز ہے) پس عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو غیر محرم مردوں سے چھپائے۔ اگر گھر میں رہ کر چھپائے تو یہ سب سے زیادہ افضل ہے تاکہ کوئی مرد اس کی جسامت یعنی ڈیل ڈول اور چال ڈھال وغیرہ کو بھی نہ دیکھ سکے۔ اگر کسی شرعی ضرورت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو جسم اور کپڑوں کی زیب و زینت کو چادر یا برقعے وغیرہ سے چھپائے ایسا نہ ہو کہ کسی نفس پرست شخص کی نظر پڑے اور وہ اس عورت کی عزت خراب کرنے کے منصوبے تیار کرنے لگے۔

☆..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال پوچھا۔ مَا خَيْرُ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لئے کیا چیز بہتر ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ اسی دوران مجھے

گھر جانا پڑا تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہی سوال پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ

خَيْرٌ لَّهِنَّ اَنْ لَا يُرَيْنَ الْمَرْجَالُ وَلَا يُرَوِّحُنَّ

[عورتوں کے لئے بہتر ہے کہ نہ وہ تو وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مردان کو دیکھیں]

میں نے یہ جواب نبی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تو نبی علیہ السلام نے خوش

ہو کر فرمایا

اِنَّهَا بِضَعَّةٍ قَبِيْئَةٍ [وہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے] (معارف القرآن: ۷/۴۱۶)

☆..... نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

الْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ [حیا ایمان کا حصہ ہے]

پروے کا شفا حیا ہے اور حیا عورت کی فطرت ہے۔ جب عورت ضمیر کے خلاف کام

کرتی ہے تو بے حیا بن جاتی ہے اور شرم و حیا کو ایک طرف رکھ دیتی ہے۔ نبی علیہ السلام

نے ارشاد فرمایا

اِذَا لَمْ تَسْتَخِيْ اِحْمَلْ مَا شِئْتَ (مشکوۃ: ج ۲، ص ۱۳۰۷)

[جب تو بے حیا بن جائے تو پھر جو چاہے کر]

اس سے معلوم ہوا کہ بے حیائی ہی بے پردگی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو حیا

جیسی نعمت سے محروم نہ فرمائے۔ آمین۔

☆..... حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اِنَّ الْمَرْءَ عَوْرَةً فَاِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ

(ابن کثیر ۳/۴۸۲)

عورت چھپانے کی چیز ہے جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے

شیطان جھانکتا ہے اس کے دو معانی ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ شیطان لعین اسے

گھر سے نکلتا دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ اب مجھے اس کو غیر محرم کی طرف اور غیر محرم کو اس کی

طرف بائیں کرنے میں آسانی ہوگئی۔ شیطان اس کو عورت کو بد نظری کا مرکب کر داتا ہے اور غیر محرم کو اس کے جال میں پھنساتا ہے۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ شیطانی شہوانی نفسانی زندگی گزارنے والے لوگ عورت کو گھر سے باہر دیکھ کر لچائی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ ایسے فاسق و فاجر لوگ شیطان کے نمائندے ہوتے ہیں ان کے جھانکنے کو شیطان کا جھانکنا کہا گیا ہے۔

☆..... نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضُرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ کتاب النکاح)

(میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ بڑا فتنہ کوئی نہیں دیکھا)
اس سے معلوم ہوا کہ عورت مرد کے لئے سب سے بڑی آزمائش ہے۔ فقہانے لکھا ہے کہ پردہ واجب ہونے کا مدار فتنہ ہے۔ اسی لئے بوڑھی عورت جس کی طرف جنسی میلان نہیں رہتا اس کو چہرے کا پردہ کرنے میں نرمی دی گئی ہے۔ جوان عورت کی طرف مرد کا میلان فطری طور پر شدید ہوتا ہے لہذا اسے پردہ میں رہنا چاہیے۔ اگر عورت کسی ضرورت کی وجہ سے گھر سے نکلے تو پردے کے ساتھ نکلے تاکہ اس کے ذریعے سے شیطان مردوں کو فتنے میں نہ ڈال سکے۔

☆..... امام احمد نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَابْنِي وَاصْبَغُ ثَوْبِي وَاقُولُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَابْنِي (ای مدفونان فیہ)

ا میں اس کمرے میں داخل ہوتی جس میں نبی صلیہ السلام مدفون ہیں تو اپنی چادر رکھ دیتی تھی اور کہتی تھی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد مدفون ہیں۔ لیکن جب عمر چھٹھ کو دفن کیا گیا تو اللہ کی قسم۔ میں ان سے حیا کی وجہ سے خوب اچھی طرح

پردہ کر لیا کرتی تھی

اس سے پردے کی اہمیت کا اندازہ لگانا چاہیے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو قبر میں مدفون شخص سے بھی پردہ کر رہی ہیں جبکہ آج کی بے پردہ عورتیں زندہ جیتے جاگتے مردوں سے پردہ نہیں کرتیں۔ دیندار عورتوں کے لئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل روشنی کا منار ہے۔

☆..... حدیث پاک میں آیا ہے کہ

وَكَاثُ حَفْصَةَ وَحَائِشَةَ (رضی اللہ عنہما) يَوْمًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جَالِسَتَيْنِ فَلَمَّا نَعَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ (رضی اللہ عنہ) وَكَانَ أَعْمَى. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِخْتَجِبَا مِنْهُ. فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يَبْصُرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تَبْصِرَانِي (ابوداؤد ترمذی۔ نسائی۔ الکبائر للذہبی ۱۸۸)

(ایک مرتبہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت عبد اللہ بن مکتوم ؓ گھر میں داخل ہوئے۔ یہ تاجینا صحابی ؓ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دونوں سے فرمایا کہ پردہ کرو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ تاجینا نہیں ہیں، نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں نہ ہی پہچان سکتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم دونوں بھی تاجینا ہو؟ کیا تم اسے دیکھ نہیں رہی ہو؟)

پردے کی اہمیت پر اس سے زیادہ واضح اور بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔

(۳) عقلی دلائل

(۱)..... ایک بزرگ ریل گاڑی کے ذریعے لاہور سے جبکہ آباد جا رہے تھے۔ راستے میں کسی اسٹیشن پر ایک کوٹ چٹون میں ملبوس نئی تہذیب کے دلدارہ نوجوان سوار ہوئے۔

تھوڑی دیر کے بعد نو جوان نے بزرگ سے پوچھا ”آپ مجھے دین اسلام کے عالم نظر آرہے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں“ بزرگ نے جواب دیا ”جی ہاں آپ پوچھئے“ نو جوان نے کہا ”اسلام اس بات کی اجازت کیوں نہیں دیتا کہ مرد اور عورتیں اکٹھے مل کر کام کیا کریں“ بزرگ نے اس نو جوان کو قرآن وحدیث کی روشنی میں کئی جوابات دیئے مگر نو جوان کی طبیعت مطمئن نہ ہوئی۔ وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے عقلی دلیل سے سمجھائیں کہ اس میں کیا رکاوٹ ہے۔ بزرگ نے سمجھایا کہ جب مرد اور عورتیں مل کر کام کریں گے تو دل ایک دوسرے کی طرف مائل ہوں گے، کئی ہتے بستے گھر اجڑ جائیں گے، کئی کنواری لڑکیاں بن بیابا بن جائیں گی، معاشرے میں فساد مچ جائے گا، نو جوان کہنے لگا کہ اگر انسان اپنی طبیعت پر کنٹرول کرے تو مخلوط تعلیم یا نوکری میں کیا حرج ہے؟ بزرگ نے دیکھا کہ سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکل رہا تو سوچا کہ نیزھی انگلی سے نکالنا پڑے گا۔ یہ نو جوان عقل کا اندھا ہے، اس کے دماغ پر بھی پردہ ہے لہذا اس کو کسی دوسرے انداز سے سمجھانا پڑے گا۔ ان کی نوکری میں لیموں رکھا تھا، انہوں نے نکال کر چار ٹکڑے کئے اور چوسنے لگے۔ نو جوان بھی گرمی کی شدت کی وجہ سے للچائی نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیا دیکھ رہے ہیں، نو جوان نے کہا کہ لیموں دیکھ کر منہ میں پانی آ رہا ہے بزرگ نے کہا اب طبیعت پر کنٹرول کا مسئلہ کیا بنا، اگر لیموں دیکھ کر منہ میں پانی آ جاتا ہے تو اسی طرح نو جوان غیر محرم لڑکی کو دیکھ کر دل میں گناہ کا خیال آ رہا ہے اور یہی چیز زنا کا سبب بنتی ہے۔ دین اسلام نے اس برائی کا راستہ روکنے کے لئے عورت کو حکم دیا کہ اول تو گھر میں ہی رہے اگر کسی ضرورت کے تحت نکلتا پڑے تو پردے میں نکلے تاکہ غیر مردوں کی نظر نہ پڑے اور وہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو۔ نو جوان نے شرم سے سر جھکا لیا۔

(۲)..... اگر کسی شخص کے ذمے ڈیوٹی لگائی جائے کہ ایک لاکھ روپیہ کی رقم ایک شہر سے دوسرے شہر کسی شخص کو پہنچا دیں۔ تو وہ شخص اول تو رقم لے جانے سے گھبرائے گا کہ راستے میں جیب کترے ہوتے ہیں ایسا نہ ہو کہ میری جیب سے رقم بھی غائب کر دیں۔ بلکہ اگر کسی چور ڈاکو کو پتہ چل گیا تو وہ تو جان سے بھی مار دیگا اور رقم بھی لے اڑے گا۔ اس سے بہتر ہے کہ اسے بینک وغیرہ کے ذریعے ٹرانسفر کروادیا جائے تاکہ کسی کو پتہ ہی نہ چلے۔ اگر اسے مجبور کیا جائے کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ آپ رقم خود پہنچائیں۔ تو وہ شخص اس رقم کو پوشیدہ جیب یا جگہ میں ڈالے گا اور سارا راستہ فکر مند رہیگا۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اسٹیشن پر لوگوں کے سامنے رقم نکال کر گنتا شروع کر دے۔ یہ تو افسوسناک اور بے وقوفانہ دینی ہوئی کہ آنبل مجھے مار۔

بالکل اسی طرح اگر کوئی نیک عورت گھر کی چار دیواری سے باہر نکلنا چاہے تو اول تو وہ گھبراتی ہے کہ مجھے کیوں خواہ مخواہ باہر جانا پڑا ہے۔ اگر مجبوری اور ضرورتی اور ضروری ہو تو وہ باپردہ ہو کر نکلتی ہے اور راستے میں فکر مند رہتی ہے کہ کوئی اچکا بد معاش اس کے پیچھے نہ لگ جائے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ غیر مردوں کے مجمع میں اپنی زیب و زینت کا اظہار کرے اور اپنی عزت داؤ پر لگائے۔ اگر کوئی بدنیت شخص اس کے درپے ہو گیا تو عزت بھی لوٹ لے گا اور جان سے بھی مار دیگا۔ شرع شریف میں اسی لئے پردے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ عورتوں کے عزت و ناموس پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے۔ جو لڑکیاں فیشن اہل بے پردہ بن کر بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں ان کے اغوا وغیرہ کے واقعات روزانہ اخبار کی زینت بنتے ہیں۔ وہ دوسروں کو تماشہ دکھاتی دکھاتی خود ہی دوسروں کے لئے تماشا بن جاتی ہیں۔

(۳)..... اگر کسی شخص نے قصاب کی دکان سے چند کلو گوشت خریدا ہو تو اسے کپڑے یا تھیلے وغیرہ میں چھپا کر گھر لے جاتا ہے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ گوشت کو تھال میں ڈال

کمر پر رکھے اور راستے میں چلے۔ اسے خطرہ ہوتا ہے کہ چیل کو بے وفیہ چھوٹ پڑے۔ گے اور گوشت کو اڑالے جائیں گے۔ اسی طرح اگر وہ کلو کی نو جوان لڑکی گھر سے بے پردہ حالت میں نکلے تو انسانی بھیڑیے اس کے گرد منٹ لانا شروع کر دیتے ہیں اور کئی مرتبہ تو پورے کے پورے وہ کلو کو ہی قاصد کر دیتے ہیں۔ اسی لئے نیک عورتیں پردے میں لپٹ کر نکلتی ہیں تاکہ ان کی جان مال اور عزت آبرو پر کوئی حملہ آور نہ ہو سکے۔ سوچتے کی بات ہے کہ جو لوگ اپنی جوان بیٹیوں کو بے پردہ نکلنے کی اجازت دے دیتے ہیں کیا ان کی نظر میں بیٹی کی قدر و قیمت چند کلو گوشت کے برابر بھی نہیں ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ پردے گوشت لے گئے تو نقص مالی نقصان ہوگا جس کی عطا فی ہو سکتی ہے اور اگر کسی نے بیٹی کی عزت خراب کر دی تو اس نقصان کا ازالہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ دل کہے گا اب بچھڑائے کیا ہوت جب چڑیاں چک گئیں کھیت۔

(۴)..... ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر غیرت کا جذبہ عطا کیا ہے۔ وہ ہرگز نہیں چاہتا کہ کوئی غیر شخص اس کے گھر کی عورتوں پر بری نظر اٹھائے۔ اگر وہ کسی کو اپنی محرم عورتوں سے برائی کرتے دیکھے تو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا بلکہ مرنے مارنے پر تل جاتا ہے۔ کئی مرتبہ تو خاوند اپنی بیوی کو یا باپ اپنی بیٹی کو یا بھائی اپنی بہن کو اور بیٹا اپنی ماں کو قتل کر دیتا ہے۔

آج کل اخباروں میں اس طرح کی خبریں چھپتی رہتی ہیں۔ ایک عورت کی بے پردگی کئی خاندانوں کی عزت خاک میں ملا دیتی ہے۔ لہذا انسانی غیرت اور ایمانی غیرت کا تقاضا ہے کہ عورت حجاب پہن کر نکلے اور مرد لوگ اپنی نظریں نیچی رکھیں تاکہ معاشرے میں فساد نہ پھیلے۔

(۶) نبی علیہ السلام نے عورتوں کے متعلق فرمایا:

نَاقِصَاتُ الْفُقُلِ وَدِينِ (مشکوٰۃ: ج ۱، ص ۱۴)

(عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص)

عورت کی فطرت ہے کہ وہ عموماً پھسلتی بھی جلدی ہے اور پھسلاتی بھی جلدی ہے۔ بڑے بڑے عقلمندوں کی عقل پہ پردے ڈال دیتی ہے جذباتی ہونے کی وجہ سے گھڑی میں تو لگھڑی میں ماشہ ہوتی ہے۔ اسی لئے شرع شریف نے طلاق کا حق مرد کے اختیار میں رکھا ہے، اگر بالفرض عورت کو اختیار دے دیا جاتا تو وہ ایک دن میں ستر مرتبہ طلاق دیتی اور ستر مرتبہ رجوع کرتی۔ کسی سے خوش ہو تو اپنا سب کچھ اس کی خاطر لٹا دیتی ہے۔ اگر کسی سے ناراض ہو تو زندہ دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی۔ اندر خانے زیادتی بھی خود کرتی ہے مگر لوگوں کی نظر میں مظلوم بن کر دکھائی دیتی ہے۔ ایک کام کرنے کو اپنا دل چاہ رہا ہوتا ہے مگر زبان سے ناں ناں کہہ رہی ہوتی ہے۔ ذرا سی ٹوک جھونک پر خاوند کی ساری زندگی کی خوش اخلاقی پر پانی پھیر دیتی ہے، کہتی ہے کہ میں نے تیرے گھر میں آکر دیکھا ہی کیا ہے، تو جو کچھ کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے میری لئے نہیں کرتا۔ معمولی بات پر لعنت بھیجتا شروع کر دیتی ہے کمزور ہے تو پھر اپنے مرنے کی دعاؤں کرنے لگ جاتی ہے۔ ہال کی محبت اس قدر ہوتی ہے کہ اگر خاوند کہے کہ ہم آپ کے جسم میں کیلیں ٹھوکتنا چاہتے ہیں مگر ہوں گی سونے کی تو فوراً پوچھ لے گی کہ پھر دیر کیوں کر رہے ہیں جلدی کریں نہ آپ، اپنا کام جلدی کیلیں۔ غصے اور حسد کی آگ میں جل جھن کر کباب بنی ہوتی ہے۔ فیشن کی اتنی دلدادہ کہ چاہتی ہے جیسے کپڑے میں پہنوں ویسے کوئی دوسرا نہ پہنے، اگر ایک مرتبہ کپڑے پہن لئے تو اتار کر کسی کو دے دوں، دو پارہ دھو کر نہ پہننے پڑیں۔ کوئی تعریف کر دے تو پھولی نہیں ساتی۔ دشمن کو دوست اور غیر کو اپنا سمجھنا شروع کر دیتی ہے۔ طبیعت کے اس اتار چڑھاؤ کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کی عقل کامل نہیں ناقص

ہے۔ لہذا اس کا گھر کی چار دیواری میں رہنا ہی اس کے لئے بہتر ہے۔ اگر کوئی شخص کامل مجنون ہو تو اسے پاگل خانے کے کمرے میں بند رکھا جاتا ہے۔ عورت چونکہ ناقص انقل ہے لہذا اسے ذرا بڑی جگہ یعنی گھر کی چار دیواری میں رہنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اگر باہر نکلنا چاہے تو پردے میں لپٹ کر نکلے اور محرم مرد کے ہمراہ نکلے تاکہ نہ تو یہ کسی کا ایمان خراب کرے نہ ہی کوئی اس کی عزت خراب کرے۔

شرعی پردے کے تین درجے

قرآن مجید فرقان حمید کی مختلف آیات پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شرعی پردے کے تین درجے ہیں۔ ایک سب سے بہتر درجہ دوسرا درمیانہ درجہ اور تیسرا نچلا درجہ ہے۔ مختلف عورتوں کے مختلف حالات کی صورت میں ہر عورت کسی نہ کسی درجہ پر عمل پیرا ضرور ہو سکتی ہے۔ شرع شریف نے انسانی حالات کی وجہ سے اس میں وسعت رکھی ہے۔ پردے کا مدار فتنے پر ہے اور فتنے سے بچنے کے لئے جتنی احتیاط ہو سکے اتنا ہی زیادہ بہتر ہے۔

(۱) بہترین درجہ

(حجاب بالبیوت)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ (اور تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو)

لہذا عورت کے لئے پردے کی سب سے اعلیٰ صورت یہی ہے کہ گھر کی چار دیواری میں وقت گزارے۔ اپنے گھر کو اپنی جنت سمجھے۔ عورت کام کاج اور ذکر و عبادت سے فارغ ہو تو گھر کے صحن میں کھیل کود سکتی ہے۔ لڑکیاں آپس میں آنکھ پھولی کھیلیں، رسی

پھلانگیں، پینگیں چڑھائیں، ہلکی پھلکی ورزش کریں، ٹریڈ مل مشین پر دوڑ لگائیں، صحن چھوٹا ہو تو پردے والی چھت استعمال کی جاسکتی ہے تاکہ ورزش بھی ہو جائے اور غیر مردوں کی نظروں سے دور اپنے گھروں میں مستور عورتیں اپنی دنیا میں مست رہیں۔ نہ ڈرنے خوف نہ فکر نہ غم، اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے جسمانی ورزش کی ضرورت بھی پوری ہوگئی۔ اکثر عورتیں گھر میں جھاڑو پھونک، کپڑے دھونے، ستری کرنے کھانا پکانا، صفائی ستھرائی وغیرہ کے کام کر کے تھک جاتی ہیں، مزید ورزش کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔

لہذا گھر میں رہتے ہوئے عورت کی ہر ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ اس درجے پر عمل کرنے والی عورت ولایت کے درجات پانے والی اور قرب الہی کو حاصل کرنے والی ہوتی ہے۔

(۴) درمیانہ درجہ

(حجاب بالبرقعہ) اگر بامر مجبوری عورت کو گھر سے نکلنا ہی پڑے تو برقعہ یا چادر میں خوب اچھی طرح لپٹ کر نکلے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ عَلِيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْۢہِۙنَّ (اپنے اوپر چادر اوڑھ لیں)

آجکل پردہ دار خواتین برقعہ پہن کر جسم کو چھپا لیتی ہیں۔ جبکہ دستاں اور جرابیں پہن کر ہاتھ پاؤں کی زینت چھپا لیتی ہیں۔ جبکہ بعض علاقوں میں شال کاک کا برقعہ زیر استعمال ہوتا ہے یہ سب کچھ جلباب کے ضمن میں آتا ہے اسی طرح دیکھنے والے غیر مردوں کو قد و قامت اور جسامت کا اندازہ ہو بھی جائے تو بھی زیر و زینت چھپی رہنے کی وجہ سے فتنے کا اندیشہ کم ہوتا ہے۔ یہ احتیاط کرنی ضروری ہے کہ برقعہ اتنا نقش و نگار والا نہ ہو کہ دیکھنے والا سمجھے کہ اندر حور کی ہنسی موجود ہے۔ آجکل کے مردوں کی حریص

نگاہیں عورت کے بقیہ جسم پر نہ بھی پڑیں تو بھی ہاتھ پاؤں پر نظر ڈالتے ہی عورت کے حسن و جمال کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اس لئے ہاتھ پاؤں بھی چھپانے ضروری ہیں۔ یہ پردے کا درمیانی درجہ ہے۔ اس درجہ پر عمل کرنے والی عورت تقویٰ پر عمل کرنے والوں میں شمار ہوتی ہے۔

(۳) آخری درجہ

(حجاب بالعذر) پردے کا آخری درجہ یہ ہے کہ عورت مجبوری کی وجہ سے گھر سے نکلے اور چادر یا برقعہ اس طرح پہنے کہ اس کے ہاتھ پاؤں آنکھیں وغیرہ کھلی ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا يَبْلِيَنَّ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور: ۳۰)

[اپنا سنگھار نہ دکھلائیں مگر وہ جو خود ظاہر ہو جائے]

عورت کے لئے اپنی زینت کی کسی چیز کو مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں۔ بجز اس کے جو خود بخود ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ یعنی کام کاج اور نقل و حرکت کے وقت جو چیزیں عادتہً کھل ہی جاتی ہیں اور ان کا چھپانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ان کے اظہار میں کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہتھیلیاں اور چہرہ ہے مگر یہ اس وقت ہے جب فتنے کا خوف نہ ہو۔ اگر فتنے کا ڈر ہے تو فقہائے امت کا اجماع ہے کہ عورت کے لئے چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنا بھی جائز نہیں۔

پس اس آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر لین دین کی ضرورت میں عورت کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں کھلی ہوں تو کوئی گناہ نہیں ہوگا مگر اس آیت سے یہ بات کہیں ثابت نہیں ہوتی کہ مردوں کو ان کے اعضاء کی طرف دیکھنا جائز ہے۔ مردوں کے لئے تو حکم وہی ہے کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں۔ شرعی ضرورت شرعی کے بغیر عورت کے ہاتھ پاؤں چہرے کو نہ دیکھیں۔

چہرے کا پردہ

آج کل بعض نام نہاد جدت پسند دانشوروں کی طرف سے یہ پراپیگنڈہ بھی بڑی شد و مد سے کیا جا رہا ہے کہ اسلام میں حجاب کا حکم تو ہے لیکن اس میں چہرے کا پردہ شامل نہیں ہے، حالانکہ حسن اور زینت کا اصل مرکز تو انسان کا چہرہ ہے اور آج کے فتنہ و فساد اور غلبہ ہوس کے زمانے میں اس کا چھپانا زیادہ ضروری ہے۔ علاج معالجہ یا عدالتی گواہی اور پہچان کی شرعی ضرورت کے علاوہ عورت کے لئے چہرہ کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ چند دلائل درج ذیل ہیں۔

(۱)..... قرآن مجید نے فَاَسْتَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ کا حکم دیکر بات کھول دی ہے کہ چہرہ چھپانا بھی ضروری ہے۔ اگر چہرہ کھولنا ہوتا تو پردے کے پیچھے سے بات چیت کا حکم بے معنی ہوتا۔

(۲)..... جب پردے کی آیات یٰذٰلِیْنَ سَلٰوٰتٍ مِنْ جِلْبَابٍ نَّزَلْنَ ہوئیں تو ازواج مطہرات کو تعلیم دی گئی کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اپنا چہرہ چھپائیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ معاذ اللہ نگے سر پھرتی تھیں اور پردے کی آیات کے ذریعے ان کو سر چھپانے کا حکم ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت سے نکلیں تو سر کے اوپر اپنی چادر میں لٹکا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیں۔ (تفسیر ابن جریر)

امام محمد بن سیرین نے حضرت عبیدہ بن سفیان بن الحارث سے دریافت کیا کہ اس حکم پر عمل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے چادر اوڑھ کر طریقہ بتایا اور اپنی پیشانی

اور ناک اور ایک آنکھ کو چھپا کر صرف ایک آنکھ کھلی رکھی (تفسیر ابن جریر)

(۳)..... کتب حدیث ابوداؤد، ترمذی، موطا وغیرہ میں لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو حالت احرام میں چہروں پر نقاب ڈالنے اور دستانے پہننے سے منع فرما دیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عہد مبارک میں چہروں کو چھپانے کے لئے نقاب اور ہاتھوں کو چھپانے کیلئے دستانوں کے استعمال کا رواج عام ہو چکا تھا۔

(۴)..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مرد ہمارے قریب سے گزرتے اور ہم عورتیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں ہوتی تھیں تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں کی طرف سے اپنے چہرے پر ڈال لیتی تھیں اور جب وہ گزر جاتے تو منہ کھول لیتی تھیں۔ (ابوداؤد)

(۵)..... زواج میں ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب نقل کیا ہے کہ اگرچہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں ستر عورت کے فرض میں داخل نہیں ان کو کھول کر بھی نماز ہو سکتی ہے مگر غیر محرم مردوں کو ان کا دیکھنا بظاہر ضرورت شرعیہ جائز نہیں۔ یعنی عورت کیلئے ان کا دکھانا جائز نہیں۔

(۶)..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب بھی یہی ہے کہ غیر محرم عورت کے چہرہ اور ہتھیلیوں پر نظر کرنا شرعی عذر کے بغیر جائز نہیں۔

(۷)..... علامہ شامی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں۔

وَالْمَعْنَى تُمْنَعُ مِنَ الْكُشْفِ لِخَوْفِ أَنْ يَرَى الْوَجْهَ وَجْهَهَا فَتَقَعَ الْفِتْنَةُ لِأَنَّهُ مَعَ الْكُشْفِ قَدْ يَقَعُ النَّظَرُ إِلَيْهَا بِشَهْوَةٍ

[عورت کو چہرہ کھولنے سے روکا جائیگا تاکہ مرد دیکھنے نہ پائیں کیونکہ چہرہ کھلنے کی

صورت میں شہوت بھری نگاہ ان پر پڑتی ہے] (در مختار/ ۱/ ۲۳۸)

(۸)..... انگریزی کا مقولہ ہے

Face is index of mind (چہرہ دماغ کا اندکس ہوتا ہے)
لہذا کسی شخص کے چہرے کو دیکھ کر اس کی پوری شخصیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے شرم و حیا
نیکی بدی۔ غم و خوشی کا اندازہ چہرے سے ہی ہو جاتا ہے لہذا چہرے کا چھپانا ضروری
ہے۔

(۹)..... جب کسی لڑکی کا رشتہ پسند کیا جاتا ہے تو اس کا چہرہ دیکھا جاتا ہے اگر کسی لڑکی کا
چہرہ چھپا دیں تو کیا بقیہ اعضائے جسم کو دیکھ کر کوئی اس کی شخصیت کا اندازہ لگا سکتا ہے۔
اس سے معلوم ہوا کہ چہرے کا پردہ انتہائی ضروری ہے۔

(۱۰)..... اگر غیر محرم مرد عورت ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ لیں تو بغیر بات چیت اور گفتگو
کئے ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ بقول شاعر

آ نکھوں آنکھوں میں اشارے ہو گئے

ہم تمہارے غم ہمارے ہو گئے

چونکہ چہرے ہی سب سے زیادہ محلِ فتنہ ہے لہذا چہرے کو پردے سے مستثنیٰ کرنا
جہالت اور گمراہی کی دلیل ہے۔

اعتراضات

اگر کسی محفلِ مجلس میں پردے کا مسئلہ چھڑ جائے تو بے پردہ عورتیں ٹرپ اٹھتی ہیں
اور اپنی بے پردگی کو جائز ثابت کرنے کے لئے طرح طرح کے اعتراضات کرتی ہیں۔
اس طرح بے پردگی جائز تو نہیں ہو سکتی۔ البتہ ان کے گناہ کی شدت میں اضافہ ہو جاتا
ہے۔ گناہ کو گناہ سمجھ کر کرنے والا اگر توبہ کرے تو گناہ جلدی معاف ہو جاتا ہے جبکہ گناہ کو
جائز سمجھ کر کرنے والا تو کفر کی حدوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اتمامِ حجت کے لئے چند
اعتراضات مع جوابات پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) اعتراض: چادر یا برقعہ پہننے سے کیا ہوتا ہے اصل میں پردہ تو آنکھوں کا ہوا کرتا ہے؟

جواب: جو لوگ کہتے ہیں کہ پردہ آنکھوں کا ہوا کرتا ہے انہیں چاہیے کہ پھر ننگے پھرا کریں انہیں کیا ضرورت ہے کپڑوں میں لباس رہنے کی۔ ذرا بے لباس ہو کر گھر کی عورتوں کے سامنے ہی آئیں تو خود ہی عقل ٹھکانے آ جائے گی۔ یہ اعتراض وہی عورتیں کرتی ہیں جن کی عقل پہ پردہ پڑ جاتا ہے یا جن کے مردوں کی عقل پہ پردہ پڑ جاتا ہے۔

بے پردہ نظر آئیں مجھے یہاں
اکبر زمین میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پڑ چھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

ہمارے خیال میں ایسے اعتراضات اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب بدل پہ غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے۔ عام دستور یہی ہے کہ پہلے آنکھوں سے پردہ اترتا ہے اس کے بعد چہرے سے پردہ اتارا جاتا ہے۔

(۲) اعتراض: پردہ تعلیم کے راستے میں رکاوٹ ہے؟

جواب: ہم یہ کہتے ہیں کہ پردہ تعلیم کے راستے میں رکاوٹ نہیں ہے بلکہ معین و مددگار ہے۔ جن تعلیمی اداروں میں لڑکے اور لڑکیاں مخلوط تعلیم پاتے ہیں وہاں آئے دن نئے افسانے جنم لیتے ہیں۔ لڑکیاں بن سنور کرا پنے حسن کی زکوٰۃ نکالنے آتی ہیں اور لڑکے ان کی سحر طرازیوں کی وجہ سے ان پر ڈورے ڈالنے میں مصروف رہتے ہیں۔ نہ لڑکیوں کی توجہ پڑھائی کی طرف ہوتی ہے نہ ہی لڑکوں کی توجہ پڑھائی کی طرف ہوتی ہے۔ بچاروں 'حال کچھ اس طرح ہوتا ہے۔

۔ کتاب کھول کے بیٹھوں تو آنکھ روتی ہے

ورق ورق تیرا چہرہ دکھائی دیتا ہے

اور کئی جگہوں پر تو پردہ فسر لڑکیوں پر قربان ہوتے پھرتے ہیں۔

۔ جب سمیٹا دشمن جاں ہو تو کیا ہو زعمی

کون رہ جاتا ہے جب خضر بیکانے لگے

ان تمام مسائل کا بہترین حل یہی ہے کہ لڑکیوں کے تعلیمی ادارے الگ ہوں اور

لڑکوں کے تعلیمی ادارے لڑکوں کے لڑکیوں کے چہرے کے پڑھنے کی

بجائے کتابوں کے پڑھنے میں مشغول رہیں۔

(۳) اعتراض: پردہ معاشرتی ترقی میں رکاوٹ ہے، کیونکہ معاشرے کا نصف حصہ

مفلوج ہو جاتا ہے اور وہ معاشرے کی ترقی میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکتا۔

جواب: پہلی بات تو یہ سمجھنے کی ہے کہ ہم ترقی کسے سمجھتے ہیں؟ کیا عورت کا فقط گھر سے

نکل کر دفتروں میں، کلبوں میں، اور پبلک مقامات پر آ جانا معاشرتی ترقی ہے یا یکسو ہو کر

اپنی ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ترقی ہے جو قدرت کی طرف سے اسے دی گئی ہیں۔

عورت کی اصل ذمہ داری یہ ہے کہ وہ معاشرے کو بہترین نسل مہیا کرے جو مستقبل کی

سعمار بن سکے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب عورت گھر میں رہ کر یکسوئی کے ساتھ اپنی اولاد

کی تربیت کرے۔

ترقی کو اہل مغرب کے معیار پر دیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ ترقی کو اس معیار سے

دیکھنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے قائم کیا ہے۔

(۳) اعتراض: پردہ عورت کے لئے قید کی مانند ہے؟

جواب: قید اور پردے کے الفاظ و معانی میں بہت زیادہ فرق ہے۔ قید کہتے ہیں کسی

شخص کو اس کی مرضی و منشا کے خلاف کسی جگہ بند کر دینا۔ جبکہ پردہ کہتے ہیں عورت کا اپنی

خوشی سے غیر مردوں کی نظر سے اوجھل رہنا۔ قید کا منشا ہوتا ہے کہ لوگ اس شخص کے شر سے بچ جائیں جبکہ پردے کا منشا یہ ہوتا ہے کہ عورت غیر مردوں کے شر سے بچ جائے۔
 ب کوئی شخص اپنا لباس تبدیل کرنا چاہے تو وہ پسند نہیں کرتا کہ دوسرے لوگ اس کا ستر دیکھیں لہذا وہ کسی کمرے میں یا دیوار وغیرہ کی اوٹ میں لباس تبدیل کر لیتا ہے تو اسے قید نہیں کہتے پردہ کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ قید مجبوری سے ہوتی ہے جبکہ پردہ خوشی سے ہوتا ہے۔

قید امان کے جرم کی سزا کے طور پر ہوتی ہے جبکہ پردہ تو انعامات الہیہ حاصل کرنے کی نیند سے ہوتا ہے۔ پس عورت پردے میں رہ کر قید نہیں ہوتی بلکہ بہت ساری آفتوں مصیبتوں سے آزاد ہو جاتی ہے۔

(۴) اعتراض: براتو تو ڈھکنے کی مانند ہے برقعے والیاں بھی تو غلط حرکتیں کرتی ہیں؟
جواب: یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ پردے والیوں میں بھی گڑبڑ بے پردگی کی وجہ سے ہوتی ہے اگر وہ بے پردگی سے کلی طور پر بچ جائیں تو گڑبڑ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک نکتہ غور طلب ہے کہ اگر پردے والیاں بھی تھوڑی سی بے پردگی کر بیٹھتی ہیں تو رٹ بڑ ہو جاتی ہے تو پھر جو عورتیں پردہ کرتی ہی نہیں ان سے کیا کچھ ہو جاتا ہوگا۔ اس لئے دیکھا گیا ہے کہ بے پردہ پھرنے والی عورتوں کا اکثر وقت اپنے کارناموں پر پردہ ڈالنے میں گزر جاتا ہے۔

(۵) اعتراض: بعض عورتیں کہتی ہیں کہ ہم تین بچوں کی ماں بن گئی ہیں اب ہمیں کون دیکھ آئے؟

جواب: دیکھنے والے تو تین بچوں کی ماں کو بھی دیکھنے سے باز نہیں آتے۔ پھر تین بچوں والی ماں کے کیا کہنے۔ اعتراض کرنے والی نے کیسے فیصلہ کر لیا کہ اب ہمیں کون دیکھتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر بالفرض کسی نے دیکھ لیا تو شامت تو آپ کی ہی آئے گی۔ ایسے

فضول بہانوں سے بے پردگی جائز تو نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی ان سے سوال کرے کہ کیا آپ تین بچوں کی ماں بننے کے بعد خاوند کی توجہ کے قابل نہیں رہیں۔ اگر خاوند کی ضرورت آپ سے پوری ہو سکتی ہے تو پھر غیر مرد کے لئے کیا رکاوٹ ہے۔
عربی کا مقولہ ہے۔

لکل ماقطۃ لا قطعہ (ہر گری پڑی چیز کو اٹھانے والا کوئی نہ کوئی ہوتا ہے)

(۶) اعتراض: پردہ کرنے سے غیر مرد زیادہ شوقیہ نظروں سے دیکھتے ہیں۔
جواب: آپ خود سوچیں کہ اگر پردے والیوں کو غیر مرد اتنی شوقیہ نظروں سے دیکھتے ہیں تو پھر بے پردہ پھرنے والیوں کو کیسی ہوسناک نظروں سے دیکھتے ہوں گے۔ ہمارے خیال میں جیسے قصائی بکری کو دیکھتا ہے اس نظر سے دیکھتے ہوں گے۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ پردے والی کو دیکھنے سے تو کالے کپڑے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا مگر بے پردہ عورت کو دیکھ کر تو انہیں سب کچھ نظر آ جاتا ہے، یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ گوشت کتنے کلو ہے اور چربی کتنے کلو ہے۔

بے پردگی کے عبرتناک انجام

فرنگی ماحول میں محرم غیر محرم اور پردہ بے پردگی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ عریانی اور فحاشی اپنے عروج پر ہے۔ پڑھے لکھے تہذیب یافتہ لوگ دین سے نا آشنا ہونے کی وجہ سے حیوان ناطق بنے ہوئے ہیں۔ گھروں میں بچوں کے سامنے ماں باپ بوس و کنار میں مشغول ہوتے ہیں۔ عورتیں اور مرد گھروں میں شارٹ لباس پہن کر پھرتے ہیں۔ مرد اور عورت اپنی خوشی سے زنا کریں تو اسے قانون کی نظر میں جرم ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ اندرون کیفیت دو واقعات سے واضح ہو سکتی ہے۔

(۱)..... ایک کافر نے اپنے گھر میں گاڑی چلانے کے لئے ڈرائیور رکھا جو کہ مسلمان تھا۔ چند سال کے بعد کافر کو کسی دفتری کام کی وجہ سے تین ماہ کے لئے گھر سے دور کسی ملک میں جانا پڑا۔ اس نے ڈرائیور کو تاکید کی کہ اپنی ڈیوٹی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا رہے۔ اہل خانہ کا خوب خیال رکھے۔ ڈرائیور روزانہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جاتا اور گھر کی ضرورت کی کوئی چیز لانی ہوتی تو لادیتا۔ بیگم صاحبہ کو کسی کام کی غرض سے باہر لے جانا پڑتا تو لے جاتا۔ چند روزہ دن گزرنے کے بعد ایک دن بیگم صاحبہ نے اسے کمرے میں بلایا اور کہا کہ آؤ میرے ساتھ زنا کر دو۔ ڈرائیور نے سوچا کہ میں اپنے افسر کے ساتھ خیانت کیسے کروں لہذا اس نے انکار کر دیا۔ بیگم صاحبہ نے اس بات کا برا منایا اور ڈرائیور کو غصے میں گھر سے نکال دیا۔ تین ماہ میں بیگم صاحبہ نے آٹھ دس مرتبہ اس ڈرائیور سے زنا کی غرہائش کی جو اس نے پوری نہ کی۔ جب افسر واپس آیا تو اگلے دن ڈرائیور سے پوچھنے لگا کہ کیا میری بیوی نے تم سے زنا کی خواہش ظاہر کی تھی۔ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں مگر میں نے انکار کر دیا تھا۔ میں آپ کے ساتھ خیانت کیسے کر سکتا تھا۔ افسر کہنے لگا او بیوقوف خیانت کیا بلا ہوتی ہے۔ یہ بتاؤ کہ اگر میری بیوی کو صدمے کی وجہ سے کچھ ہو جاتا تو کون ذمہ دار ہوتا، تمہیں اس کا حکم ماننا چاہیے تھا، میں تم جیسے نافرمان کو گھر میں نوکر نہیں رکھ سکتا لہذا آج سے تمہاری جھٹی ہے تمہیں نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

(۲)..... دیہاتی علاقے میں رہنے والا کافر نو جوان ایک دن نہادھو کر اور بن سنور کر کلب جانے لگا تو اس کی بہن نے راستہ روک کر پوچھا، کہاں جا رہے ہو۔ اس نے کہا کہ ٹائٹ کلب میں اپنی جنسی ضرورت پوری کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ نو جوان بہن نے کہا کیا میں زندہ نہیں ہوں؟ تمہاری ضرورت میں اچھے طریقے سے پوری کر سکتی ہوں، چنانچہ کافر نو جوان بہن کے کمرے میں گیا اور جب منہ کالا کر کے اٹھنے لگا۔ تو بہن نے کہا ”بھائی جنسی اعتبار سے ابو تمہاری نسبت زیادہ قوی ہیں“ بھائی نے جواب میں کہا

”ہاں امی کی بھی یہی رائے ہے۔“

ان واقعات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کافر ماحول میں زنا بالرضا کوئی جرم نہیں ہے۔ کفار کی خواہش ہے کہ مسلمانوں کے معاشرے میں سے بھی حیا کو ختم کر دیا جائے تاکہ زنا عام ہو سکے۔ اس لئے پاپ میوزک اور ننگی فلموں کے ذریعے انہوں نے مسلمانوں کے معاشرے پر یلغار کر دی ہے۔ جو مسلمان فرنگی طور طریقے اپنا کر خوش ہوتے ہیں۔ بے پردگی اختیار کرتے ہیں۔ بچوں کو پاس بٹھا کر جنسی فلمیں دیکھتے ہیں ان کے گھروں کے حالات عبرتناک حد تک برے ہوتے ہیں۔

فرنگی ملک میں ہمارے ایک ڈاکٹر صاحب کے پاس آنے والی اونچے طبقے کی بے پردہ خواتین نے گھروں کے حالات سنا کر مشورے طلب کئے تو ان کی میرت کی انتہا نہ رہی۔ معلوم ہوا کہ ان مالدار گھرانوں سے غیرت کا جنازہ نکل چکا ہے، محرم عورتوں سے زنا کرنے والی قرب قیامت کی نشانی پوری ہو گئی ہے۔ بے پردگی کے سیلاب نے شرم و حیا کے احساسات کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ فرنگی ممالک میں رہنے والے بعض مسلمانوں کے گھروں میں سے حیا رخصت ہو چکی ہے۔

جب ڈاکٹرنگ ٹیمیل پر عام مشروب کی جگہ شراب کی بوتل رکھی جائیگی تو پھر انجام کیا ہوگا۔ نہایت افسوس کے ساتھ چند واقعات قلمبند کئے جاتے ہیں۔

(۱) پھوپھو کی زلفیں

ایک فرنگی ملک میں ز، نامی ایک لڑکی کی عمر ۲۹ سال ہو گئی مگر کوئی مناسب رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے شادی نہ ہو سکی، اس کو اپنے بھتیجے سے لگاؤ پیدا ہو گیا لہذا وہ اسے وقتاً فوقتاً کام کاج کی غرض سے گھر بلاتی اور اپنی خوبصورت زلفیں سینے چڑا کر اس کو پیار سے گلے لگاتی۔ بھتیجے کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ چند دن تو جھجکتا رہا مگر پھوپھو کی نظر کرم میں اضافہ ہوتا دیکھ کر اس نے ناجائز تعلقات قائم کر لئے۔ مثل مشہور ہے: ”دن چور کے“

ایک دن سادھ کا۔ ایک دن راز فاش ہو گیا تو پورے خاندان میں رسوائی ہوئی، منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔

(۲) خالہ کی مسکراہٹ

فرنگی ماحول میں رہنے والی خالہ جب بھی بہن کے گھر آتی تو چندرہ سالہ بھانجے کو کہتی کہ تم ہمارے گھر کبھی آ کر رہا کرو۔ چنانچہ گرمیوں کی چھٹیوں میں بھانجا اپنی خالہ کے گھر رہنے کے لئے گیا۔ خالو صبح ناشتہ کر کے دفتر چلے گئے تو خالہ نے بھانجے کو بلا کر پاس بٹھایا اور اس کے منہ میں لقمے ڈالنے لگی۔ دو دن کے ہنسی مذاق کا نتیجہ یہ نکلا کہ بھانجے نے خالہ کا بوسہ لیا تو خالہ ناراض ہونے کی بجائے مسکرا کر کہنے لگی، آپ کا شکریہ۔ اس کے بعد وہی کچھ ہوا جو شیطان چاہتا ہے۔ ایک دن خالو نے ان کو غلط حرکت کرتے دیکھ لیا تو لڑکی کو طلاق دے دی گئی، لڑکے نے بھاگ کر جان بچائی۔ اب در بدر کے دھکے کھاتا پھر رہا ہے۔ دھوبی کا کتانہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔

(۳) بہن کے فیشن

ماں باپ کسی تقریب میں شرکت کے لئے گئے تو بیٹی گھر میں اکیلی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد بھائی گندی جنسی فلم لے کر آیا اور بھائی بہن نے فلم دیکھی۔ فلم میں جنسی مناظر اتنے تھے کہ بھائی کی نیت خراب ہو گئی اس نے بہن کی طرف دیکھ کر کہا کہ آج تمہارے کپڑے بڑے اچھے ڈیزائن کے بنے ہوئے ہیں۔ دکھاؤ تو یہ کپڑا کتنا ملائم اور نفیس ہے، بہن بھائی کے قریب ہو گئی، کپڑے کو دیکھنے کی بجائے بھائی نے ہنسی مذاق میں اعضاء کی جانچ پڑتال شروع کر دی، اور بالاخر وہی ہوا جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔ دوسرے دن بہن نے سچے سے لٹک کر پھانسی لے لی، اس کی جیب میں سے اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا رقمطالعہ جس سے واقعے کا پتہ چلا۔

(۴) ماں کا طرز تخافل

خاوند کو فوت ہوئے دو سال گزر گئے تو بیٹا عام رسولہ سال کا ہو گیا۔ ماں بیٹے کا ہر طرح سے خیال رکھتی مگر بیٹا بری سوسائٹی میں گرفتار ہو گیا۔ ماں گھر میں بغیر دوپٹے کے کھلے کھلے والی قمیص پہن کر کام کرتی رہتی۔ وقت گزاری کے لئے خود بھی رات کو قلم یا ڈرامے دیکھتی اور بیٹے کو بھی دکھاتی۔ اتنا کہتی کہ بیٹے باہر نہ جایا کرو۔ بیٹے کو تین دن غلط فلمیں دیکھ کر غلط کاموں کا چسکا پڑ گیا۔ ایک دن اس نے چائے کی پیالی میں نشہ آور دوا ڈال کر ماں کو پلائی اور وہ کچھ کیا جس کو قلم لکھنے سے قاصر ہے۔

(۵) ایک مرتبہ کسی عورت نے پڑھنے کے لئے عمل پوچھا کہ مجھے کچھ پڑھنے کے لئے بتائیں تاکہ میرے خاوند کے دل سے میری جوان بیٹی کا خیال نکل جائے۔
ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے۔

باریک کپڑوں کا استعمال

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

غیر متبرجات بزینة

[اپنی زینت نہ دکھاتی پھریں]

مفسرین نے اس آیت مبارکہ سے ثابت کیا ہے کہ عورت کے لئے اتنا باریک کپڑا استعمال کرنا منع ہے جس سے حسن و جمال جھلکتا ہو۔
ابن العربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔

ومن التبرج ان تلبس المرأة ثوباً رقيقاً يصفها (احکام القرآن ۲/ ۱۱۳)

[تبرج میں سے یہ بھی ہے کہ عورت اتنا باریک کپڑا استعمال نہ کرے جو چغلی کرے تاکہ]

ایک حدیث پاک میں نبی صلیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

رب نساء کاسیات عاریات مائلات مصیلات لا یدخلن الجنة
ولا یجدن ریحها (مشکوٰۃ: ج ۲ ص ۱۰۴۳۶)

[کپڑے پہن کر نکلی رہنے والی عورتیں جو دوسروں کو مائل کرتی ہیں، خود مائل ہوتی
ہیں۔ ایسی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی نہ انہیں اس کی ہوا لگے گی]

اس حدیث پاک میں کاسیات کے بعد عاریات کا لفظ اسی لئے آیا ہے کہ وہ
عورتیں اتنا باریک کپڑا پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہے لہذا وہ تنگی کے حکم میں ہیں۔ فقہائے
امت کا اجماع ہے کہ عورت کیلئے اتنا باریک کپڑا پہننا جس سے بدن صاف نظر آئے
حرام ہے۔ ستر کا چھپانا فرض ہے۔ اگر عورت اتنے باریک دوپٹے سے نماز پڑھے کہ
جس سے سر کے بال صاف نظر آتے ہوں تو نماز نہیں ہوتی۔ آجکل بعض دیندار عورتیں
موٹے کپڑے کی قمیض پر باریک کپڑے کی قمیض پہن لیتی ہیں۔ اس سے ستر چھپ جاتا
ہے لہذا جائز ہے۔ اگرچہ تقویٰ یہی ہے کہ باریک کپڑے کا استعمال نہ کیا جائے۔

امام علقمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی حفصہ بنت عبد الرحمن
ان سے ملنے کے لئے آئیں تو باریک کپڑے کا دوپٹہ پہنے ہوئی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ
عنہا نے دیکھا تو ان سے دوپٹہ لے کر پھاڑ دیا اور اس کے بدلے موٹا دوپٹہ ان کو عطا
فرمایا۔ (مشکوٰۃ کتاب اللباس)

مسلم شریف کی ایک حدیث میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

خلد علیک ثوبک ولا تمشو عراة (مشکوٰۃ: ج ۲ ص ۹۳۶)

(اپنے اوپر کپڑا لازم کرلو۔ ننگے مت پھرو)

اس سے ثابت ہوا کہ ایسا باریک کپڑا جو ستر نہ چھپا سکے بلکہ انسان کے اعضاء

ستر صاف نظر آئیں اس کا پہننا حرام ہے۔

بے پردہ عورت کو سزا

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میری بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ کو روتے دیکھا۔ میں نے پوچھا۔ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قریبان ہوں آپ ﷺ کیوں روتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علیؓ! میں نے معراج کی رات اپنی امت کی عورتوں کو دیکھا کہ ان کو مختلف طریقوں سے عذاب دیا جا رہا ہے۔ آج مجھے وہ منظر یاد آیا تو شفقت و رحمت کی وجہ سے مجھے رونا آ گیا۔

میں نے پہلی عورت کو دیکھا کہ اس کو سر کے بالوں کے ساتھ لٹکایا گیا ہے اور اس کا دماغ اٹھ رہا ہے۔۔۔۔۔ دوسری عورت کو دیکھا کہ اس کو زبان کے ذریعے لٹکایا گیا ہے اور گرم پانی اس کے تعلق میں اٹھ رہا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ میں نے تیسری عورت کو دیکھا کہ اس کے دونوں پاؤں کو اس کی چھاتیوں کے ساتھ اور دونوں ہاتھوں کو اس کی پیشانی کے ساتھ باندھا گیا ہے۔۔۔۔۔ میں نے چوتھی عورت کو دیکھا کہ اس کو اس کے پستانوں کے ذریعے لٹکایا گیا ہے۔۔۔۔۔ میں نے پانچویں عورت کو دیکھا کہ اس کا سر سر کے سر کی مانند ہے جبکہ بقیہ بدن گدھے جیسا ہے۔۔۔۔۔ میں نے چھٹی عورت کو دیکھا کہ اس کی شکل کتے جیسی ہے اور آگ اس کے منہ میں داخل ہوتی ہے اور اس کے پاخانے کے راستے سے باہر نکلتی ہے، فرشتے آگ کے بنے ہوئے گرزوں سے اسے سر پر چوٹ لگا رہے ہیں۔ یہ سن کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں اور عرض کیا اے میرے پیارے ابو جان! میری آنکھوں کی ٹھنڈک! ان عورتوں نے کیا گناہ کئے تھے جس کی وجہ سے اتنی سزا دی جا رہی تھی۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا بیٹی پہلی عورت جسے سر کے بالوں سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا وہ مردوں سے اپنے بالوں کو نہ چھپاتی تھی۔ (ننگے سرگلی کو چہ بازار میں پھرنے کی عادی

تھی

دوسری عورت جسے زبان کے ذریعے لٹکایا گیا تھا اس کا قصور یہ تھا کہ وہ اپنے شوہر کو ایذا دیتی تھی۔ (اس کے سامنے زبان چلانے کی عادی تھی)
تیسری عورت جس کو پستان کے ذریعے لٹکایا گیا تھا وہ بدکار عورت تھی جو غیر مہ دوں سے زنا کی مرتکب ہوتی تھی۔

چوتھی عورت جس کے دونوں پاؤں چھاتی سے اور دونوں ہاتھ پیشانی سے باندھ دیئے گئے اور اس پر سانپ بچھو چھوڑ دیئے گئے۔ وہ عورت حیض اور جنابت کے بعد اچھی طرح غسل سے اپنے بدن کو پاک صاف نہیں کرتی تھی اور نماز کا مذاق اڑاتی تھی۔

پانچویں عورت جس کا سر سرور جیسا اور جسم گدھے جیسا تھا تو یہ عورت چغل خوری کرتی تھی اور جھوٹ بولتی تھی۔

چھٹی عورت جس کی شکل کتے جیسے تھی اور آگ اس کے منہ میں داخل ہو کر پاخانے کے راستے باہر نکلتی تھی تو یہ وہ عورت تھی جو حسد کرتی تھی اور احسان جتلاتی تھی۔ (الکبائر للذہبی: ص ۱۷۷)

☆ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں۔

وقد حکى ان امرأة كانت من المتبرجات في الدنيا وكانت تخرج من بيتها متبرجة. فلما تم فراها بعض اهلها في المنام وقد عرضت على الله عز وجل في ثياب رفاق. فهبت ريح فكشفها فاعرض الله عنها وقال خذوا بها ذات الشمال الى النار فانها كانت من المتبرجات في الدنيا (الكبائر للذہبی: ۱۷۷)
(ایک عورت دنیا میں بہت بن سنور کر رہے پردہ رہتی تھی۔ اسی زہیب وزینت کے

ساتھ بے پردہ گھر سے باہر جایا کرتی تھی۔ جب اس کی وفات ہوئی تو اس کے بعض
رشتہ داروں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اسے پہلے اور
باریک کپڑوں میں پیش کیا گیا۔ اس نے ایک زوردار ہوا کا جھوٹکا آیا اور اسے ننگا
کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا۔ اسے جہنم کی بائیں جانب
پھینک دو کیونکہ یہ دنیا میں بن سنور کر بے پردہ رہا کرتی تھی)
حضرت مجذوبؒ کے چند اشعار ہیں۔

بچی دھن ہے تجھ کو رہوں سب سے بالا
ہو زینتِ نرالی اور فیشنِ نرالا
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تراشہ نہیں ہے

نتیجہ: بے پردگی کی تکلیف دردناک، اس کے خطرات عظیم اور اس کے نتائج برے
ہوتے ہیں۔

پردہ داری کی برکات

☆.....! امام ابن العربی کہتے ہیں کہ میں ملکِ نابلس کی تقریباً ایک ہزار بستیوں میں گیا
ہوں۔ ان بستیوں میں سے ایک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔
میں نے نابلس کی عورتوں سے زیادہ پاکدامن عورتیں کہیں نہیں دیکھیں۔ میں نے ان

بستیوں میں بہت دیر قیام کیا مگر میں نے دن کے وقت کسی عورت کو پاہر نکلتے نہیں دیکھا۔
ہاں جب جمعہ کا دن ہوتا تو عورتیں اپنے گھروں سے مسجدوں کی طرف آتیں حتیٰ کہ تمام
مساجد کے مخصوص حصے عورتوں سے بھر جاتے۔ جمعہ کی نماز کے بعد عورتیں اپنے اپنے
گھروں میں واپس لوٹ جاتیں، پھر آئندہ جمعہ تک گلیوں میں ایک عورت بھی چلتی پھرتی
نظر نہ آتی تھی۔ (تفسیر قرطبی ۱۱۶/۱۴)

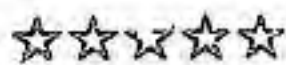
ہم..... راقم الحروف کو چند سالوں سے چترال کے تبلیغی دورے کی سعادت نصیب ہوئی
ہے۔ وہاں کے ایک بزرگ عالم دین نے بتایا کہ یہاں پر فحش و عارت گری کی وارداتیں
نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اتنا امن و سکون آخر کس وجہ سے
ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہماری عورتیں پردے کی بہت پابند ہیں۔ کئی کئی مہینے گلی
کو چھ مہینے بے پردہ عورت نظر نہیں آسکتی۔ اس پردے کی برکت سے زنا اور فحاشی کا راستہ
بند ہے۔ لہذا خاندانوں میں دشمنی اور رقابت نہیں ہے۔ ہر طرف امن اور آشتی، محبت اور
بھائی چارے کی فضا ہے۔ آپ کو ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کا خیر خواہ نظر آئے
مگا۔

ہم..... امریکہ کی ایک انگریز نوجوان لڑکی مسلمان ہوئی تو اس نے باقاعدہ نقاب والا
برقع پہننا شروع کر دیا۔ اس سے بہت ساری عورتوں نے سوال پوچھا کہ آپ تو کھلے
ماحول سے کھلے بدن پھرنے والی لڑکی ہیں یکدم اتنا گہرا پردہ کرنے سے آپ کو تنگی نہیں
ہوتی؟ دم ٹھٹھا محسوس نہیں ہوتا؟ آپ اپنے آپ کو قید میں محسوس نہیں کرتیں؟ اس نے
جواب دیا کہ میں نے اپنی جوانی کی راتیں ٹائٹ کپڑوں اور ناچ گھروں میں گزاری ہیں،
میں نے ہر مرد کی نظر کو ہوس زدہ دیکھا ہے، میں گلی بازار میں چلتی تھی تو مردوں کو اپنی
طرف گھورتا دیکھتی تھی، میرے دل میں ہر وقت ڈر رہتا تھا کہ کوئی بدست بد بخت
نوجوان مجھ پر چھپٹ نہ کرے، کیا یہ عزت بھی لوٹے اور جان سے بھی مار دے۔ لیکن

جب سے میں نے پردہ کرنا شروع کیا ہے اس وقت سے میں لوگوں کی نظر سے اوجھل ہوں، نہ تو کوئی میرے حسن و جمال کا مشاہدہ کر سکتا ہے، نہ مجھے دل میں کسی سے خطرہ ہے، میں تو پردے میں آ کر سبھی زندگی گزار رہی ہوں۔ کاش بے پردہ عورتوں میں میرے دل کے سکون کو تقسیم کر دیا جاتا تو انہیں بھی سکون مل جاتا۔ اس نے کتاب لکھی ہے۔ Behind the veil (پردے کی اوٹ سے)

☆..... امریکہ کی ریاست مینی سوٹا میں ایک نوجوان مسلمان لڑکی فاطمہ نقاب والے برقعے میں لپٹی ہوئی خراشاں خراشاں اپنے گھر کی طرف جا رہی تھی۔ اس نے ہاتھ میں دستانے اور پاؤں میں جرابیں بھی پہن رکھی تھیں۔ ایک پولیس افسر نے دیکھا تو اسے تجسس ہوا کہ یہ کیڑے میں لپٹا کون شخص ہے۔ اس نے پانچ چھ پولیس والوں کو بلالیا اور کہا کہ اس کو گرفتار کر کے پولیس اسٹیشن پہنچاؤ۔ چنانچہ پولیس والوں نے فاطمہ کو روک کر کہا کہ چہرے سے کیڑا ہٹاؤ تاکہ ہم تمہیں دیکھ سکیں۔ اس نے کہا کہ کسی عورت کو لاؤ تاکہ وہ میرا چہرہ دیکھے، آپ لوگ ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ پولیس والوں نے کہا کہ اگر تم نے کیڑا نہ ہٹایا تو ہم تمہیں گرفتار کر لیں گے چونکہ امریکہ میں 1963ء میں ایک قانون پاس ہوا تھا کہ کوئی شخص سو فیصد تبسم کو چھپا کر نہیں چل سکتا۔ اس طرح تو بڑے بڑے مجرم راہ فرار اختیار کر سکیں گے۔ فاطمہ نے جواب دیا کہ میں اسی ملک میں پیدا ہوئی ہوں بڑھی اور تعلیم پائی ہے، مجھے معلوم ہے کہ ہمارے ملک کا آئین ہر شخص کو مذہبی آزادی دیتا ہے، میں نے یہ پردہ کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کیا ہے، یہ میرا آئینی حق ہے۔ یہ سن کر پولیس والے اسے پولیس اسٹیشن لے گئے، ایک عورت کے ذریعے اس کی شناخت کروائی اور اسے ایک کارڈ بنا کر دیا کہ آئندہ تمہیں کوئی پولیس والا روکے تو اسے یہ کارڈ دکھا دینا۔ کارڈ پر لکھا ہوا تھا کہ فاطمہ کو 1963ء کے قانون سے

مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔ فاطمہ آج بھی باپردہ حالت میں امریکہ کے گلی کوچوں میں چلتی ہے۔ نہ اسے اپنی عزت و آبرو لئے کا ڈر ہے نہ جان کا خوف ہے اسکی زندگی لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کا مصداق بن گئی ہے۔



باب ۴

مخلوط محفلوں سے اجتناب

مردوں اور عورتوں میں بے محابا اختلاط تو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک کسی نبی علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت میں جائز نہیں رکھا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بن پہنچے تو انہوں نے ایک کنویں پر لوگوں کا ہجوم دیکھا جو اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ ایک طرف دوڑکیاں اپنی بکریوں کو لیکر الگ الگ تھلک کھڑی تھیں۔ جب ہجوم رخصت ہو گیا تو ان لڑکیوں نے بچے کچے پانی سے اپنی بکریوں کو میراب کیا مگر مردوں کے ہجوم میں گھسنا پسند نہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پوچھنے پر بتایا۔

قَالَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصَلِّدَ الرَّيَاءُ (القصص: ۴۳)

[بولیں ہم نہیں پانی پلاتیں چمدا ہوں کے چلے جانے تک]

اس سے معلوم ہوا کہ شریف گمرانوں کی عورتیں عام مردوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط کو طبعاً بھی گوارا نہیں کرتی تھیں۔

جامع ترمذی کی روایت ہے جب سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح ہونے لگا تو پردے کی آیات نازل ہوئیں۔ اس وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر کے بیٹھیں ہوئی تھیں۔

وہی مولیٰ وجہہا الی الحائط (ترمذی شریف)

[وہ اپنا رخ دیوار کی طرف کئے بیٹھی تھیں]

اس سے معلوم ہوا کہ قدسی نفوس طبعاً اس چیز کی طرف مائل نہیں ہوتے جن سے بچنے کا شریعت نے حکم دیا ہو، تاہم نفس اور شیطان ہمارے دشمن ہیں۔ ان کو ٹل کر کام کرنے کا موقع میسر آ جائے تو یہ دھیرے دھیرے نیک لوگوں کو بھی گناہ میں ملوث کر دیتے ہیں۔

ایک ناقابل تردید حقیقت

اگر ایک سنگ راستے پر دو طرفہ ٹریفک چل رہی ہو تو گاڑیوں کے ٹکرانے کی شرح بہت زیادہ ہوگی، اگر ایک طرفہ ٹریفک چلے تو شرح بہت کم ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی جگہ مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے تو ان کے گناہ میں ملوث ہونے کی شرح بہت زیادہ ہو جائے گی۔ اگر پردے کی پابندیاں لگا کر مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر دیا جائے تو پھر گناہ میں ملوث ہونے کی شرح بہت کم ہو جائے گی۔ شریعت نے اسی اصول کے تحت مسلمان مردوں اور عورتوں کو آزادانہ اختلاط سے مکمل اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ نہ رہے گا پانس نہ بچے گی بانسری۔ دوسرے الفاظ میں اگر بانسری بچنے کو ختم کرنا ہے تو اس میں استعمال ہونے والے بانس کی پیداوار کو روک دینا پڑے گا، یعنی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی پڑیں گی۔ جو کام نہ کرنا ہو اس کے موقع ہی سے بچنا چاہیے، جب بھی گاڑیاں آمنے سامنے آئیں گی تو ایک نہ ایک دن ضرور ٹکرائیں گی۔ اسی طرح جب بھی غیر محرم کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملے گا تو ایک نہ ایک دن طاپ ہو ہی جائے گا۔ وہاں پر ایسی غفلت کریں تو ایکسٹنٹ کر بیٹھتے ہیں اسی طرح اگر نیک لوگ پردے میں بے احتیاطی کریں تو گناہ کے مرکب ہو بیٹھتے ہیں۔

دو شہری اصول

روزمرہ کے تجربات و مشاہدات کو مد نظر رکھتے ہوئے بعض لوگ اچھے اچھے اصول وضع کر لیتے ہیں۔ ان میں سے دو اصول درج ذیل ہیں۔

(۱) مرفی کا قانون: (Murphy's law)

If any thing can go wrong, it will go wrong

(اگر گناہ کا موقع ملے تو ایک نہ ایک دن اور کتاب ہو ہی جائے گا)

لہذا احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ گناہ کے موقع سے ہی بچا جائے تاکہ طوٹ ہونے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اگر کسی جگہ مردوں عورتوں کی مخلوط محفلیں منعقد ہوتی رہیں گی تو گناہ کی صورتیں بھی سامنے آتی رہیں گی۔

(۲) احتیاط شرمندگی سے بہتر ہے:

Rather to be safe than to be sorry

(احتیاط کرنا شروع کرنے سے بہتر ہے)

اگر کسی کام میں شرمندگی اور ندامت اٹھانے کا خطرہ ہو تو اس کام میں بہت احتیاط برتنی چاہیے۔ اسی طرح عزت و ناموس کی حفاظت کرنی ہو تو مخلوط محفلوں میں جانے سے گریز کرنا چاہیے۔

ان دونوں اصولوں کو سامنے رکھ کر یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ نہ تو عورت کو بے حجاب مردوں کے سامنے آنا چاہیے اور نہ ہی مخلوط محفلوں کی زینت بننا چاہیے۔ اسی میں عزت و ناموس کی حفاظت ہے اور یہی شریعت کا حکم بھی ہے۔

شریعت محمدی ﷺ کا حسن و جمال

دین اسلام کے احکام میں حسن و جمال کا یہ عالم ہے کہ جن کاموں سے رد کا گیا ہے ان کی شروعات سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر زنا کو حرام قرار دیا تو مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو بھی سختی سے منع کر دیا۔ جن مواقع پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط ممکن تھا ان کے بارے میں وضاحت سے ایسے قوانین لاگو کر دیئے کہ اختلاط کا امکان ہی نہ رہے چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

☆..... عورتوں کی تعلیم کا دن جدا

ایک مرتبہ حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں۔ ”اے اللہ کے رسول ﷺ۔ میں اپنے پیچھے رہنے والی مسلمان عورتوں کی ایک جماعت کی نمائندہ اور قاصد ہوں۔ سب وہی کہتی ہیں جو میں کہتی ہوں۔ سب کی وہی رائے ہے جو میرے رائے ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں جماعتوں کے لئے رسول ﷺ بنا کر بھیجا ہے، ہم آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی پیروی کی، ہم عورتیں گھروں میں پردے میں رہتی ہیں، مردوں کی جنسی ضرورت پوری کرتی ہیں، ان کے بچوں کو اٹھائے ہوتی ہیں۔ جبکہ مرد لوگ نماز باجماعت میں حاضری، نماز جنازہ میں عاضری اور جہاد میں شرکت کی وجہ سے نیک کاموں میں ہم سے بازی لے گئے۔ مرد لوگ جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو ہم ان کے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں ان کے بچوں کی پرورش کرتی ہیں کیا ہم بھی ان کے اجر و ثواب میں شریک ہوں گی۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم نے دین کے سلسلے میں اس سے بہتر سوال کرنے والی کسی عورت کی بات سنی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا جی ہاں اے اللہ کے

رسول (واقعاً اس عورت نے بہترین سوال پوچھا ہے)

نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے اسماء رضی اللہ عنہا جاؤ اور ساری عورتوں کو بتا دو کہ تمہارا شوہر کی خدمت کرنا۔ اس کی رضا مندی طلب کرنا اور اس کی بات کو مان لینا اس تمام اجر و ثواب کے برابر ہو جائے گا جو تم نے مردوں کے متعلق ذکر کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اللہ اکبر کہتی ہوئی اور کلمہ طیبہ پڑھتی ہوئی خوشی خوشی واپس لوٹ گئیں۔ (الاستیعاب لابن عبد البر)

نبی علیہ السلام نے عورتوں کی تعلیم کے لئے ایک خاص دن مقرر فرما رکھا تھا۔ اس دن عورتیں اپنے گھروں سے باپردہ نکل کر اس جگہ آ جاتی تھیں اور نبی علیہ السلام ان کو دین سکھایا کرتے تھے۔

☆..... عورتوں کی گزرگاہ جدا

نبی علیہ السلام نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

عليكن بحافات الطريق (ابن کثیر ۴/۲۸۷)

(عورتیں راستے کے کناروں پر چلیں)

اگر کسی عورت کو گھر سے نکل کر کسی جگہ جانا ہو تو وہ راستے کے درمیان میں اور مردوں میں گھس کر نہ چلے بلکہ راستے کے کنارے پر چلے تاکہ مردوں سے دور رہے۔ روایات میں آیا ہے کہ اس حکم کے بعد صحابیات رضی اللہ عنہن راستے کی دیواروں کے اتنا قریب چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے لگتے تھے۔

☆..... مسجد میں داخلے کا دروازہ جدا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی ﷺ کا ایک دروازہ عورتوں کے لئے مخصوص کرنے کا حکم فرمایا تاکہ عورتیں اس دروازے سے آئیں اور جائیں۔ مرد لوگ اس دروازے

کے قریب بھی نہ جائیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان سنا تو مرنے تک پوری بقیہ
زندگی دن رات کے کسی وقت بھی اس دروازے سے گزرنا گھبراتے کیا۔ اس دروازے کا
نام باب النساء پڑ گیا۔

ابوداؤد شریف کی روایت کے الفاظ ہیں۔

لَوْ تَرَ كُنَّا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ
مَحْتَجِي مَاتَ (سنن ابی داؤد: ۵۸۱/۲)

[یہ دروازہ عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ امام نافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
اس کے بعد ابن عمر مرتے دم تک اس دروازے سے مسجد میں داخل نہیں ہوئے]
صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے اس تقویٰ پر قربان جائیں۔ ان کا یہ عمل مخلوط محفلوں کے
حامیوں کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ ہے۔

☆..... عورتوں کی صفیں مردوں سے جدا

اللہ تعالیٰ کو نماز کی صفوں میں مردوں کا عورتوں سے دور رہنا اور عورتوں کا مردوں
سے دور رہنا پسندیدہ اور محبوب ہے حالانکہ نماز پڑھتے ہوئے انسان کوئی گندی حرکت کر
بھی نہیں کر سکتا۔ مزید برآں مرد یا عورت کے لئے نماز کی حالت میں ایک دوسرے پر
بری نگاہ بدظن یا بھی مشکل ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ

خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أُولَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

آخِرُهَا وَشَرُّهَا أُولَاهَا (ابوداؤد)

[مردوں کی صفوں میں بہتر صف پہلی صف ہے جبکہ بری صف پچھلی ہے۔ عورتوں کی

صفوں میں بہتر صف آخری صف ہے اور بری صف پہلی صف ہے]

نماز میں توجہ الی اللہ اور رجوع الی اللہ کی کیفیت ہوتی ہے۔ مومن کو کسی نہ کسی

درجے میں یہ خیال ہوتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔ اگر اس یکسوئی کی حالت میں بھی مردوں اور عورتوں کے اختلاط کو پسند نہیں کیا گیا تو پھر شادی بیاہ کی غفلت بھری محفلوں میں مردوں عورتوں کا اختلاط کہا جائز ہوگا۔

نماز میں عورتوں کو آخری صفوں میں کھڑا ہونے کا حکم اس لئے دیا کہ نماز کے لئے مرد لوگ پہلے مسجدوں میں آجائیں بعد میں عورتیں آئیں۔ جب جماعت ہو جائے تو عورتیں جلدی سے نکل کر گھروں میں پہنچ جائیں بعد میں مرد لوگ مسجد سے باہر نکلیں۔ شرع شریف کی اس احتیاط پر شیطان کے لئے رونے پینے کے سوا اور کچھ نہیں بچتا۔

☆..... عورتوں کا مسجد میں آنا

باوجود اس کے کہ دین اسلام میں عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع نہیں کیا گیا، اگر وہ پردے کی حدود اور شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسجد میں آکر جماعت میں شریک ہوں تو اجازت ہے تاہم پسند اس بات کو کیا گیا ہے کہ عورتیں مسجد میں آنے کی بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھیں۔

ام حمید ساعدیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے مگر تیرا ایک گوشہ میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے حجرے میں نماز پڑھے اور تو اپنے حجرے میں نماز پڑھے یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھے اور تیرا اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھے اور تیرا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو جامع مسجد میں نماز پڑھے۔ (مسند احمد و طبرانی)

آخر یہ فرق کیوں ہے کہ مرد کیلئے تو بڑی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور عورت کیلئے گوشہ تنہائی میں نماز پڑھنا افضل ہے؟ اس میں حکمت یہ ہے کہ مرد و زن

کے اختلاط کو روکا جائے۔

☆..... حج میں عورتوں کا طریق

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور مرد و عورت دونوں پر فرض ہے۔ اگرچہ یہ بھی ایک اجتماعی عبادت ہے لیکن اس میں بھی حتی الامکان مرد و عورت کو آپس میں خلط ملط ہونے سے روکا گیا ہے۔

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے دور میں عورتیں مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں لیکن آپس میں خلط ملط نہیں ہوتی تھیں۔ مقصد یہ ہے کہ عورتیں مطاف کے کنارے پر چلتی تھیں۔

حضرت عمر رحمہ اللہ طواف میں عورتوں اور مردوں کو خلط ملط ہونے سے روکا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک مرد کو عورتوں کے مجمع میں دیکھا تو پکڑ کر کوڑے لگائے (فتح الباری)

☆..... جنازوں میں شرکت

کسی مسلمان کا جنازہ پڑھنا مسلمانوں کیلئے فرض کفایہ ہے، مگر عورتوں کو جنازے میں شرکت سے منع کیا گیا ہے۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دین اسلام میں مخلوط محفلوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(عورتوں کی فطرت)

عورت اگر نیک بنے تو دنیا کی سب سے قیمتی متاع بن جاتی ہے اگر بگڑ جائے تو ترمردوں سے زیادہ بے حیائی اور فحاشی پھیلاتی ہے۔ ملف سائین کا قول ہے کہ مرد اگر کدال لے کر بھی گھر گرانا چاہے تو اس قدر جلدی نہیں کر سکتا جتنا بھلدی عورت ایک سوئی کے ذریعے گھر کو گرادیتی ہے۔ اسی لئے عورت کو بچا بیٹے کے اپنے خاندان اور بیٹوں کو اپنی

تمام تر توجہات کا قبلہ بنائے جب فرصت ملے تو اپنے رب کی عبادت میں وقت لگائے، دوسرے لوگوں کے ساتھ زیادہ اختلاط رکھنا عورت کی تباہی کا بڑا سبب ہوتا ہے۔ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے اپنی باتیں چھپانی شروع کر دیتی ہے تو یہ گھر برباد ہونے کی واضح علامت ہوا کرتی ہے۔ مرد جتنا بھی بگڑ جائے عیاری اور فحاشی میں بدکار عورت سے آگے نہیں بڑھ سکتا، امام سیوطی نے الدر المنثور میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے۔

عن قیس بن عباد قال ان الله لما خلق الارض جعلت تصور فقالت الملائكة . ما هذا بمقره على ظهرها فاص... سبحا وفيها رواسها فلم يدروا من اين خلقت ؟ فقالوا ربنا هل من خلقك شي اشد من هذا ؟ قال نعم الحديد . فقالوا هل من خلقك شي اشد من الحديد قال نعم خلق النار قالوا ربنا هل من خلقك شي اشد من النار قال نعم الماء . قالوا ربنا هل من خلقك شي هو اشد من الماء قال نعم الريح . قالوا ربنا هل من خلقك شي هو اشد من الريح ؟ قال نعم الرجل . قالوا ربنا هل من خلقك شي هو اشد من الرجل قال نعم المرأة

(الدر المنثور ۳/۱۱۳) (رواہ احمد عن انس بن مالک عن انس - تفسیر ابن کثیر ۳/۳۸۰)

[قیس رضی اللہ عنہ بن عباد سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو بنایا تو وہ گھومنے لگی فرشتوں نے کہا کہ یہ کسی کو اپنے اوپر بھرنے نہیں دے گی۔ پھر جب صبح ہوئی تو اس میں پہاڑ گاڑ دیئے گئے۔ فرشتوں کو پتہ ہی نہ چلا کہ یہ کیسے بنادیئے گئے۔ فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار۔ کی آپ کی مخلوق میں سے کوئی چیز ان پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا کہ ہاں، اس سے زیادہ سخت لوہا ہے (جو پہاڑوں کو بھی توڑ پھوڑ دیتا ہے) انہوں نے پوچھا کہ آپ کی مخلوق میں کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ

سخت ہے، فرمایا کہ ہاں اس سے زیادہ سخت چیز آگ ہے (جو لوہے کو پگھلا کر رکھ دیتی ہے)، فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں اس سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے، فرمایا ہاں پانی ہے (جو آگ کو بجھا دیتا ہے) فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! کیا آپ کی مخلوق میں سے پانی سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے، فرمایا ہاں تیز ہوا ہے (جو پانی کو اچھال دیتی ہے) پوچھا کیا آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے فرمایا ہاں انسان ہے (حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضے میں ہوا رہی ہے) فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں مردوں سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں عورت ہے (جو مردوں کو اپنے فریب میں پھنساتی ہے)

اس مضمون کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں شیطان کے مکرو فریب کو بیان کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ

إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا (النساء: ۸۶) *

[شیطان کا مکرو فریب کمزور اور ضعیف ہے]

جبکہ قرآن پاک میں عزیز مصر کا قول نقل کیا گیا ہے۔

إِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيمًا (یوسف: ۲۸)

[تمہارا مکرو فریب بہت بڑا ہے]

مکار عورتوں کے مکرو فریب کے چند واقعات درج ذیل ہیں۔

(۱)..... بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا۔ اس کی خوبصورت بیوی نے کسی نوجوان سے آشنائی کر لی۔ عورت نے نوجوان کو ایسی کنجی بتادی کہ وہ جب چاہے اس عورت کے پاس چلا آئے۔ ایک دن اس کے خاوند نے کہا ”مجھے تیری حالت اچھی معلوم نہیں ہوتی، لہذا متبرک پہاڑ۔ چڑھ کر قسم اٹھاؤ کہ کوئی خیانت نہیں ہوئی، اس نے کہا بہت اچھا۔

جب اس کا خاوند کسی کام کے لئے باہر چلا گیا، عورت نے نو جوان کو بلا کر سارا ماجرا سنایا۔ نو جوان نے پوچھا کہ اس سے بچاؤ کی کیا صورت ہو سکتی ہے، عورت نے کہا کہ کرایہ پر گدھے کی سواری کرنے والوں کا لباس پہن لینا اور شہر کے باہر فلاں جگہ پہ کھڑے ہو کر انتظار کرنا۔ جب عورت کا خاوند آیا تو اس نے کہا مقدس پہاڑ پر جانے کی تیاری کرو۔ عورت اپنے خاوند کے ساتھ سفر کے لئے چل پڑی۔ شہر سے باہر نکل کر جب اس نے گدھے والے کو دیکھا تو پہانہ کرنی لگی کہ میں تھک گئی ہوں، بقیہ سفر گدھے پر سوار ہو کر کروں گی، خاوند نے عورت کو گدھے پر سوا کر ادیا۔ جب سوار ڈی پہاڑ پر پہنچ گئی تو عورت اترتے وقت جان بوجھ کر گر گئی اور اپنے سر سے کپڑا ہٹا دیا۔ پھر فسوس کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور خاوند کے سامنے قسم اٹھا کر کہنے لگی کہ خدا کی قسم تیرے سوا میرا پوشیدہ بدن کسی نے نہیں دیکھا مگر ہاں اس گدھے والے نے دیکھ لیا ہے۔

(۲)..... ایک عورت کی کسی نو جوان سے آشنائی ہو گئی۔ جب عورت کا خاوند گھر سے باہر چلا جاتا تو وہ عورت نو جوان کو گھر بلا لیتی اور بدکاری میں اپنا وقت گزارتی۔ ایک مرتبہ کسی بات پر اس عورت کی نو جوان سے رنج کھائی ہو گئی۔ نو جوان نے غصے میں آ کر قسم اٹھالی کہ میں تمہارے خاوند کے سامنے تمہارے ساتھ بدکاری کر کے رہوں گا۔ کچھ دنوں کے بعد جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو نو جوان نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں اپنی قسم کو کیسے پورا کر دکھاؤں۔ عورت نے کہا کہ تمہارے لئے تو مشکل ہے لیکن اگر میں چاہوں تو میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ نو جوان نے اس کی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تم واقعی اس ناممکن کو ممکن بنا سکتی ہو۔ اس عورت کے گھر میں کچھور کا ایک بہت اونچا درخت تھا جس کی کچھوریں بہت خوش ذائقہ تھیں مگر اس پر چڑھنے اور اترنے میں بہت دیر لگتی تھی۔ ایک دن اس عورت نے خاوند سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اس درخت کی کچھوریں اپنے ہاتھ سے توڑ کر تمہیں کھلاؤں، خاوند سمجھا کہ بیوی اپنی محبت کا اظہار کرنا

چاہتی ہے، اس نے اجازت دے دی۔ وہ عورت رسی نما کند کے ذریعے درخت پر چڑھ گئی۔ خاوند نیچے کھڑا انتظار کر رہا تھا۔ جب عورت نے کچھوریں توڑ لیں تو اس نے نیچے دیکھا اور شور مچانا شروع کر دیا، رونے پٹنے لگی، خاوند حیران ہوا کہ میری بیوی کو کیا ہو گیا ہے۔ جب عورت نیچے اتری تو اس نے خاوند سے جھگڑا کرنا شروع کر دیا کہ جب میں اوپر کچھوریں اتار رہی تھی تو میں نے نیچے دیکھا تو تمہیں ایک عورت کے ساتھ زنا کرتے پایا، مجھے بتاؤ وہ کون تھی؟ خاوند نے اسے بہت یقین دہانی کروائی کہ یہاں میرے سوا دوسرا کوئی نہیں تھا، میں کیسے کسی عورت سے بدکاری کر سکتا ہوں۔ وہ عورت کہنے لگی چلو میری آنکھوں نے غلط دیکھا ہوگا میں تمہاری محبت کی وجہ سے تمہاری بات کو مان لیتی ہوں، بات آئی گئی ہو گئی۔ چند مہینوں کے بعد ایک دن عورت نے نو جوان کو کہا کہ ہمارے گھر کے قریب کسی جگہ آ کر چھپ جانا، میں اپنے خاوند کو کچھور کے درخت پر چڑھاؤں گی، جب وہ اوپر پہنچ جائے تو تم اچانک آ کر مجھ سے بدکاری کر لینا اور بھاگ جانا۔ یہ سب کچھ طے کرنے کے بعد عورت نے خاوند کو لڈیز کھانا بنا کر پیش کیا اور کہا کہ اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو آج اپنے ہاتھوں سے اس درخت کی کچھوریں توڑ کر مجھے کھلاؤ۔ خاوند نے بات مان لی اور رسی نما کند کے ذریعے درخت کے اوپر چڑھ گیا۔ جب پھل توڑنے لگا تو عورت نے نو جوان کو اشارہ کیا تو اس نے عورت کے ساتھ بدکاری شروع کر دی۔ جب خاوند کچھوریں توڑ چکا تو اس نے نیچے دیکھا کہ کوئی مرد اس کی بیوی کے ساتھ زنا کاری میں ملوث ہے، اس نے چیخا شور مچانا شروع کر دیا، نو جوان اپنا کام پورا کرتے ہی بھاگ کھڑا ہوا۔ جب خاوند نیچے اترتا تو اس نے بیوی سے کہا کہ بتاؤ تمہارے ساتھ زنا کرنے والا کون تھا، وہ کہنے لگی کہ لگتا ہے تمہارا دماغ چل گیا ہے یہاں تو کوئی مرد ہی نہیں تھا۔ جب خاوند نے کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے سارا منظر دیکھا ہے تو عورت کہنے لگی کہ ہاں جب کچھ دن پہلے میں درخت پر چڑھی تھی مجھے بھی ایسا ہی

نظارا نظر آیا تھا مگر میں نے تمہاری بات کو قبول کر لیا تھا اپنی آنکھوں پہ اعتبار نہ کیا۔ مجھے لگتا ہے کہ اس درخت پر آسیب کا اثر ہے جس کی وجہ سے چڑھنے والے کو ایسے محسوس ہوتا ہے۔ آپ بھی آنکھوں کے دیکھے پہ مٹی ڈالو اور میری بات کو سچ تسلیم کر لو، خاوند نے بات مان لی، عورت خاوند کی آنکھوں کے سامنے بدکاری کر کے بھی سچی بن گئی۔ اسے کہتے ہیں اِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيْمٍ (تمہارے مکر بہت بڑے ہیں)

(۳)..... ایک عورت بد کردار تھی اور اپنی راز کی باتیں اپنی سہیلی کو بتا دیتی تھی۔ اس کی سہیلی نے اسے بہت سمجھایا کہ غیر مرد سے تعلق حرام ہے۔ تم گناہ کرنا چھوڑ دو۔ وہ عورت باز نہ آئی بلکہ جب بھی گناہ کرتی اس کی تفصیل اپنی سہیلی کو آ کر بتاتی۔ اس کی سہیلی نے عورت کے خاوند کو اشارہ کنایہ بتا دیا کہ اپنی بیوی کی فکر کرو یہ راستے سے بھٹک گئی ہے۔ عورت ایسی چرب زبان اور مکار تھی کہ اس نے اپنے خاوند کے ذہن میں بٹھا دیا تھا کہ مجھ جیسی نیکو کار عورت شاید ہی کوئی ہوگی۔ جب سہیلی نے بار بار خاوند کو بتایا تو خاوند نے کہا اگر میں اس عورت کی زبان سے واقعہ سن لوں تو اس کی خبر لوں گا۔ سہیلی نے کہا کہ بہت اچھا آپ میرے گھر میں آ کر پردے کے پیچھے بیٹھ جانا، میں تمہاری بیوی سے ساری داستان پوچھوں گی وہ جب مجھے سنائے گی تو آپ خود بھی سن لینا، مرد نے کہا بہت اچھا۔ سہیلی نے ایک دن اس عورت کے خاوند کو پردے کے پیچھے چھپا دیا اور عورت سے کہا کہ آج مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تم اپنے آشنا کے ساتھ کیسے وقت گزارتی ہو، عورت نے اسے ایک ایک بات کی تفصیل بتائی۔ اچانک مرد کو ہلکی سی کھانسی ہوئی تو عورت کو شبہ پڑ گیا کہ پردے کے پیچھے کوئی موجود ہے۔ اس نے اپنی داستان جاری رکھی اور سارا واقعہ سنا کر کہنے لگی کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ سہیلی نے پوچھا کہ کیا مطلب؟ کہنے لگی کہ میں نے تمہیں ایک خواب سنایا ہے خواب دیکھنے کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اتنے میں خاوند نے پردے کے پیچھے سے آ کر کہا کہ کیا تم نے جو کچھ بتایا وہ حقیقت ہے کہنے لگی ہرگز نہیں

خواب کی باتیں ہیں اور خواب تو کسی طرح کا بھی ہو سکتا ہے، خواب دیکھنے پر اللہ تعالیٰ کچڑ نہیں کرتا آپ کیسے میری گرفت کر سکتے ہیں۔ خاوند شرمندہ ہوا اور عورت بدکاری کے باوجود مکاری کی وجہ سے غالب آ گئی۔

(۴)..... ایک عورت گاؤں سے تانگے پر سوار ہوئی کہ مجھے شہر جانا ہے۔ راستے میں تانگے والے کا دوست ملا جس نے اسے قرض کے دو ہزار روپے ادا کئے۔ عورت نے دیکھ لیا کہ مرد پیسوں کو کس جیب میں ڈال رہا ہے۔ جب شہر پہنچے تو تانگے والے نے عورت سے کہا کہ مجھے ۱۰ روپے کرایہ ادا کرو۔ عورت کہنے لگی کہ مجھے واپس بھی جانا ہے۔ میرا چھوٹا سا کام عدالت میں ہے۔ انتظار کر لو تو تمہیں واپسی کی سواری بھی مل جائے گی۔ تانگے والا راضی ہو گیا۔ عورت نے تانگے والے سے کہا میرا عدالت میں ایک معاملہ ہے اگر آپ قاضی کے سامنے جا کر یہ الفاظ کہہ دیں کہ میں نے تمہیں تین طلاق دے دیں تو میں واپسی کا کرایہ بھی دوں گی اور ۱۰ روپے اضافی بھی دوں گی۔ مرد لاچل میں آ گیا، اس نے عدالت میں جا کر بیان دے دیا، عورت نے جھوٹ موٹ رونا شروع کر دیا۔ جب مرد طلاق کے الفاظ کہہ کر واپس جانے لگا تو عورت نے قاضی سے کہا کہ اس شخص نے مجھے طلاق تو دے دی آپ مجھے اس سے دو ہزار روپے حق مہر تو دلوائیں۔ قاضی نے مرد سے کہا کہ عورت کو دو ہزار حق مہر ادا کرو، اس نے کہا کہ یہ تو میری بیوی نہیں ہے عورت نے کہا پیسے بچانے کے لئے ایسا نہیں کر سکتے، تمہاری فلاں جیب میں موجود ہیں، میں تمہاری بیوی ہوں مجھے تمہاری ہر بات کا علم ہے۔ جب تلاشی لی گئی تو دو ہزار روپے ملے۔ قاضی نے حکم دیا کہ عورت کو حق مہر دے دیا جائے۔ مرد دو ہزار روپے دے کر شرمندہ ہوا جبکہ عورت مکاری سے دو ہزار روپے لے کر بازار میں غائب ہو گئی۔

(۵)..... حضرت لقمان علیہ السلام نے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے بیٹے۔ کسی عورت کے پیچھے جانے کی بجائے کسی شیر کے پیچھے چلے جانا بہتر ہے۔ اس لئے کہ شیر آیا تو جان چلی

جائے گی۔ اگر عورت پلٹ آئی تو ایمان چلا جائے گا۔ ایک دانا کا قول ہے کہ شریف عورت سے ہوشیار رہو اور بری عورت سے بے کنار رہو۔

مردوں کی فطرت

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ (آل عمران: ۱۴)

[خیریتہ کیا ہے لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے جیسے عورتیں]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرد کے نفس میں سب سے زیادہ شدید طلب عورت کے ساتھ اپنی شہوت پوری کرنے میں رکھی گئی ہے۔

اس کی تصدیق نبی علیہ السلام کی حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے کہ فرمایا

مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَشَدَّ عَلَى الْبَرِّ جَاحِلَ مِنَ النِّسَاءِ (متفق علیہ علی ۳/۲۰)

[میں اپنے بعد مردوں کے لئے عورت سے بڑا فتنہ نہیں چھوڑے جا رہا]

عورت کا فتنہ تمام اشیاء سے زیادہ خطرناک اور سخت ترین ہے۔ اسی لئے شیطان کا

قول ہے کہ عورت میرا وہ تیر ہے جو کبھی خطا نہیں ہوتا۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

النِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيَاطِينِ (مشکوٰۃ: ج ۳، ص ۱۴۳)

[عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں]

جس طرح رسی کے ذریعے شکاری اپنے شکار کو پھنسا لیتا ہے اسی طرح شیطان

عورت کے ذریعے مرد کو گناہ میں پھنسا لیتا ہے۔ چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

☆ مرد کو موقع نہ دیں

عورتوں کو چاہیے کہ وہ غیر مردوں سے دور رہیں۔ اگر کسی مرد پر اعتماد کریں گی تو

یقینی طور پر دھوکا کھائیں گی۔ اکثر مرد اس لئے گناہ نہیں کرتے کہ انہیں موقع میسر نہیں

ہوتا۔ اگر کسی مرد کو عورت پر قدرت ملے اور وہ گناہ نہ کرے تو وہ یا تو ولی ہوگا یا پھر غبی (بے عقل) ہوگا۔ نارٹل انسان شہوت کے جوش میں آکر گناہ کر بیٹھتا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے کہا ہے کہ آج کے دور میں جوان بہن کو جوان بھائی پر اعتماد کر کے تنہائی میں اکیلے پاس نہیں رہنا چاہیے، شیطان فتنے میں مبتلا کر دے گا۔ عورت مرد کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔

☆ مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا

عورت کے معاملے میں مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔ اس کی امنگیں اور آرزوئیں ہمیشہ جوانوں کی مانند رہتی ہیں۔ جب کسی نو جوان لڑکے کا نکاح ہو رہا ہوتا ہے تو محفل میں موجود اس کے باپ اور دادا دونوں کے دل میں حسرت بھری کیفیت ہوتی ہے کہ کاش یہ ہمارے نکاح کی محفل ہوتی۔

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی عمر سو سال سے تجاوز کر گئی تھی۔ ایک دن عورتیں آپس میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہو گئی ہے ان سے پردہ نہ بھی کیا جائے تو ٹھیک ہے۔ حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی باتیں سن کر انہیں بتایا کہ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے کی بات ہے ایک دن مجھے ان کے ہمراہ کسی جگہ قیام کرنے کا موقع ملا۔ صبح اٹھ کر انہوں نے خادم سے کہا کہ رات اختلام ہو گیا ہے غسل کے لئے پانی کا انتظام کر دو۔ یہ سن کر عورتیں ایسے چپ ہو گئیں جیسے کہ انہیں کسی سانپ نے سونگھ لیا ہو۔

☆ دل کبھی نہیں بھرتا

علماء نے لکھا کہ چند چیزوں سے انسان کا دل کبھی نہیں بھرتا مثلاً

(۱) آسمان دیکھنے سے

ہر آدمی روزانہ آسمان کو دیکھتا ہے۔ نیلا رنگ، بادل، سورج، چاند اور ستارے وغیرہ مگر کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جو یہ کہے کہ آسمان دیکھ دیکھ کر میرا دل بھر گیا ہے۔ میں اکتا چکا ہوں۔ ہر روز نئے شوق کے ساتھ انسان آسمان کے ستاروں کو دیکھتا ہے۔

(۲) پانی پینے سے

ہر شخص روزانہ پانی پیتا ہے مگر اس کے باوجود اس سے طبیعت کبھی سیر نہیں ہوتی۔ ایک دن جتنا بھی پیٹ بھر کر پانی پی لے۔ دوسرے دن پھر پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی کی طلب پیدا ہوگی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ مصنوعی مشروبات پینے سے طبیعت اکتا جائے مگر پانی پینے سے طبیعت نہیں اکتا سکتی۔

(۳) بیت اللہ دیکھنے سے

اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو دیکھنے میں ایسی لذت رکھ دی ہے کہ آدمی ایک دفعہ دیکھے تو دوبارہ دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ ایک بار دیکھا ہے بار بار دیکھنے کی طلب ہے۔ بقول شاعر۔

یزیدک وجہہ حسنا اذا ما زوقہ نظرا:

[اے محبوب جتنا زیادہ میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں اتنا زیادہ میری محبت میں

اضافہ ہوتا ہے]

(۴) مرد کا دل عورت سے

یہ بھی اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ مرد کا دل عورت سے کبھی سیراب نہیں ہوتا۔ اگر وقتی طور پر ضرورت پوری ہونے کی وجہ سے کشش محسوس نہ ہو۔ لیکن دو چار دن کے بعد پھر طبیعت کے اندر میل ملاپ کی خواہش پیدا ہوگی اور انسان کو ملے بغیر چین کی فیند

نہیں آئے گی۔ اگرچہ انسان جوانی سے بڑھاپے کی عمر میں پہنچ جائے مگر عورت کی کشش میں کی نہیں آتی۔ شاید بھوک پیاس فیند کی مانند شہوانی ضرورت بھی انسان کی فطرت کا حصہ ہے۔ جو موت تک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

☆ ہڑتال فقط چانچ پڑتال

ایک امیر شخص نے پوری زندگی عیاشی میں گزاری۔ بڑھاپے کی عمر میں پہنچ کر وہ جنسی طور پر عورت کے قابل نہ رہا۔ مگر اس کے باوجود وہ پیشہ ور عورتوں کو بھاری رقم کے عوض اپنے پاس بلاتا اور ہم آغوش ہو کر انہیں واپس بھیج دیتا۔ ایک عورت نے اس سے پوچھا کہ جب تم عورت کے ساتھ ہمبستری کے قابل ہی نہیں رہے تو اتنے پیسے خرچ کر کے تمہیں آخر کیا ملتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ گو میں نا قابل ہوں مگر عورت کو برہنہ حالت میں دیکھ کر اس کے اعضا کو ہاتھ لگا کر اور ہم آغوش ہو کر میری شہوت پوری ہو جاتی ہے۔ میرے جسم میں بڑھاپے کی وجہ سے ہڑتال ہے بس میں نسوانی اعضاء کی چانچ پڑتال کر کے وقت گزار لیتا ہوں۔

سنا ہے کہ ایک شاعر کو کھانے پینے کی بہت ہوس تھی۔ وہ دسترخوان پر کھانا کھاتے کھاتے تھک جاتا تھا۔ جب بیوی دسترخوان سمیٹنے کے لئے آتی تو کہتا۔
- گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر دینا میرے آگے
یہ شعر اس عیاش امیر کی حالت کی صحیح ترجمانی کر رہا ہے۔

☆ بکرے بکری کا کھیل

علامہ دمیری نے حیات النحیہ ان میں لکھا ہے کہ ایک بوڑھے شخص نے بکریاں اور بکرے پالے ہوئے تھے۔ وہ روزانہ بیٹھ کر گھنٹوں بکرے بکریوں کو دیکھتا رہتا۔ کسی نے

پوچھا کہ تم اپنا وقت کیوں ضائع کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں خود تو بڑھا چنے کی وجہ سے بیوی کے قابل نہیں رہا۔ لہذا میں بکرے بکریوں کو دیکھتا رہتا ہوں۔ جب کوئی بکرا شہوت کے ساتھ بکری پر سواری کرتا ہے تو مجھے اپنی جوانی یاد آ جاتی ہے۔

☆ بوسیدہ ہڈیوں میں کشش

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی جگہ دو بوسیدہ ہڈیاں قریب رکھ دی جائیں تو وہ بھی آپس میں جڑنے کی کوشش کریں گی۔ کسی نے وضاحت پوچھی تو فرمایا کہ اگر کسی بوڑھے اور بڑھیا کو اکٹھا رہنے کا موقع مل جائے تو وہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں گے۔

☆ حضرت صدیقؓ کا قول

امام العلماء و الصالحاء حضرت خواجہ محمد عبدالخالک صدیقیؒ فرمادے ہیں کہ عورت کی باہمی کشش کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ مرد کے اندر عورت کی شہوت اس قدر رکھ دی گئی ہے کہ اگر عورت کسی رات سے گزرے اور اس کے قدموں کے نشان زمین پر رہ جائیں۔ پھر بعد میں کسی مرد کو اسی رات سے گزرنا پڑے اور اس کے پاؤں عورت کے پاؤں کے نشان پر پڑ جائیں تو بھی مرد کے اندر شہوت بیدار ہو جاتی ہے۔

آدم پر سر مطلب

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ عورت کے معاملے میں مرد کی ہوس کبھی پوری نہیں ہوتی۔ شادی شدہ مردوں میں عورت کا تذکرہ چھڑ جائے تو ہر ایک نئی شادی کرنے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ ایک پروفیسر صاحب گھر میں بیٹھے ناول پڑھ رہے تھے۔ ان کی بیوی بن سنور کر ان کے قریب موجود تھی اور خاوند کی نظر غنایت چاہتی تھی پروفیسر صاحب اس کی طرف دھیان ہی نہیں دے رہے تھے۔ انتظار بسیار

کے بعد عورت نے قریب آ کر کہا کہ کاش میں بھی کتاب ہوتی تاکہ آپ مجھے گھنٹوں دیکھتے رہتے۔ پروفیسر صاحب بولے کتنا اچھا ہوتا کہ آپ ڈائری ہوتی کہ میں اسے ہر سال بدل سکتا۔

اس سے واضح ہوا کہ مرد کنوارا ہو یا شادی شدہ ہوا اسے غیر محرم عورت کے قریب ہونے کا موقع ہی نہیں دینا چاہیے۔ ایک نوجوان ریل کے سفر پر جانے کے لئے اسٹیشن پر پہنچا۔ انتظار گاہ میں ایک پردہ نشیں عورت بھی ریل گاڑی آنے کی منتظر تھی۔ کسی وجہ سے اطلاع ملی کہ گاڑی دو گھنٹے لیٹ آئے گی۔ نوجوان نے سوچا کہ چلو اس عورت سے نئی بات چیت بڑھاتے ہیں۔ اس نے پہلے دریافت کیا کہ آپ بھی گاڑی پہ جانے کے لئے یہاں بیٹھی ہیں، عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نوجوان کی جرأت بڑھی کہ وقت بھی ہے تنہائی بھی ہے عورت بات کا جواب بھی دے رہی ہے، ذرا مزید بات بڑھائی جائے۔ اس نے دوبارہ پوچھا کہ میں آپ کے لئے کوئی شربت یا ٹھنڈی بوتل لے آؤں۔ عورت نے پہلے تو انکار کیا مگر بار بار کے اصرار پر ہاں کر دی، نوجوان بھاگ کر ٹھنڈی بوتل لے آیا، عورت نے پی کر ایک طرف رکھ دی۔ کچھ دیر کے بعد نوجوان نے پوچھا کہ کیا میں آپ کے لئے کچھ کھانے کی چیز لے آؤں، عورت نے سر کے اشارے سے انکار کر دیا۔ نوجوان بار بار پوچھتا رہا۔ ادھر سے اصرار اور ادھر سے انکار، اسی طرح کافی دیر گزر گئی۔ بالآخر نوجوان کو دور ریزھی والا پھل فروش نظر آیا تو اس نے بزمست انداز میں پوچھا کہ کیا میں آپ کے لئے سیب لے آؤں، عورت نے سر ہلا کر انکار کیا۔ نوجوان نے بڑی محبت بھری آواز میں کہا، کیا بات ہے آپ میری کوئی چیز قبول ہی نہیں کر رہیں، عورت چپ رہی۔ جب نوجوان نے منت سماجت کی انتہا کر دی کہ آخر آپ پھل کیوں نہیں کھانا چاہتیں تو عورت نے تنگ آ کر بتا دیا کہ میرے منہ میں دانت ہی نہیں ہیں میں ۸۰ سال کی بڑھیا ہوں۔ نوجوان سخت شرمندہ ہوا اور وہاں سے کھسک گیا۔

ایک طرف تو عورت کے معاملے میں مردوں کا حال اتنا پتلا ہے دوسری طرف اگر کسی عورت کی نیت میں فتور آجائے تو مکرو فریب کی وجہ سے وہ خاوند کی ناک کے نیچے دیا جلا کر دکھا دیتی ہے، اسی لئے شرع شریف نے مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط پر قطعی پابندی لگا دی ہے۔ نہ تو شیطان کو گناہ کروانے کا موقع ملے نہ ہی عزتوں کے جنازے نکلیں اور نہ ہی معاشرے میں فساد پھیلنے کی صورت رہے۔

مخلوط تعلیم کے نقصانات

آج کل سکولوں اور کالجوں میں لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم عام ہوتی جا رہی ہے۔ جس کے برے اور منفی اثرات بھی کھل کر سامنے آرہے ہیں۔ تجربات سے بھی یہی بات ثابت ہو رہی ہے کہ

والثمہما اکبر من نفعہما

[ان کے منافع سے ان کے نقصانات بہت زیادہ ہیں]

غیر محرم کی جھجک ختم

مخلوط تعلیم والے اداروں کے طلباء و طالبات میں سب سے پہلی اور بنیادی تبدیلی یہ آتی ہے کہ غیر محرم سے گفتگو کرنے کی جھجک ختم ہو جاتی ہے۔ لڑکیاں پردیسروں سے اور ہم جماعت لڑکوں سے بے محابا گفتگو کرتی ہیں۔ ہوم ورک کے نام پر دنیا جہان کی باتیں گفتگو کا عنوان بنتی ہیں اور بات نجی زندگی تک پہنچ جاتی ہے۔ بقول شخصے۔

اگر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات بچی تری جوانی تک

پھر جب جوانی کی باتیں شروع ہوتی ہیں تو صورتحال وہی بنتی ہے کہ

دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

غیر محرم سے بات کرتے ہوئے طبیعت میں جھجک کا ہونا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، اس کی وجہ سے گناہ کا دروازہ بند رہتا ہے۔ عام حالات میں بوقت ضرورت کوئی مرد غیر محرم سے گفتگو کرے گا تو محرم کی نگاہیں شرم و حیا کی وجہ سے جھکی ہوئی ہوں گی۔ جب مخلوط تعلیمی ماحول میں غیر محرم سے بات کرنے کی جھجک ختم ہو جاتی ہے تو پھر نگاہیں جھکنے کی بجائے دوسرے کے چہرے پر پڑتی ہیں۔ اور یہ تو حقیقت ہے کہ جہاں نگاہیں چار ہوئیں وہیں اچار کی طرح ایک دوسرے کو کھا جانے کو دل کرتا ہے۔ دل چاہتا ہے۔

انہا تک ہی پہنچ جائے گی
تم کہانی کی ابتدا تو کرو

فیشن پرستی

جب لڑکی ایسے ماحول میں رہے جہاں غیر محرم کی تجسس والی متلاشی نگاہیں اس پر پڑیں تو اس کا جی چاہتا ہے کہ لوگ میرے حسن و جمال سے متاثر ہوں، میری تعریفیں کریں، پس وہ بن سنور کر رہتی ہے تاکہ حور کی بچی نظر آ سکے۔ گفتگو کرتے وقت آواز میں اونچ ہوتی ہے، چلتے پھرنے میں ناز انداز ہوتا ہے، بقول شاعر

بجلیاں دیکھنے والوں پہ گراتے آئے

تم جدھر آئے ادھر آگ لگاتے آئے

ایسے ماحول میں تعلیم کی طرف توجہ نہیں رہتی تصویر کی طرف دھیان رہتا ہے۔ خوفِ خدا دلوں سے نکل جاتا ہے گناہ سے نفرت کی بجائے گناہ کی حسرت دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان نفس پرستی، زن پرستی اور شہوت پرستی کی راہ پر چل نکلتا ہے۔ لڑکیاں

فیشن پرستی کی دلدادہ بن جاتی ہیں نتیجہ۔ لڑکیاں اور لڑکے دونوں خدا پرستی سے دور ہو جاتے ہیں۔

دوستی یاری کے تعلقات

مخلوط تعلیمی اداروں میں طلباء و طالبات کے درمیان ناجائز تعلقات قائم ہونے کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ شیطان کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ سکول کالج آنے جانے کے اوقات میں میل ملاپ کے مواقع میسر آ جاتے ہیں۔ ایک شہر میں ایک بڑی سڑک کا نام سکس روڈ (Six Road) ہے مگر لوگوں نے اس کا نام Sex Road رکھ دیا ہے۔ طلباء و طالبات اپنے گھروں میں پہنچ کر فون کے ذریعے ایک دوسرے سے گھنٹوں باتیں کرتے ہیں۔ موبائل فون کے ذریعے بستر میں لیٹے لیٹے SMS پیغام ایک دوسرے کو پہنچاتے رہتے ہیں۔ ایک طالب علم نے اپنی ہم کلاس لڑکی سے اپنے تعلقات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہم دونوں فون پر ایک دوسرے سے گھنٹوں باتیں کرتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے اسے بتایا کہ کل مجھے ڈرائیونگ لائسنس کا ٹیسٹ دینے جانا ہے اس نے کہا کہ پہلے مجھے ٹیسٹ دو اور بتاؤ کہ ٹریفک سگنل کی کونسی عبارت تمہیں اچھی لگتی ہے۔ میں نے کہا۔ One way۔ اس نے کہا اور بتاؤ میں نے کہا Wet and slippery پھر میں نے پوچھا کہ تمہیں کونسی عبارت اچھی لگتی ہے اس نے کہا No stopping مقصد یہ کہ ہم ظاہر میں عبارت کی باتیں کر رہے تھے اور در حقیقت مرد و عورت کے درمیان جنسی تعلقات کی کیفیت پر اپنے پسندیدہ فقرے ایک دوسرے کو سنارہے تھے۔

جنسی بے راہروی

فرنگی ممالک میں عریانی اپنے عروج پر ہے مخلوط محفلیں روزمرہ کا معمول بن گئی

ہیں۔ جنسی بے راہروی اپنے سابقہ ریکارڈ توڑ چکی ہے۔ چند تلخ حقائق پیش خدمت ہیں۔

(۱) تیسری جماعت کا طالب علم

گورنمنٹ سکولوں میں تیسری جماعت کے طالب علم کو مرد و عورت کے جنسی تعلقات کے متعلق بتانا شروع کر دیا جاتا ہے۔ ایک مسلمان ماں نے روتے ہوئے فون پر کہا کہ کاش یہاں پر ایسے سکول ہوتے جن میں ہمارے بچے مسلمان اساتذہ کی زیر نگرانی تعلیم پاتے۔ آج میرا بیٹا سکول سے واپس آیا تو اس نے مجھ سے سوال کیا کہ امی جب ابو آپ سے ہمبستری کرتے ہیں تو کیا غبارہ (Condom) استعمال کرتے ہیں۔ اس کے الفاظ میرے دل و دماغ پر بجلی بن کر گرے، میں نے غصے کا اظہار کرنے کی بجائے پیار سے بیٹے سے پوچھا کہ تمہیں یہ سوال پوچھنے کی نوبت کیسے آئی، اس نے کہا کہ آج سکول میں تیسری کلاس کے ٹیچر نے تمام بچوں کو مرد و عورت کے جنسی تعلقات کے متعلق بتایا، پھر دو انگلیوں پر غبارہ چڑھا کر دکھایا کہ اس طرح عضو خاص پر غبارہ چڑھا کر ہمبستری کرنے کے دو فائدے ہیں، ایک تو عورت حاملہ نہیں ہوتی دوسرا بیماری ایک سے دوسرے کو نہیں لگتی۔ اس کے بعد بچے نے اپنی ماں کو بتایا کہ پیرینڈ ختم ہونے کے بعد لڑکے لڑکیاں آپس میں مذاق کر رہے تھے۔ ایک لڑکی اپنے دوست لڑکے کو کہہ رہی تھی کہ میں غبارے کے بغیر تمہیں کچھ نہیں کرنے دوں گی، لڑکے نے جواب دیا کہ میں گھر سے غبارہ چوری کر کے لاؤں گا پھر ہم تجربہ (Practical) کریں گے، اس پر وہاں موجود سب لڑکے لڑکیوں نے زوردار تہققہ لگایا۔

(۲) شرم مار مکاؤ سکیم

فرنگیوں کے نزدیک شرم ایک صفت نہیں بلکہ بیماری ہے۔ اس کو ختم کرنے کے

لئے چھوٹی کلاس میں لڑکے لڑکیوں کو آس پاس والی سیٹوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ رونمبر اس طرح دیئے جاتے ہیں کہ لڑکی کے دونوں طرف لڑکے ہوتے ہیں اور ہر لڑکے کے دونوں طرف لڑکیاں ہوتی ہیں۔ استاد کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ اس بات پر نظر رکھے کہ لڑکے لڑکیاں آپس میں کھلی بات چیت ہلسی مذاق یا چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اگر کوئی لڑکی دوسرے لڑکوں سے دور دور رہے تو استاد اس کو سمجھاتا ہے کہ ایسا کرنا مناسب نہیں۔ اگر لڑکی پھر بھی نہ سمجھے تو ماہر نفسیات کو بلا کر اسے چیک اپ کروایا جاتا ہے کہ آخر یہ نارمل کیوں نہیں ہے۔ ہر مہینے میں ایک یا دو دفعہ سوئمنگ کی کلاس رکھی جاتی ہے جس میں لڑکے لڑکیوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے جسم سے تمام لباس اتار کر نہائیں۔ ایک لڑکے نے ماں کو یہ بھی بتایا کہ جب ہم سوئمنگ پول میں نہا رہے تھے تو لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کے پوشیدہ اعضاء بڑے غور سے دیکھ رہے تھے، بعض شرارتی لڑکے تو خود اپنے اعضاء دوسروں کو دکھا رہے تھے، یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ لڑکے لڑکیوں کے درمیان جھجک ختم ہو جائے یعنی شرم کا بیج ہی مار دیا جائے۔

اس سے اگلی کلاس کے طلباء کو جنسی تعلقات کے متعلق فلمیں دکھائی جاتی ہیں تاکہ ہر لڑکے لڑکی کو اچھی طرح پتہ چل جائے کہ جماع کا طریقہ کیا ہے۔ اگر مسلمان ماں باپ سکول کے پرنسپل کو لکھ کر دیں کہ ہمارے بچے کو یہ کلاس نہیں ملنی، ہم خود ہی مناسب وقت پر اسے ازدواجی زندگی کے متعلق بتا دیں گے تو ایسی صورتحال میں اس لڑکے کو کلاس سے جانے کی اجازت دے دی جاتی ہے، مگر اگلے پیریڈ میں ساتھ بیٹھنے والے لڑکے لڑکیاں اپنا آنکھوں دیکھا حال اس لڑکے کو بتا دیتے ہیں۔ طالب علم اگر دیکھتا نہیں تو سن ضرور لیتا ہے، پھر ان تمام مناظر کو تنہائی میں خیال کی آنکھ سے دیکھنے اور اس سے دل بہلانے کی کوشش کرتا ہے۔

فائن آرٹس کے ایک طالب علم نے بتایا کہ جب ہم کالج میں پہنچے تو ہماری کلاس کو

تصویر بنانے سے متعلق تھیوری پڑھائی گئی پھر ایک دن پریکٹیکل کے لئے ساری جماعت کے طلباء اور طالبات کو ایک بڑے ہال میں اکٹھا کیا گیا۔ سب کو کہا گیا کہ اپنے ہاتھوں میں ڈرائنگ شیٹ لے لیں اور ریڈ پینسل تھام لیں چونکہ سب کو تصویر بنانی ہے۔ ایک پیشہ ور عورت کو مدعو کیا گیا، اس نے ساری کلاس کے سامنے اپنے جسم سے کپڑے اتار دیئے پھر وہ ایک بڑے میز پر ایک خاص پوز میں لیٹ گئی، سب طلباء کو کہا گیا کہ اس کی ہو بہو تصویر بناؤ، چنانچہ پورے دو گھنٹے طلباء اس عورت کے اعضا کی پیمائش کرتے رہے اور ڈرائنگ شیٹ پر اس کی تصویر بناتے رہے۔ یہ تصویر اتنی وضاحت سے بنوائی گئی کہ پوشیدہ حصوں کے بالوں کو بھی بنوایا گیا رنگ کے شیڈ کا بھی خیال رکھا گیا۔ جب پیریڈ ختم ہوا تو اس پیشہ ور عورت کے ساتھ سب طلباء اور طالبات نے مل کر چائے نوش کی اور انتظامیہ کی طرف سے اسے تھکے تحائف دے کر رخصت کیا گیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پیریڈ کے بعد کتنے دنوں تک اس عورت کی نگلی تصویر طلباء کے ذہنوں میں نقش رہی ہوگی۔

کئی مرتبہ شرم و حیا کو ختم کرنے کے لئے یونیورسٹی کے طلباء و طالبات کو گھر سے دور کسی یونیورسٹی میں داخلہ دیا جاتا ہے، تاکہ نوجوان بچوں کو ماں باپ سے دور آزاد زندگی گزارنے کا موقع ملے۔ جو طلباء ہوسٹل میں رہتے ہیں تو وہاں ایک بڑے کمرے میں کئی لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھا ٹھہرایا جاتا ہے، رات دن اکٹھا رہنے کی وجہ سے دوستی یاری کا ہو جانا یقینی بات ہے۔ طلباء اور طالبات کے بیت الخلا بھی اکٹھے ہوتے ہیں، لڑکی نہار ہی ہوتی ہے تو لڑکا دروازے پر انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ بعض مسلمان طلباء نے بتایا کہ اکثر مرتبہ شرارتی طلباء کی طرف سے بیت الخلا کے دروازے کا لاک توڑ دیا جاتا ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکی کھلے دروازے کے باوجود نہار ہی ہے لہذا آنے والے لڑکے دروازہ کھول کر اس کے عریاں جسم کو دیکھتے ہیں، جب سب کمرے میں اکٹھے ہوتے ہیں تو ایک

دوسرے کے جسم کے متعلق اپنے اپنے تاثرات بیان کئے جاتے ہیں۔ ان باتوں کا تعلیم سے کیا واسطہ، یہ سب کچھ اپنی تہذیب کے گندے اثرات طلباء کے دل و دماغ میں بٹھانے کیلئے کیا جاتا ہے۔

اکثر طلباء و طالبات باہمی رضامندی کے ساتھ ایک دوسرے سے جنسی ملاپ کرتے رہتے ہیں پس اتنی احتیاط کی جاتی ہے کہ حمل نہ ٹھہرنے پائے چونکہ تعلیم میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یونیورسٹی کی لڑکیوں کے پرس میں سے مانع حمل گولیاں نکلتی ہیں، ایک لڑکی کے پرس میں سے کنڈوم نکلتا تو اس کی پہلی نے ساری کلاس کے طلباء کو لہرا کر دکھایا اس لئے کہ استاد ابھی کلاس میں نہیں پہنچا تھا۔

یہ باتیں اس لئے سپرد قلم کی گئی ہیں کہ مسلمان ماں باپ کو اندازہ ہو سکے کہ ان کے بچے فرنگیوں کے تعلیمی اداروں میں کیسے ماحول میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور ماں باپ کو ان کی کتنی قیمت چکانی پڑتی ہے۔

(۳) ایک سو سگستریں

ایک مرتبہ راقم الحروف کو سویڈن کے کارلج میں لیکچر دینے کا موقع ملا۔ لیکچر کا عنوان یہ تھا کہ اسلام میں انسانی حقوق کا تصور کیا ہے۔ پرنسپل نے کہا کہ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ لیکچر کے شروع میں سائنس گروپ کے سب طلباء و طالبات موجود ہوں گے، اگر انہیں لیکچر میں دلچسپی محسوس ہوئی تو بیٹھے رہیں گے ورنہ اٹھ کر چلے جائیں گے، ہم انہیں زبردستی روک نہیں سکتے۔

جب لیکچر شروع ہوا تو راقم الحروف نے ٹرانسپیرنسی کے ذریعے اپنے عنوان کو واضح کرنا شروع کیا۔ الحمد للہ طلباء نے اٹھ کر تو کیا جانا تھا دوسری کلاسز کے طلباء اور اساتذہ بھی کمرے میں آ کر بیٹھ گئے، اضافی کرسیاں مشکواتی پڑیں۔ جب لیکچر ختم ہوا تو سوال و جواب کا مرحلہ شروع ہوا، ایک لڑکے نے سوال پوچھا کہ آپ انسانی حقوق کی باتیں کر

رہے ہیں جبکہ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔ راقم الحروف نے وضاحت کی کہ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے تاکہ ہر شخص اپنے حالات کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے ضرورت کے تحت مناسب فیصلہ کر سکے۔ جب اس کی مثالیں پیش کیں تو حاضرین مطمئن ہو گئے اور کہنے لگے کہ اگلے سوال کا جواب دیں۔ راقم الحروف نے اس نوجوان سے کہا کہ آپ مطمئن ہو گئے ہیں اس نے کہا کہ جی ہاں۔ راقم الحروف نے کہا کہ کیا میں بھی آپ سے ایک مختصر سا سوال پوچھ سکتا ہوں، اس نے کہا ضرور پوچھیں۔ راقم الحروف نے پوچھا کہ آپ کے اس ماحول معاشرے میں جب کوئی نوجوان شادی کرتا ہے تو اس سے پہلے وہ کتنی لڑکیوں سے جنسی تعلقات کا تجربہ حاصل کر چکا ہوتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں؟ راقم الحروف نے کہا ہاں سچ کی تلاش ہے۔ اس نے جواب دیا کہ سکول کالج یونیورسٹی اور نائٹ کلب وغیرہ سب کو گنا جائے تو کم از کم ایک سو لڑکیوں سے ہمبستری کا تجربہ حاصل کر چکا ہوتا ہے، اس پر پوری کلاس میں موجود طلباء اور طالبات نے روزدار تہقہبہ لگایا۔

(۴) عورتیں بسوں کی مانند ہیں

ایک فیکٹری میں سٹیم بوائٹر لگانے کے لئے فرانس سے انجینئر آیا۔ کام مکمل کرتے ہیں دو ماہ کی مدت درکار تھی۔ چند دنوں میں فرنگی انجینئر کی مقامی انجینئرز سے کھلی گپ شپ ہونے لگی۔ دو ہفتے کے بعد اس نے کہنا شروع کر دیا کہ مجھے عورت کے بخیر رات کو نیند نہیں آتی۔ اسے سمجھایا گیا کہ یہ مسلمان ملک ہے یہاں بدکاری کے لئے عورتیں آسانی سے نہیں ملتیں۔ اس نے کہا یہ تو بڑی مصیبت ہے چنانچہ اس نے اپنے ساتھ لائی ہوئی تحش فلموں کے مناظر دیکھ دیکھ کر وقت گزارنا شروع کر دیا۔ جب کام مکمل ہوا اور اس کے جانے کا دن قریب آیا تو ایک انجینئر نے اسے کہا کہ کیا تمہاری گرل فرینڈ اب تک تمہارا انتظار کر رہی ہوگی۔ ممکن ہے ان دو مہینوں میں اس نے کسی اور سے آشنائی کر

لی ہو۔ فرنگی انجینئر نے جواب دیا کہ

In our country women are like buses,
if you miss one take an other one.

[ہمارے ملک میں عورتیں بسوں کی مانند ہیں، اگر ایک پر سوار نہ ہو سکے تو دوسری

سواری کے لئے مل جاتی ہے]

(۵) گائے پالنے کی کیا ضرورت ہے

ایک مرتبہ فیکٹری میں مشین لگانے کے لئے لندن سے انجینئر آیا۔ دو ہفتے کے قیام کے دوران مقامی انجینئر سے اس کی خوب واقفیت ہو گئی۔ دونوں مل کر کام کیا کرتے تھے۔ ایک دن اس نے مقامی انجینئر سے پوچھا کہ تمہارے کتنے بچے ہیں اس نے کہا کہ تین ہیں۔ پھر مقامی انجینئر نے اس سے پوچھا کہ تمہارے کتنے بچے ہیں اس نے کہا کوئی نہیں ہے۔ مقامی انجینئر نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس نے کہا کہ ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔ مقامی انجینئر نے پوچھا کہ اچھا آپ کی عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا باون سال۔ مقامی انجینئر نے کہا کہ آخر کیا بات ہے، آپ پڑھے لکھے ہیں، اچھی نوکری ہے خوب پیسے کاتے ہیں، اتنی عمر ہو جانے کے باوجود شادی نہ کرنے کی آخر کیا وجہ ہے؟ اس نے مسکرا کر جواب دیا کہ

If you can get milk from market , there
is no need to keep a cow in the house.

(اگر تمہیں بازار سے تازہ دودھ مل جاتا ہے تو پھر گھر میں گائے پالنے کی کیا

ضرورت ہے)

دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ جب ہمیں بدکاری کے لئے نوجوان لڑکیاں آسانی سے مل جاتی ہیں تو گھر میں بیوی رکھنے کی کیا ضرورت ہے کہ روزانہ اسی کا

باسی چہرہ دیکھتے رہیں۔

(۶) اجتماعِ رانا کی محفلیں

فرنگی ممالک یورپ میں شادی بیاہ کی خوشی منانے کے لئے کئی مرتبہ ایک بڑا ہال کرایہ پر حاصل کیا جاتا ہے۔ پہلے کھانا پینا ہوتا ہے، پھر رقص و سرور کی محفل منعقد ہوتی ہے، اس کے بعد شراب پی کر اجتماعی طور پر زنا کاری کی جاتی ہے۔ کمرے میں جتنے مرد ہوتے ہیں اتنی ہی عورتیں ہوتی ہیں، ہر مرد و عورت کو اختیار ہوتا ہے کہ جس کو چاہے ملاپ کے لئے پسند کرنے۔ بتانے والے نے بتایا کہ اس وقت لائٹ بند کرنے کی تکلیف بھی گورائیں کی جاتی، ہر جوڑا اپنی مستی اتارنے میں مشغول ہوتا ہے دوسرے کی طرف دھیان ہی نہیں ہوتا۔

بعض لوگ بحری کشتیاں کرائے پر حاصل کرتے ہیں اور اجتماعی گناہ کی یہ محفلیں سمندر میں منعقد کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے دعوت نامے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ شرکت کے لئے دعوت نامے کا ہر مرد و عورت کے پاس ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۷) زنا بالجبر کا رجحان

فرنگی ممالک میں مردوں کو برائی کرنے کے لئے ہر وقت عورتیں میسر آ جاتی ہیں۔ بعض نوجوان لڑکوں کو یہ بات اچھی نہیں لگتی۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم برائی کرنا چاہیں تو عورت ناں ناں کرے، رکاوٹ ڈالے پھر ہم زبردستی اس کے ساتھ جناح کریں تو اس میں مزہ آتا ہے، چنانچہ وہ زنا بالجبر کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اخباری خبر کے مطابق ایک خاوند نے اپنے تین دوستوں کے ہمراہ رات کے اندھیرے میں اپنی سوئی ہوئی بیوی سے زنا بالجبر کیا۔ اگرچہ اندھیرا تھا عورت دوسرے مردوں کو تو نہ پہچان سکی لیکن جب اس کے اپنے خاوند نے بوس و کنار کرنا شروع کیا تو اس نے پہچان لیا۔ صبح عورت کی رپورٹ

پر اس کے خاوند کو گرفتار کیا گیا تو ساری حقیقت کھل کر سامنے آ گئی۔ پولیس نے خاوند سے پوچھا کہ تمہیں اپنی عورت سے جنسی تعلقات قائم کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی تو پھر ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا کہ زبردستی زنا کرنے میں صحیح مزا آتا ہے۔ ہم چاروں نے پروگرام بنایا کہ باری باری ہر ایک کے گھر میں جا کر اس کی عورت سے زنا بالجبر کر کے معلوم کریں کہ کس کی بیوی زیادہ رکاوٹ ڈالتی ہے اور کس کی بیوی رکاوٹ نہیں ڈالتی۔ میری بیوی نے زیادتی کی ہے کہ اس نے ہمیں گرفتار کروا دیا ہے۔

(۸) کتے سے زنا

ایک عورت نے گھر میں کتا پالا ہوا تھا۔ اس کے خاوند نے مقدمہ درج کیا کہ میری بیوی رات کو میرے پاس سونے کی بجائے دوسرے کمرے میں کتے کے ہمراہ سوتی ہے۔ مجھے علیحدہ سونے پر اعتراض نہیں البتہ اس بات پر اعتراض ہے کہ یہ میری عدم موجودگی میں کتے سے بھبھرتی کرتی ہے۔ جب عورت سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ہاں جتنا وقت کتا اپنی مادہ کے ساتھ گزار سکتا ہے اتنا مرد اپنی عورت کے ساتھ نہیں گزار سکتا۔ جب میں کتے سے بھبھرتی کرتی ہوں تو میری خوب اچھی طرح تسلی ہو جاتی ہے۔ خاوند مجھے طلاق دینا چاہتا ہے تو دے دے۔ میں خاوند کو چھوڑ سکتی ہوں کتے کو نہیں چھوڑ سکتی۔

(۹) آلات زنا

بعض شہروں میں "Adult toys" کے نام سے دکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ ان میں ایسے کھلونے ملتے ہیں جو مباشرت کے وقت لذت کو بڑھا دیتے ہیں پلاسٹک کی بنی ہوئی عورتیں بنتی ہیں تاکہ ان سے جتنا چاہیں جماع کریں۔ انکار کی صورت ہی نہ ہو۔ مردوں کو ایسے آلات ملتے ہیں جن سے عضو خاص کی موٹائی لمبائی دگنی ہو جاتی ہے تاکہ عورت

کی تسکین کا سامان اس کی مرضی کے مطابق ہو سکے۔ سپرے اور دوائیاں تو معمولی بات ہے۔ ایسی ویڈیو فلمیں ملتی ہیں جن میں عورتوں کو جانوروں سے جماع کرتے دکھایا جاتا ہے۔

(۱۰) اورل سکس

مرد اور عورت جنسی تعلقات کے قائل نہیں رہتے تو ایک دوسرے کے پوشیدہ اعضاء کو چومنا اور چومنا شروع کر دیتے ہیں۔ عورت مرد کے عضو خالص کو اپنے منہ میں لیکر خوش ہو جاتی ہے۔ مرد عورت کے پوشیدہ حصے کو اس طرح چاٹتا ہے جس طرح کتا کسی ہڈی کو چاٹ رہا ہوتا ہے جانور بھی وہ کام نہیں کرتے جو انسان بے ایمان کر گزرتا ہے۔

(۱۱) چلے بھی آؤ

فرنگی ماحول میں اگر کسی عورت کو تیس سال کی عمر میں اسکا خاوند چھوڑ دے تو اس عورت کے لئے دوسرا خاوند ڈھونڈنا مصیبت ہو جاتا ہے۔ ٹائمک کلب میں اس سے جنسی ضرورت پوری کرنے والے مرد تو روزانہ مل جاتے ہیں۔ اسے اپنا نئے والا اور بیوی بنا کر گھر میں رکھنے والا کوئی مرد نہیں ملتا۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر دوست کے مطابق فرنگی ماحول میں صرف نو جوان ہی خطرے میں نہیں ہوتے بلکہ اگر کوئی بوڑھا آدمی بھی گھر سے باہر نکلے تو اسے شادی کے لئے کوئی نہ کوئی بوڑھی عورت تیار مل جاتی ہے۔ ایک ۳۲ سال کی نو جوان لڑکی ایک گھنٹہ تک اپ کے گھر کے دروازے پر گھنٹوں منتظر رہتی تاکہ اس کا ۶۵ سالہ یو آئے فرینڈ اس کی ملاقات کے لئے آجائے۔ بقول شاعر

چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

ہمسائے میں رہنے والی ایک مسلمان عورت کبھی گزرتے ہوئے اس سے پوچھتی

کہ کیا حال ہے تو وہ جواب دیتی

Life is very difficult.

(زندگی گزارنی مشکل ہو گئی ہے)

(۱۲) میں۔ آپ اور تنہائی

یورپ کے بعض اخباروں میں بڑے بڑے صفحات پر ملاقات کے خواہش مند مرد اور عورتوں کے ہزاروں فون نمبر چھپتے ہیں، جب کئی کئی دن تک کوئی رابطہ نہیں کرتا تو وہ اپنے فون کے ساتھ حسرت بھرے فقرات لکھواتے ہیں مثلاً

میں آپ اور تنہائی (you me and heaven)

نتیجہ:

مندرجہ بالا حالات و واقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فرنگی عورت نے بے پردہ ہو کر اور مخلوط محفلوں کی زینت بن کر اپنی قدر گھٹا لی ہے۔ مرد کی حیثیت ایک ایسے بھنورے کی سی ہے جس کے سامنے پھولوں کی قطار موجود ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جب وہ ایک کی خوشبو سونگھ لے گا اور رس چوس لے گا تو دوبارہ اس پھول پر بیٹھنے کی بجائے کسی نئے پھول پر جا بیٹھے گا۔ اس سارے کھیل میں کھلونا تو عورت بنی، تماشا بھی عورت ہی بنی، بے پردہ ہو کر اس کے ہاتھ کیا آیا؟ مردوں نے آزادی کے نام پر اسے بے وقوف بنایا۔ جب عورت کے ساتھ استعمال شدہ کاغذ جیسا برتاؤ کیا گیا تو وہ مجبور ہو کر گھر میں کتے پالنے لگی اور ان سے اپنی جنسی ضرورت پوری کرنے لگی۔ ذرا ایسی عورت کے کر بناک بڑھاپے کا تصور کریں تو محسوس ہوگا کہ وہ بیچاری تو جیتے جی مر جاتی ہے بلکہ ایسے جینے سے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔

آدمی کے پاس سب کچھ ہے مگر ایک تہا آدمیت ہی نہیں

اسلامی تعلیمات میں باپردہ زندگی گزارنے کا سبق اسی لئے دیا گیا ہے کہ مرد اور

محبت نکاح کے ذریعے باعزت زندگی گزاریں۔ قرآن مجید نے لےکھنوا الیہا کے الفاظ سے ثابت کر دیا کہ میاں بیوی کو ایک دوسرے سے سکون ملتا ہے۔ لہذا مخلوط محفلوں سے مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے تاکہ میاں بیوی کی توجہ ایک دوسرے پر ہی جمی رہے اور وہ دونوں محبت و پیار کے ذریعے پر سکون زندگی گزاریں۔ عام مشاہدہ ہے کہ اگر بھوکے آدمی کو گھر میں خشک اور ہاسی روٹی بھی مل جائے تو وہ اسے ہی نعمت سمجھ کر رغبت اور خوشی سے کھا لے گا۔

باب ۵

زنا کے اسباب

اللہ رب العزت نے انسانی نسل کی بقا کے لئے مرد اور عورت کے درمیان جنسی کشش اور مقناطیسیت کو پیدا کیا ہے۔ انسانی طبیعت میں جب یہ ضرورت بیدار ہوتی ہے تو بقیہ تمام ضرورتیں دب جاتی ہیں۔ طبیعت میں انتشار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا ہو جاتا ہے، نینداڑ جاتی ہے ذکر و عبادت میں دل نہیں لگتا۔ جی چاہتا ہے کہ جو کچھ ہو جائے کسی نہ کسی طرح شہوت کو پورا کر لیتا چاہیے۔ اکثر اوقات عقل ماؤف ہو جاتی ہے اچھے برے کی تمیز باقی نہیں رہتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

زَيْنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ (آل عمران: ۱۴)

[فریفتہ کیا ہے لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے جیسے عورتیں]

ایسی صورتحال میں جبکہ مرد کی طبیعت پر شہوت کا بھوت سوار ہے اگر کوئی عورت اسے ملاپ کا موقع دے تو مرد کے لئے اپنے نفس کو قابو میں رکھنا شیوہ پیغمبری کی مانند ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر مرد کسی عورت کو بہلائے پھسلائے تو عورت بھی جال میں پھنس جاتی ہے۔ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جب اونٹ بلبلاتا ہے تو اونٹنی بے خود ہو جاتی ہے، جب بکر اجوش شہوت کی وجہ سے آواز نکالتا ہے تو بکری مست ہو جاتی ہے، کبوتر غرغروں کرتا ہے تو کبوتری مزے میں آ جاتی ہے، مرغاکلڑکوں کرتا ہے تو مرغی طرب میں آ جاتی ہے۔ اسی طرح جب مرد عشق و محبت کے میٹھے بول بولتا ہے تو عورت سر تسلیم خم کر دیتی

ہے۔ عام دستور یہی ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے سے دور رہیں۔ قریب اسی صورت میں ہوں جبکہ ملاپ جائز ہو۔ شرع شریف نے اس تقاضے کو پورا کرنے کے لئے نکاح کا حکم دیا ہے اور زنا کو حرام قرار دے دیا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْنَا (نئی اسرائیل: ۳۲)

[تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ]

اس سے معلوم ہوا کہ زنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کے قریب جانے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہر وہ عمل جو زنا کا سبب بن سکتا ہے اس کو اپنانے سے روک دیا گیا ہے۔ درج ذیل میں انہی اسباب کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) غیر محرم کو دیکھنا

زنا کی ابتدا غیر محرم کو دیکھنے سے ہوتی ہے۔ اسی لئے شریعت نے عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اگر شرعی ضرورت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو باپردہ حالت میں نکلنے کا حکم ہے۔ مردوں اور عورتوں کو حکم دیا کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں تاکہ ایک دوسرے پر نظر ہی نہ پڑے اور زنا کا خیال ہی دل میں پیدا نہ ہو۔ جہاں پردے میں کوتاہی اور غفلت ہوگی اور غیر محرم مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو طبیعتوں میں شہوت بیدار ہو جائے گی۔ نفس اور شیطان گھوڑے کی ڈاک کا کام کریں گے اور زنا کا مرتکب کر داکے رہیں گے۔ اجنبی غیر محرم سے میل ملاپ میں بہت رکاوٹیں ہوتی ہیں لیکن قریبی رشتہ دار غیر محرم سے میل ملاپ میں بہت آسانیاں ہوتی ہیں۔ اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا گیا۔ الحمو الموت (دیور تو موت ہے) شریعت نے دیور

اور بہنوئی سے بھی پردے کا حکم دیا ہے عام طور پر خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور چچا زاد ہی چار بڑے رشتے ہوتے ہیں۔ بلا شک بہت نازک ہی نہیں ہوتے ہیں بلکہ انتہائی خطرناک بھی ہوتے ہیں۔ عورتیں انہیں بھائی کہتی ہیں حالانکہ درحقیقت وہ قصائی ہوتے ہیں۔ عام لوگ کہتے ہیں کہ سالی آدمی گھروالی ہوتی ہے جبکہ سالی ہی تو سوالی ہوتی ہے۔ عورت کی کمزوری ہے کہ جب بھی کسی کی شخصیت، حسن، گفتگو اور اخلاق وغیرہ سے متاثر ہوتی ہے تو اس کے لئے نرم ہو جاتی ہے بلکہ اس سے میل ملاپ کے لئے گرم ہو جاتی ہے۔ بھول شاعر

عورت جہوں کے تے مہربان ہووے

پیانہ بول دالا اگے ڈاہ دیوے

[عورت جب بھی کسی پر مہربان ہوتی ہے تو اپنے آپ کو ملاپ کے لئے پیش کر

دیتی ہے]

عورت کے لئے عافیت اسی میں ہے کہ نہ تو غیر محرم کو دیکھے اور نہ اپنا آپ کسی غیر محرم کو دکھائے۔ مرد کے لئے بھی اسی میں بھلائی ہے کہ اپنی نگاہیں پست رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ فتنے میں پڑ جائے اور قیامت کے دن اسے جہنم میں اوندھا پھینک دیا جائے۔

جس طرح غیر محرم کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح اسکی تصویر دیکھنا بھی حرام ہے۔ اخباروں کے فلمی صفحے یا سڑکوں کے کنارے لگے ہوئے اشتہارات کی طرف بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔ پتنگ کی رسی ڈھیلی چھوڑیں گے تو کہیں نہ کہیں جیپا لگ ہی جائے گا۔ اللہم الحفظنا منہ۔

پس جو شخص زنا سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ حتی المقدور غیر محرم کو دیکھنے سے ہی بچے۔ جب کام کی ابتدا ہی نہیں ہوگی تو پھر انتہا بھی نہیں ہوگی۔

(۲) غیر محرم کے ساتھ باتیں کرنا

غیر محرم سے باتیں کرنا بھی زنا کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ اگر انہیں کسی وقت غیر محرم مرد سے گفتگو کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اپنی آواز میں لوج اور نرمی پیدا نہ ہونے دیں۔ نہ ہی پر تکلف انداز سے چپا چپا کر اور الفاظ کو ہنسا سنوار کر باتیں کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَجٌ ۖ وَلِلَّانِ قَوْلًا مَّقْرُوفًا (الاحزاب ۴)

[اور نہ ہی چپا کر باتیں کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ تمنا کرنے لگے اور تم معقول بات کرو]۔

عورت اگر پردے کی اوٹ میں بھی بات کرے تو آواز میں شرعی اور جاذبیت پیدا نہ ہونے دے بلکہ لب و لہجہ خشک ہی رکھے۔ اسی لگی لپٹی باتیں جن کو سن کر مرد کی شہوت بھڑکے ان سے عورت کو اجتناب کرنا ضروری ہے۔ غیر محرم مرد سے گفتگو، عشوہ اور ادا کے ساتھ نہ کی جائے بلکہ صاف کھلی اور دھلی بات ہو، مختصر ہو، جو بات دو فغروں میں کہی جاتی ہے اس کو ایک میں ہی کہے تو بہتر ہے، مرد کو بھی خواہ مخواہ ایک سے دوسری بات کرنے کی ہمت نہ ہو سکے۔

بات سے بات بڑھتی ہے

جب غیر محرم مرد اور عورت کے درمیان بے جھجک بات چیت کرنے کی عادت پڑ جائے تو معاملہ ایک قدم اور آگے بڑھتا ہے۔ یعنی ایک دوسرے کو دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن مجید سے ملتی ہے کہ انبیائے کرام تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کے لگ بھگ آئے مگر ان میں سے کسی نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے خواہش ظاہر نہیں کی۔

صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا

رَبِّ اَرِنِي اَنْظُرُ اِلَيْكَ (الاعراف: ۱۴۳)

[اے میرے پروردگار مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے]

مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر رب کریم سے ہمکلامی کے لئے جایا کرتے تھے۔ لہذا کلیم اللہ ہونے کی وجہ سے ان کے دل میں محبوب حقیقی کو دیکھنے شوق پیدا ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ بات سے بات بڑھتی ہے پہلے بات کرنے کا مرحلہ طے ہوتا ہے پھر دیکھنے کی نوبت آتی ہے۔ جب دیکھ لیا جائے تو ملاقات کا شوق پیدا ہوتا ہے دل کہتا ہے کہ

نہ تو خدا ہے نہ مرا عشق فرشتوں جیسا

دونوں انسان ہیں تو کیوں اتنے حجابوں میں طیں

جب حجاب اتر جاتا ہے تو میل ملاپ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

آواز کا جادو

عورت کی آواز اگرچہ ستر نہیں ہے بوقت ضرورت وہ غیر محرم مرد سے گفتگو کر سکتی ہے یا فون سن سکتی ہے، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کی آواز میں کشش ہوتی ہے۔ اسی لئے فقہانے عورت کو اذان دینے سے منع کیا چونکہ اذان خوش الحانی کے ساتھ دی جاتی ہے۔ اس سے فتنے پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسکا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ ایک ریڈیو اناونسر کے کئی نادیدہ عاشق ہوتے ہیں۔ آواز کا جادو بھی اپنا اثر دکھاتا ہے اسی لئے غیر محرم سے بات چیت کے دوران مناسب لہجے میں بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جو عورتیں مجبوری کی وجہ سے خرید و فروخت اور لین دین کا کام خود کرتی ہیں وہ بہت خطرے میں ہوتی ہیں۔ دکاندار، درزی، جیولرز، خیاری والا، رنگریز، ڈاکٹر اور حکیم سے

بہت محتاط انداز میں بات کرنی چاہیے۔ مرد لوگ تو پہلے ہی عورت کو ششے میں اتارنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اگر کوئی عورت ذرا سا ڈھیلا پن دکھائے تو بات بہت دیر نکل جاتی ہے۔

ایک ان پڑھ نو جوان دکاندار لڑکے نے کہا کہ میرے پاس کالج کی لڑکیاں آ کر خود کہتی ہیں کہ جو کرنا ہے جلدی کر لو ہمیں واپس جانا ہے۔ چنانچہ وہ نو جوان انہیں مال دکھانے کے بہانے سٹور کی پوشیدہ جگہ میں لے جاتا اور حرام کاری کا مرتکب ہوتا تھا۔ جو عورتیں کپڑے سلوانے درزی کے پاس جاتی ہیں انہیں جسم کی پیمائش بھی دینی پڑتی ہے۔ نئے نئے فیشن اور فٹ سائز کے کپڑے تیار کرنے کے بہانے درزی کو کھلی باتیں کرنے کا موقع ملتا ہے۔ کئی مرتبہ تو نئے کپڑے سل رہے ہوتے ہیں جبکہ پہنے ہوئے کپڑے اتر رہے ہوتے ہیں۔

جیولرز کا کام تو ویسے ہی زیب و زینت سے متعلق ہوتا ہے۔ کئی عورتیں انگوٹھی اور چوڑیاں خرید کر مرد کو کہتی ہیں کہ پہنا دیں۔ جب ہاتھ ہی ہاتھ میں دے دیا تو پیچھے کیا رہا۔

مجھے ہل ہو گئیں منزلیں تو خزاں کے دن بھی بدل گئے

ترا ہاتھ ہاتھ میں آ گیا تو چراغ رہ کے جل گئے

ڈاکٹر حکیم کو بیماری سے متعلق کیفیات بتائی ہوں تو نہایت احتیاط برتی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کہ جسم کا علاج کرواتے کرواتے دل کا روگ لگا بیٹھیں۔ کئی ڈاکٹر حضرات مریض کا علاج کرتے ہوئے خود مریض عشق بن جاتے ہیں۔

سیل فون یا ہیل فون

آج کل کی سائنسی ترقی کی وجہ سے سیل فون کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ سیل فون کی کمپنیاں عشا سے فجر تک کالیں فری دے دیتی ہے۔ یہی وقت شیطانی شہوانی باتیں

کرنے کا ہوتا ہے۔ نو جوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے سیل فون پر اپنے کمروں کی تنہائی میں بیٹھے گھنٹوں باتیں کرتے ہیں۔ اس طرح یہ سیل فون ہیل فون (Hell phone) بن جاتے ہیں۔ بہن بھائی ماں باپ قریب بھی ہوں تو بستر کے اندر پڑے پڑے SMS پیغام کے ذریعے گفتگو جاری ہوتی ہے۔ سیل فون کو نیل کی بجائے واہریشن پریسٹ کر دیں تو گھنٹی بھی نہیں بجتی۔ فون کے ہلتے ہی دل دھڑکنے شروع ہو جاتے ہیں۔ سیل فون کتنی بھولی بھالی لڑکیوں کی عزت کا خون کر دیتے ہیں۔ غریب گھروں کی لڑکیاں اگر فون نہیں لے سکتیں تو اوواش نو جوان خود فون لیکر انہیں تحفہ دے دیتے ہیں۔ نہ بل کی پرواہ، نہ نیل کی آواز، یہ جہنم میں جانے کی پکی تدبیر نہیں تو پھر اور کیا ہے۔

Cheating یا Chating

Chating کہتے ہیں کمپیوٹر کے ذریعے ایک دوسرے کو پیغام رسانی کرنے کو جبکہ Cheating کہتے ہیں دھوکا دینے کو۔ آج کل نو جوان ایک دوسرے سے Chat نہیں کر رہے ہوتے بلکہ ایک دوسرے کو Cheat کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک نو جوان کالج کی سٹوڈنٹ نے پوچھا کہ میں اپنی زندگی کے معاملات ماں باپ کے سامنے نہیں بیان کر سکتی۔ میرے ایک انکل پانچ بچوں کے باپ ہیں۔ عمر میں مجھ سے دگنے ہیں۔ کیا میں ان سے کمپیوٹر پر Chat کر لیا کروں اسے منع کیا گیا کہ یہ حرام ہے۔ وہ باز نہ آئی، چھ مہینے بعد پتہ چلا کہ وہ دونوں حرام کاری کے مرتکب ہو گئے۔

ٹیوشن سنٹر یا ٹینشن سنٹر

بعض لوگ اپنی نو جوان بچیوں کو مرد استاد کے پاس ٹیوشن پڑھنے بھیجتے ہیں یا انہیں ٹیوشن پڑھانے اپنے گھر بلاتے ہیں۔ دونوں صورت حال میں نتائج برے ہوتے ہیں۔ شرع شریف کے احکام سے غفلت برتنے کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ شاگرد وہ استاد

کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے کا موقع ملتا ہے تو شیطان مشورہ دیتا ہے کہ کتابیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کی شخصیت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرو۔ جب پرسنل لائف کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں تو حرام کاری کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ٹیوشن پڑھنی تھی ٹینشن پلے پڑ گئی۔ مردوں کو بھی عورت سے گفتگو کرتے وقت احتیاط کرنی چاہیے۔ علامہ جزری نے لکھا ہے۔ **نهی رسول الله ﷺ**

ان یخضع الرجل یغیر امرأۃ ان یلین لها بالقول بما یطمعہا منه

(النهاية)

[نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مرد اپنی بیوی کے سوا کسی دوسری عورت کے سامنے نرمی سے بات چیت کرے جس سے عورت کو مرد میں دلچسپی

پیدا ہو جائے]

نوکر کی پیشہ خواتین

بعض لڑکیاں حالات کو مجبوری کا بہانہ بنا کر دفتروں یا کارخانوں میں مرد حضرات کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔ شیطان کے لئے ان لڑکیوں کو گناہ میں پھنسانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے۔ اکثر اوقات تو افسر ہی عزت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ ورنہ ساتھ مل کر کام کرنے والے لڑکے ہی میل ملاپ کی راہیں ڈھونڈ لیتے ہیں۔ مرد حضرات ایسی صورت حال پیدا کر دیتے ہیں کہ لڑکیوں کو گناہ میں لوث ہونا پڑتا ہے۔ ایک سختی کرتا ہے کہ تم اچھا کام نہیں کرتی تمہاری چھٹی کروادینی چاہیے۔ لڑکی ڈر جاتی ہے گھبرا جاتی ہے۔ دوسرا نجات دہندہ بن جاتا ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ کچھ نہیں ہونے دوں گا، کچھ عرصے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ لڑکی نجات دہندہ کے پھندے میں پھنس چکی ہوتی ہے۔ دفتر میں کام کرنے والی لڑکیوں کو کم یا زیادہ ایسے ناپسندیدہ واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں، وہ نوکر کی پیشہ خواتین جو کم گو ہوتی ہیں، کسی مرد پر اعتبار

نہیں کرتیں نہ ہی کسی سے اپنی زندگی کے بارے میں تبادلہ خیالات کرتی ہیں، بس کام سے کام رکھتی ہیں۔ جو مردان سے Loose Talk یعنی آزاد گفتگو کرنے لگے اسے ڈانٹ پلا دیتی ہیں وہ اگرچہ وہ دفتر میں سڑیل مشہور ہو جائیں مگر کم از کم وہ اپنی عزت بچا لیتی ہیں۔

حضرت عمرؓ کا عمل

خلافت فاروقی کے دور میں ایک شخص کسی جگہ سے گزرا تو اس نے ایک مرد و عورت کو آپس میں نرم گفتگو کرتے سنا۔ معلوم کرنے سے پتہ چلا کہ وہ آپس میں غیر محرم تھے۔ اس شخص نے مرد کے سر پر اس زور سے کوئی چیز ماری کہ سر پھٹ گیا۔ جب مقدمہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا تو انہوں نے سر پھاڑنے والے شخص کو کوئی سزا نہ دی۔ علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ اس طرح سختی سے شہ اور برائی کے بیج کو ہی ختم کر دینا چاہیے تا کہ دوسرے اس سے عبرت پکڑیں۔

(۳) غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا

عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ (مشکوٰۃ: ۲۶۹)

(کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہیں ملتا ہے مگر تیسرا شیطان موجود رہتا ہے)

ایسی حالت میں شیطان دونوں کی شہوت میں ابھار پیدا کرتا ہے اور دلوں میں گناہ کا وسوسہ ڈالتا ہے۔ اگر اس میں کامیاب نہ بھی ہو سکے تو کسی تیسرے کو بہکا تا ہے کہ ان پر تہمت لگائے۔

حسن بصری اور رابعہ بصری

مشائخ نے لکھا ہے کہ اگر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ استاد ہوں اور رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا شاگردہ ہو اور دونوں تنہائی میں قرآن پڑھ رہے ہوں تو بھی شیطان کوشش کریگا کہ دونوں کو ایک دوسرے کی طرف باطل کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر دو بوسیدہ ہڈیاں ایک دوسرے کے قریب رکھ دی جائیں تو وہ بھی اکٹھا ہونے کی کوشش کریں گی۔ یعنی بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت بھی زنا کے مرتکب ہو جائیں گے۔

برصیصہ راہب کا عبرتناک انجام

شیطان کے مکر و فریب کے بارے میں حدیث پاک میں بہت ہی عجیب واقعہ آیا ہے۔ ابن عامر نے عبید بن یسار سے لے کر نبی ﷺ تک اس واقعہ کی سند پہنچائی ہے۔ یہ واقعہ تلمیس ابلیس میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل میں برصیصہ نامی ایک راہب تھا۔ اس وقت بنی اسرائیل میں اس جیسا کوئی عبادت گزار نہیں تھا۔ اس نے ایک عبادت خانہ بنایا ہوا تھا اور اسی میں دن رات عبادت میں مست رہتا تھا۔ اسے لوگوں سے کوئی غرض نہیں تھی۔ نہ تو وہ کسی کو ملتا تھا اور نہ ہی کسی کے پاس آتا جاتا تھا۔ شیطان نے اسے گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

برصیصہ اپنے کمرے سے باہر نکلتا ہی نہیں تھا۔ وہ ایسا عبادت گزار تھا کہ اپنا وقت ہرگز ضائع نہیں کرتا تھا۔ شیطان نے دیکھا کہ جب کبھی دن میں وہ کچھ وقت کیلئے تھک جاتا ہے تو کبھی کبھی اپنی کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھ لیتا ہے۔ ادھر قریب کوئی آبادی نہیں تھی۔ برصیصہ کے عبادت خانے کے ارد گرد کھیت اور باغ تھے۔ جب شیطان نے دیکھا کہ وہ دن میں ایک یا دو مرتبہ کھڑکی سے دیکھتا ہے تو اس مردود نے انسانی شکل میں آکر اس کھڑکی کے سامنے نماز کی شکل و صورت بنالی۔

چنانچہ جب برصیصا نے کھڑکی میں سے باہر جھانکا تو ایک آدمی کو قیام کی حالت میں کھڑے دیکھا۔ وہ بڑا حیران ہوا۔ جب دن کے دوسرے حصے میں اس نے دوبارہ ارادنا باہر دیکھا تو وہ شخص رکوع کی حالت میں تھا۔ پھر تیسری مرتبہ سجدے کی حالت میں دیکھا۔ کئی دن اسی طرح ہوتا رہا۔ آہستہ آہستہ برصیصا کے دل میں یہ بات آنے لگی کہ یہ تو کوئی بڑا ہی بزرگ انسان ہے جو دن رات اتنی عبادت کر رہا ہے۔ وہ کئی مہینوں تک اسی طرح شکل بنا کر قیام، رکوع اور سجدے کرتا رہا۔ یہاں تک کہ برصیصا کے دل میں نے سوچا کہ میں اس سے پوچھوں تو سہی کہ یہ کون ہے؟

جب برصیصا کے دل میں یہ خیال آیا تو شیطان نے کھڑکی کے قریب مصطلے بچھانا شروع کر دیا۔ جب مصطلے کھڑکی کے قریب آ گیا تو برصیصا نے باہر جھانکا اور شیطان سے پوچھا، تم کون ہو؟ وہ کہنے لگا، آپ کو مجھ سے کیا غرض ہے، میں اپنے کام میں لگا ہوا ہوں، براہ مہربانی آپ مجھے ڈسٹرب نہ کریں۔ وہ سوچنے لگا کہ عجیب بات ہے کہ یہ شخص کسی کی کوئی بات سننا گوارا ہی نہیں کرتا۔ دوسرے دن برصیصا نے پھر پوچھا کہ آپ اپنا تعارف تو کروائیں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ مجھے اپنا کام کرنے دو۔ میں فارغ نہیں ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی شان کہ ایک دن بارش ہونے لگی۔ وہ شخص بارش میں بھی نماز کی شکل بنا کر کھڑا ہو گیا۔ برصیصا کے دل میں بات آئی کہ جب یہ اتنا عبادت گزار ہے کہ اس نے بارش کی بھی کوئی پروا نہیں کی، کیوں نہ میں ہی اچھے اخلاق کا مظاہرہ کروں اور اس سے کہوں کہ آپ! اندر آ جائیں۔ چنانچہ اس نے شیطان کو پیشکش کی کہ باہر بارش ہو رہی ہے، آپ اندر آ جائیں۔ وہ جواب میں کہنے لگا، ٹھیک ہے، مؤمن کو مؤمن کی دعوت قبول کر لینی چاہیے، لہذا میں آپ کی دعوت قبول کر لیتا ہوں۔ شیطان تو چاہتا ہی یہی تھا۔ چنانچہ اس نے کمرے میں آ کر نماز کی نیت باندھ لی۔ وہ کئی مہینوں تک اس کے کمرے میں عبادت کی شکل بنا کر کھڑا رہا۔ وہ دراصل عبادت نہیں کر رہا تھا، فقط نماز کی شکل بنا رہا

تھا، لیکن برصیصا بھی سمجھ رہا تھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

جب کئی مہینے گزر گئے تو برصیصا نے اسے واقعی بہت بڑا بزرگ سمجھنا شروع کر دیا اور اس کے دل میں اس کے ساتھ عقیدت پیدا ہونا شروع ہو گئی۔ اتنے عرصے کے بعد شیطان برصیصا سے کہنے لگا کہ اب میرا سال پورا ہو چکا ہے لہذا میں اب یہاں سے جاتا ہوں، میرا مقام کہیں اور ہے۔ روانگی کے وقت ویسے ہی دل نرم ہوتا ہے لہذا شیطان برصیصا سے کہنے لگا، اچھا میں آپ کو جاتے جانتے ایک ایسا تحفہ دے جاتا ہوں جو مجھے اپنے بڑوں سے ملتا تھا۔ وہ تحفہ یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس کوئی بھی بیمار آئے تو اس پر کچھ پڑھ کر دم کر دیتا، وہ ٹھیک ہو جایا کرے گا۔ برصیصا نے کہا کہ مجھے اس عمل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ شیطان کہنے لگا کہ ہمیں یہ نعمت طویل مدت کی عنت کے بعد ملی ہے، میں وہ نعمت تمہیں تجھے میں دے رہا ہوں اور تم انکار کر رہے ہو، تم تو بڑے نالائق انسان ہو۔ یہ سن کر برصیصا کہنے لگا، اچھا جی، مجھے بھی سکھائی دیں۔ چنانچہ شیطان نے اسے ایک عمل سکھا دیا اور یہ کہتے ہوئے رخصت ہو گیا کہ اچھا پھر کبھی ملیں گے۔

شیطان وہاں سے سیدھا بادشاہ کے گھر گیا۔ بادشاہ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ شیطان نے جا کر اس کی بیٹی پر اثر ڈالا اور وہ مجنونہ سی بن گئی۔ وہ خوبصورت اور پڑوسی لکھی لڑکی تھی لیکن شیطان کے اثر سے اسے دورے پڑنا شروع ہو گئے۔ بادشاہ نے اس کے علاج کے لئے حکیم اور ڈاکٹر بلوائے۔ کئی دنوں تک وہ اس کا علاج کرتے رہے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

جب کئی دنوں کے علاج کے بعد بھی کچھ افادہ نہ ہوا تو شیطان نے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کروالیا ہے، اب سمجھ رہے ہیں دم کروا کر دیکھ لو۔ یہ خیال آتے ہی اس نے سوچا کہ ہاں کسی عابد کو تلاش کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے اپنے سرکاری بندے بھیجے تاکہ وہ پتہ کر کے آئیں کہ اس وقت سب سے

زیادہ نیک بندہ کون ہیٹ۔ سب نے کہا کہ اس وقت سب سے زیادہ نیک آدمی تو برصیحا ہے اور وہ تو کسی سے ملتا ہی نہیں ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر وہ کسی سے نہیں ملتا تو ان کے پاس جا کر میری طرف سے درخواست کرو کہ ہم آپ کے پاس آجاتے ہیں۔

چنانچہ کچھ آدمی برصیحا کے پاس گئے۔ اس نے انہیں دیکھ کر کہا کہ آپ مجھے ڈسٹرب کرنے کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بادشاہ کی بیٹی بیمار ہے، حکیموں اور ڈاکٹروں سے بڑا علاج کروایا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، بادشاہ چاہتے ہیں کہ آپ بیشک یہاں نہ آئیں تاکہ آپ کی عبادت میں خلل نہ آئے، ہم آپ کے پاس بچی کو لے کر آجاتے ہیں، آپ ہمیں اس بچی کو دم کر دینا، ہمیں امید ہے کہ آپ کے دم کرنے سے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ برصیحا کے دل میں خیال آیا کہ ہاں میں نے ایک دم سیکھا تھا، اس کو آزمانے کا یہ اچھا موقع ہے، چلو یہ تو پتہ چل جائے گا کہ وہ دم ٹھیک بھی ہے یا نہیں، چنانچہ اس نے ان لوگوں کو بادشاہ کی مریتضہ بیٹی کو لانے کی اجازت دے دی۔

بادشاہ اپنی بیٹی کو لے کر برصیحا کے پاس آگیا، اس نے جیسے ہی دم کیا وہ فوراً ٹھیک ہو گئی۔ مرض بھی شیطاں نے لگایا تھا اور دم بھی اسی نے بتایا تھا لہذا دم کرتے ہی شیطاں اس کو چھوڑ کر چلا گیا اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ بادشاہ کو پکا یقین ہو گیا کہ میری بیٹی اس کے دم سے ٹھیک ہوئی ہے۔

ایک ڈیڑھ ماہ کے بعد شیطاں نے پھر اسی طرح بچی پر حملہ کیا اور وہ اسے پھر برصیحا کے پاس لے آئے۔ اس نے دم کیا تو وہ پھر اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ حتیٰ کہ دو چار مرتبہ کے بعد بادشاہ کو پکا یقین ہو گیا کہ میری بیٹی کا علاج اس کے دم میں ہے۔ اب برصیحا کی بڑی شہرت ہوئی کہ اس کے دم سے بادشاہ کی بیٹی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد اس بادشاہ کے ملک پر کسی نے حملہ کیا تو وہ اپنے شہزادوں کے

ہمراہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کرنے لگا۔ اب بادشاہ سوچ میں پڑ گیا کہ اگر جنگ میں جائیں تو بیٹی کو کس کے پاس چھوڑ کر جائیں۔ کسی نے مشورہ دیا کہ کسی وزیر کے پاس چھوڑ جائیں اور کسی نے کوئی اور مشورہ دیا۔ بادشاہ کہنے لگا کہ اگر اس کو دو بارہ بیماری لگ گئی تو پھر کیا بنے گا، برصیصا تو کسی کی بات بھی نہیں سنے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے کہا کہ میں خود برصیصا کے پاس اپنی بیٹی کو چھوڑ جاتا ہوں..... چنانچہ بادشاہ اپنے تینوں بیٹوں اور بیٹی کو لے کر برصیصا کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا کہ ہم جنگ پر جا رہے ہیں، زندگی اور موت کا پتہ نہیں ہے، مجھے اس وقت سب سے زیادہ اہماد آپ پر ہے اور میری بیٹی کا علاج بھی آپ ہی کے پاس ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہ بچی آپ کے پاس ہی ٹھہر جائے۔ برصیصا کہنے لگا، تو بہ تو بہ!!! میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں کہ یہ اکیلی میرے پاس ٹھہرے۔ بادشاہ نے کہا، نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے، بس آپ اجازت دے دیں، میں اس کے رہنے کے لئے آپ کے عبادت خانے کے سامنے ایک گھر بنوادیتا ہوں تو یہ اسی گھر میں ٹھہرے گی۔ برصیصا نے یہ سن کر کہا، چلو ٹھیک ہے۔ جب اس نے اجازت دی تو بادشاہ نے اس کے عبادت خانے کے سامنے گھر بنوادیا اور بچی کو وہاں چھوڑ کر جنگ پر روانہ ہو گیا۔

برصیصا کے دل میں بات آئی کہ میں اپنے لئے تو کھانا بناتا ہی ہوں، اگر بچی کا کھانا بھی میں ہی بنادیا کروں تو اس میں کیا حرج ہے کیونکہ وہ اکیلی ہے پتہ نہیں کہ اپنے لئے کھانا پکائے گی بھی یا نہیں پکائے گی۔ چنانچہ برصیصا کھانا بناتا اور آدھا خود کھا کر باقی آدھا کھانا اپنے عبادت خانے کے دروازے سے باہر رکھ دیتا اور اپنا دروازہ کھٹکھٹا دیتا۔ یہ اس لڑکی کے لئے اشارہ ہوتا تھا کہ اپنا کھانا اٹھا لو۔ اس طرح وہ لڑکی کھانا اٹھا کر لے جاتی اور کھا لیتی۔ کئی مہینوں تک یہی معمول رہا۔

اس کے بعد شیطان نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی کہ دیکھو، وہ لڑکی اکیلی رہتی

ہے، تم کھانا پکا کر اپنے دروازے کے باہر رکھ دیتے ہو اور لڑکی کو وہ کھانا اٹھانے کے لئے گلی میں ٹھکانا پڑتا ہے۔ اگر کبھی کسی مرد نے دیکھ لیا تو اس کی عزت خراب کر دے گا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ کھانا بننا کر اس کے دروازے کے اندر رکھ دیا کرو تا کہ اس کو باہر نہ ٹھکانا پڑے۔ چنانچہ برصیصا نے کھانا بننا کر اس لڑکی کے گھر کے دروازے کے اندر رکھنا شروع کر دیا۔ وہ کھانا رکھ کر کنڈی کھٹکھٹا دیتا اور لڑکی کھانا اٹھا لیتی۔ یہی سلسلہ چلتا رہا۔

جب کچھ اور صیغے بھی اسی طرح گزر گئے تو شیطان نے اس کے دل میں ڈالا کہ تم خود تو عبادت میں لگے ہوتے ہو۔ یہ لڑکی اکیلی ہے، ایسا نہ ہو کہ تنہائی کی وجہ سے اور زیادہ بیمار ہو جائے، اس لئے بہتر ہے کہ اس کو کچھ نصیحت کر دیا کر تا کہ وہ بھی عبادت گزار بن جائے اور اس کا وقت ضائع نہ ہو۔ یہ خیال دل میں آتے ہی اس نے کہا کہ ہاں، یہ بات تو بہت اچھی ہے لیکن اس کام کی کیا ترتیب ہونی چاہیے۔ شیطان نے اس بات کا جواب بھی اس کے دل میں ڈالا کہ لڑکی کو کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کی چھت پر آجایا کرے اور تم بھی اپنے گھر کی چھت پر بیٹھ جاؤ اور اسے وعظ و نصیحت کیا کرو، چنانچہ برصیصا نے اسی ترتیب سے وعظ و نصیحت کرنا شروع کر دی۔ اس کے وعظ کا اس لڑکی پر بڑا اثر ہوا۔ اس نے نمازیں پڑھنی اور وظیفے کرنے شروع کر دیئے۔ اب شیطان نے برصیصا کے دل میں یہ بات ڈالی کہ دیکھ، تیری نصیحت کا لڑکی پر کتنا اثر ہوا۔ ایسی نصیحت تو تمہیں ہر روز کرنی چاہیے۔ چنانچہ برصیصا نے روزانہ نصیحت کرنا شروع کر دی۔

اسی طرح کرتے کرتے جب کچھ وقت گزر گیا تو شیطان نے پھر برصیصا کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم اپنے گھر کی چھت پر بیٹھتے ہو اور لڑکی اپنے گھر کی چھت پر بیٹھتی ہے، راستے میں سے گزرنے والے کیا باتیں سوچیں گے کہ یہ کون لوگ باتیں کر رہے ہیں، اس طرح تو بہت ہی غلط تاثر پیدا ہو جائے گا، اس لئے بہتر یہ ہے کہ چھت پر بیٹھ کر اونچی

آواز سے بات کرنے کی بجائے تم لڑکی کے گھر کے دروازے سے باہر کھڑے ہو کر تقریر کرو اور وہ دروازے کے اندر کھڑی ہو کر سن لے، پردہ تو ہو گا ہی سہی۔ چنانچہ اب اس ترتیب سے وعظ و نصیحت شروع ہو گئی۔ کچھ عرصہ تک اسی طرح مستمول رہا۔

اس کے بعد شیطان نے پھر برصیصا کے دل میں خیال ڈالا کہ تم باہر کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہو، دیکھنے والے کیا کہیں گے کہ یہ شخص پاگلوں کی طرح ایسے ہی باتیں کر رہا ہے، اس لئے اگر تقریر کرنی ہی ہے تو چلو کواڑ کے اندر کھڑے ہو کر کر لیا کرو۔ لڑکی اور کھڑی ہو کر سن لیا کرے گی۔ چنانچہ اب برصیصا نے دروازے کے اندر کھڑے ہو کر تقریر کرنا شروع کر دی۔ جب اس نے اندر کھڑے ہو کر تقریر کرنا شروع کر دی تو لڑکی نے اس کو بتایا کہ اتنی نمازیں پڑھتی ہوں اور اتنی عبادت کرتی ہوں۔ یہ سن کر اسے بڑی خوشی ہوئی کہ میری باتوں کا لڑکی پر بڑا اثر ہو رہا ہے۔ اب میں اکیلا ہی عبادت نہیں کر رہا ہوتا بلکہ یہ بھی عبادت کر رہی ہوتی ہے۔ کئی دن تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔

بالآخر شیطان نے لڑکی کے دل میں برصیصا کی محبت ڈالی اور برصیصا کے دل میں لڑکی کی محبت ڈالی۔ چنانچہ لڑکی نے کہا کہ آپ جو کھڑے کھڑے بیان کرتے ہیں، میں آپ کے لئے چار پائی ڈال دیا کروں گی، آپ اس پر بیٹھ کر بیان کر دیا کرنا اور میں دور بیٹھ کر سن لیا کروں گی۔ برصیصا نے کہا، بہت اچھا۔ لڑکی نے دروازے کے قریب چار پائی ڈال دی۔ برصیصا اس پر بیٹھ کر نصیحت کرتا رہا اور لڑکی دور بیٹھ کر بات سنتی رہی۔ اس دوران شیطان نے برصیصا کے دل میں لڑکی کے لئے بڑی شفقت و ہمدردی پیدا کر دی۔ کچھ دن گزرے تو شیطان نے برصیصا کے دل میں بات ڈالی کہ نصیحت تو لڑکی کو سنائی ہوتی ہے۔ تمہیں دور بیٹھنے کی وجہ سے اونچا بولنا پڑتا ہے۔ گلی سے گزرنے والے لوگ بھی سنتے ہیں، کتنا اچھا ہو کہ یہ چار پائی فوراً آگے کر کے رکھ لیا کریں اور دونوں پست آواز میں گفتگو کر لیا کریں۔ چنانچہ برصیصا کی چار پائی لڑکی کی چار پائی کے قریب تر

ہو گئی اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رہا۔

کچھ عرصہ اسی طرح گزرا تو شیطان نے لڑکی کو مزین کر کے برصیحا کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیا اور وہ اس لڑکی کے حسن و جمال کا گرویدہ ہوتا گیا۔ اب شیطان نے برصیحا کے دل میں جوانی کے خیالات ڈالنا شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ برصیحا کا دل عبادت خانے سے اچاٹ ہو گیا اور اس کا زیادہ وقت لڑکی سے باتیں کرنے میں گزر جاتا۔ سال گزر چکا تھا۔ ایک دفعہ شہزادوں نے آکر شہزادی کی خبر گیری کی تو شہزادی کو خوش و خرم پایا اور برصیحا کے گن گاتے دیکھا۔ شہزادوں کو لڑائی کے لئے دوبارہ سفر پر جانا تھا اسلئے وہ مطمئن ہو کر چلے گئے۔ اب شہزادوں کے جانے کے بعد شیطان نے اپنی کوششیں تیز کر دیں۔ چنانچہ اس نے برصیحا کے دل میں لڑکی کا عشق پیدا کر دیا اور لڑکی کے دل میں برصیحا کا عشق بھر دیا۔ حتیٰ کہ دونوں طرف برابر کی آگ سلگ اٹھی۔

اب جس وقت برصیحا نصیحت کرتا تو سارا وقت اس کی نگاہیں شہزادی کے چہرے پر جمی رہتیں۔ شیطان لڑکی کو ناز و انداز سکھاتا اور وہ سراپا تازنین اور رشک قمر اپنے انداز و اطوار سے برصیحا کا دل لہلاتی۔ حتیٰ کہ برصیحا نے علیحدہ چار پائی پر بیٹھنے کی بجائے لڑکی کے ساتھ ایک ہی چار پائی پر بیٹھنا شروع کر دیا۔ اب برصیحا کی نگاہیں جب شہزادی کے چہرے پر پڑیں تو اس نے اسے سراپا حسن و جمال اور جاذب نظر پایا۔ چنانچہ برصیحا اپنے شہوانی جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور اس نے شہزادی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ شہزادی نے مسکرا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ یہاں تک کہ برصیحا زنا کا مرتکب ہو گیا۔ جب دونوں کے درمیان سے حیا کی دیوار ہٹ گئی اور زنا کے مرتکب ہوئے تو وہ آپس میں میاں بیوی کی طرح رہنے لگ گئے۔ اس دوران شہزادی حاملہ ہو گئی۔

برصیحا کو فکر لاحق ہوئی کہ اگر کسی کو پتہ چل گیا تو کیا بنے گا، مگر شیطان نے اس کے دل میں خیال ڈالا کہ کوئی فکر کی بات نہیں، جب وضع حمل ہو گا تو نو مولود کو زندہ درگور

اچھی تھی، بڑی نیک تھی اور ایسے ایسے عبادت کرتی تھی، لیکن وہ اللہ کو پیاری ہو گئی، یہ صحن میں اس کی قبر ہے۔ بھائیوں نے جب سنا تو وہ رو دھو کر واپس چلے گئے۔

گھر جا کر جب وہ رات کو سوئے تو شیطان خواب میں بڑے بھائی کے پاس گیا اور اس سے پوچھنے لگا کہ بتاؤ تمہاری بہن کا کیا بنا؟ وہ کہنے لگا کہ ہم جنگ کے لئے گئے ہوئے تھے اور اسے برصیصا کے پاس چھوڑ کر گئے تھے، وہ اب فوت ہو چکی ہے۔ شیطان کہنے لگا، وہ فوت نہیں ہوئی تھی۔ اس نے پوچھا کہ اگر فوت نہیں ہوئی تھی تو پھر کیا ہوا تھا؟ شیطان کہنے لگا برصیصا نے کہا اس سے زنا کیا، جب بچہ پیدا ہوا تو اس نے خود اسے قتل کیا اور فلاں جگہ اسے دفن کر دیا، اور بچے کو بھی اس نے اسی کے ساتھ دفن کیا تھا۔ اس کے بعد وہ خواب میں ہی اس کے درمیانے بھائی کے پاس گیا اور اس کو بھی یہی کچھ کہا اور پھر اسکے چھوٹے بھائی کے پاس جا کر بھی یہی کچھ کہا۔

تینوں بھائی جب صبح اٹھے تو ایک نے کہا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے، دوسرے نے کہا کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے، تیسرے نے کہا کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔ وہ آپس میں کہنے لگے کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ سب کو ایک جیسا خواب آیا ہے۔ سب سے چھوٹے بھائی نے کہا، یہ اتفاق کی بات نہیں ہے بلکہ میں تو جا کر اس کی تحقیق کروں گا۔ دوسروں نے کہا، چھوڑو بھائی یہ کونسی بات ہے، جانے دو۔ وہ کہنے لگا، نہیں میں ضرور تفتیش کروں گا۔ چنانچہ چھوٹا بھائی غصے میں آ کر چل پڑا۔ اسے دیکھ کر باقی بھائی بھی اس کے ساتھ ہو لیے۔ انہوں نے جا کر جب زمین کو کھودا تو انہیں اس میں بہن کی ہڈیاں بھی مل گئیں اور ساتھ ہی چھوٹے سے بچے کی ہڈیوں کا ڈھانچہ بھی مل گیا۔

جب ثبوت مل گیا تو انہوں نے برصیصا کو گرفتار کر لیا۔ جب قاضی کے پاس لے جایا گیا تو اس نے قاضی کے روبرو اپنے اس گھناؤنے اور مکروہ فعل کا اقرار کر لیا اور قاضی نے برصیصا کو پھانسی دینے کا حکم دے دیا۔

جب برصیصا کو پھانسی کے تختے پر لایا گیا اور اس کے گلے میں پھندا ڈالا گیا اور پھندا کھینچنے کا وقت آیا تو پھندہ کھینچنے سے عین دو چار لمحے پہلے شیطان اس کے پاس وہی عبادت گزار شخص کی شکل میں آیا۔ وہ اسے کہنے لگا، کیا مجھے پہچانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ برصیصا نے کہا، ہاں میں تمہیں پہچانتا ہوں، تم وہی عبادت گزار شخص ہو جس نے مجھے دم کرنا سکھایا تھا۔ شیطان نے کہا سنو! وہ دم بھی آپ کو میں نے بتایا تھا، لڑکی کو بھی میں نے اپنا اثر ڈال کر پیار کیا تھا، پھر اسے قتل بھی میں نے تجھ سے کروایا تھا اور اگر اب تو بچنا چاہے تو میں ہی تمہیں بچا سکتا ہوں۔ برصیصا نے کہا، اب تم مجھے کیسے بچا سکتے ہو؟ شیطان کہنے لگا، تم میری ایک بات مان لو میں تمہارا یہ کام کر دیتا ہوں۔ برصیصا نے پوچھا کہ میں آپ کی کون سی بات مانوں؟ شیطان نے کہا کہ بس یہ کہہ دو کہ خدا نہیں ہے۔ برصیصا کے حواس باختہ ہو چکے تھے۔ اس نے سوچا کہ چلو، میں ایک دفعہ یہ کہہ دیتا ہوں، پھر پھانسی سے بچنے کے بعد دوبارہ اقرار کر لوں گا۔ چنانچہ اس نے کہہ دیا، خدا موجود نہیں ہے۔ عین اس لمحے میں کھینچنے والے نے رسہ کھینچ دیا اور یوں اس عبادت گزار کی کفر پر موت آگئی۔

اس سے اندازہ لگائیے کہ شیطان کتنی لمبی پلاننگ کر کے انسان کو گناہ کے قریب کرتا چلا جاتا ہے۔ اس سے انسان خود نہیں بچ سکتا، بس اللہ تعالیٰ ہی اس سے بچا سکتا ہے۔ ہمیں اللہ رب العزت کے حضور یوں دعا مانگنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ . رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْا .

[اے اللہ! ہمیں شیطان مردود کے شر سے محفوظ فرما۔ اے پروردگار! میں

آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس آئیں]

سجاح اور مسیلہ کذاب

سجاح بن حارث ہوازن کے قبیلہ بنی تمیم میں پیدا ہوئی۔ اسکی نشوونما عرب کے شمال مشرق میں اس سرزمین پر ہوئی جو آجکل عراق کہلاتی ہے۔ اس کو دو دریاؤں (دجلہ اور فرات) کے درمیان ہونے کی وجہ سے الجزیرہ کہا جاتا ہے۔ سجاح مذہب عیسائی اور نہایت فصیحہ بلیغہ اور بلند حوصلہ عورت تھی۔ اسے تقریر و گویائی میں خوب مہارت حاصل تھی۔ جدت فہم، جودت طبع اور اصابت رائے میں اپنی مثال آپ تھی۔ اپنے زمانے کی مشہور کاہنہ تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شباب اور ولربائی میں چاند کو شرماتی تھی۔

جب سید العرب والعمم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات پائی تو سجاح نبوت اور وحی الہی کی دعویٰ دار بن بیٹھی۔ سب سے پہلے بنی تغلب نے اس کی نبوت کو تسلیم کیا۔ سجاح نے مسیح اور مقفا عبارتوں میں خطوط لکھ کر تمام قبائل عرب کو اپنے دین جدید کی دعوت دی۔ بنی تمیم کا سردار مالک ابن ہبیرہ اس کے مکتوب کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر اس کا گرویدہ ہو گیا۔ تھوڑے عرصے میں سجاح کے جھنڈے تلے ایک لشکر جوار جمع ہو گیا۔ سجاح نے سب سے پہلے بنی تمیم پر حملہ کیا۔ سخت گھمسان کارن پڑا لیکن بنی تمیم کے لوگوں نے اس سے مصالحت کر لی۔

سجاح نے اگلے روز ایک پراثر عبارت تیار کی اور صبح کے وقت فوج کے سرداروں کو کہنے لگی کہ میں اب وحی الہی کی بنا پر یمامہ پر حملہ کرنا چاہتی ہوں۔ یمامہ وہ جگہ تھی جہاں مسیلہ کذاب اپنی فوج کے ہمراہ موجود تھا۔ جب مسیلہ کذاب کو سجاح کی آمد کی خبر ملی تو اس نے عیاری اور مکاری سے کام لیا۔ اپنے لوگوں کو قیمتی تحائف و ہدایا دیکر سجاح کے پاس پیغام بھیجا کہ پہلے عرب کے تمام شہر نصف ہمارے تھے اور نصف قریش کے تھے۔ چونکہ قریش نے بد عہدی کی لہذا وہ نصف تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ یہ پیغام بھی دیا کہ مجھے آپ سے ملاقات کا شوق ہے اگر جازت ہو تو حاضر ہو جاؤں۔ سجاح نے اسے

ملاقات کی اجازت دے دی۔

مسلمہ کذاب اپنے چالیس ہوشیار مکار فریبوں کو لیکر سجاد کے پاس پہنچا اور بڑے پر تپاک طریقے سے ملا، اس نے سجاد کے حسن و جمال کو دیکھا تو فریفتہ ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ جنگ و جدل سے عورت ذات کو جیتنا مشکل ہے البتہ عشق و محبت کی کندھ میں پھنسا کر رام کرنا آسان ہے۔ مسلمہ نے سجاد کی تعریفوں کے پل باندھ دیئے اور درخواست پیش کی کہ آپ میری دعوت قبول کر کے میرے خیمہ تک تشریف لے چلیں۔ وہاں ہم دونوں تنہائی میں ایک دوسرے سے ہمسکامی کریں گے اور اپنی اپنی نبوت کا تذکرہ درمیان میں لائیں گے۔ سجاد اپنی تعریفیں سن سن کر جوش مسرت میں پھولی نہیں ساتی تھی۔ اس نے حامی بھری اور یہ وعدہ بھی کر لیا کہ دونوں کے حامی خیمہ سے دور رہیں گے کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس کامیابی پر مسلمہ کذاب کی باچھیں کھل گئیں۔ اس نے واپس آ کر حکم دیا کہ ایک خوشنما اور پر تکلف خیمہ نصب کیا جائے، اس میں اعلیٰ قسم کے اسباب عیش و نشاط رکھے جائیں، زیب و زینت سے آراستہ کر کے انواع و اقسام کے عطریات مہیا کئے جائیں اور خیمہ کو بنا سجا کر تجلہ عروسی بنا دیا جائے۔ جب سب تیاریاں مکمل ہو گئیں تو اس نے سجاد کو آنے کی دعوت دی۔ سجاد اگرچہ رشک قمر اور حسن و جمال کا پیکر تھی مگر اس ملاقات کے لئے وہ خوب بن سنور کر اوز جو بن نکھار کر حسن و لطافت کے پھول برساتی اور معشوقانہ انداز میں خراماں خراماں چلتی ہوئی مسلمہ کذاب کے خیمہ میں آ پہنچی۔ مسلمہ اگرچہ عمر میں سجاد سے دگنا تھا مگر ڈیل ڈول کے اعتبار سے اچھا مضبوط تھا، اس نے سجاد کا مسکراہٹوں سے استقبال کیا، نہایت نرم و گداز ریشمی گدیلے پر بٹھایا اور میٹھی میٹھی چکنی چٹری باتیں کرنے لگا۔

خوشبو کی لپٹوں نے سجاد کو مست و سرور کر دیا تھا۔ مسلمہ جانتا تھا کہ عورت جب خوشبو کی وجہ سے مست ہو جاتی ہے تو مرد کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ مسلمہ نے سجاد

سے کہا کہ اگر آپ پر حال ہی میں کوئی وحی نازل ہوئی ہو تو سنائیے۔ سجاح بولی کہ نہیں پہلے آپ سنائیں، مسئلہ تو پہلے ہی شہوت بھری گفتگو کرنے کیلئے تیار بیٹھا تھا اس نے سجاح کا رویہ معلوم کرنے کے لئے کہا کہ مجھ پر یہ وحی اتری ہے۔

الم تو الی ربک کیف فعل بالحملی. اخرج منها نسمة نسی

بین صفاق وحشی

[کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارا رب حاملہ عورتوں سے کیا سلوک کرتا ہے۔ ان سے

چلتے پھرتے جاندار نکالتا ہے، جو پردوں اور جھلیوں کے درمیان لپٹے ہوئے

ہوتے ہیں]

چونکہ مسئلہ کی وحی سجاح کی نفسانی خواہشات کے مطابق تھی۔ شباب کی امنگوں نے اسے گدگدانا شروع کر دیا وہ غیر مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھی تھی اور چاہتی تھی کہ شہوانی گفتگو جاری رہے لہذا بولی اچھا کوئی اور وحی بھی سنائیے۔

جب مسئلہ نے دیکھا کہ اس نازنین نے اتنی تھش گفتگو کو گوارا کر لیا ہے اور برا ماننے کی بجائے خوش ہوئی ہے تو اس کا حوصلہ بڑھا، اس نے مت مت لگا ہوں سے سجاح کی طرف دیکھا، اس کے حسن و جمال کی خود تعریف کی اور کہا کہ حق تعالیٰ نے یہ آیات بھی نازل فرمائی ہیں۔

ان الله خلق للنساء افراجا وجعل الرجال لهن ازواجا لفرلج

فیہن ایلا جائم نخرج اذا نشاء اخر اجا فینتجن لنا سخالا

وانتاجا

اس شرمناک اور شہوت انگیز ابلیسی کلام کو سن کر سجاح کے اندر شہوت بیدار ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے نظر آنے لگے۔ مسئلہ بہت چالاک اور عیار تھا عورت کی نفسیات جانتا تھا۔ کہنے لگا سنو، خدائے بزرگ و برتر نے نصف زمین مجھے دی اور

نصف قریش کو دی مگر قریش نے نا انصافی کی لہذا میں نے قریش کا نصف حصہ تمہیں دے دیا ہے۔ میں بڑے خلوص سے مشورہ دیتا ہوں کہ اگر ہماری فوجیں مل جائیں تو ہم سارے عرب پر قبضہ کر لیں گے، تم عرب کی ملکہ کہلاؤ گی، تمہاری فوج کی دیکھ بھال کا کام میں کروں گا، ہم آپس میں نکاح کر لیتے ہیں۔ ہماری نبوت بھی خوب چمکے گی۔ سجاد پر مسیلمہ کا جادو چل چکا تھا وہ بولی مجھے آپ کا مشورہ قبول ہے۔

یہ سن کر مسیلمہ مسکرایا اور کہنے لگا ہاں مجھے بھی ایسا ہی کرنے کا حکم ملا ہے۔ انقض میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی کے مصداق دونوں نے بغیر کسی گواہ کے خود ہی نکاح کر لیا اور شب زفاف منانی شروع کر دی۔ تنہائی میں غیر مرد کے ساتھ گفتگو کرنے کا منطقی انجام یہی ہوتا ہے۔

خیمے سے باہر دونوں مدعیان نبوت کے چہرہ کار یہ گمان کر رہے تھے کہ خیمے کے اندر ہر مسئلے پر بہت کچھ رد و قدح ہو رہی ہوگی۔ بحث و اختلاف کی محفل اپنے عروج پر ہوگی۔ لوگ انجام ملاقات معلوم کرنے کیلئے چشم براہ اور گوش برآواز بنے ہوئے تھے جبکہ خیمے کے اندر دلہا اور دلہن بساط عیش پر فوجوانی کے مزے لوٹ رہے تھے۔ شوق وصال کا یہ عالم تھا کہ تین دن تک خیمے سے باہر نہ نکلے۔ مسیلمہ نے جی بھر کر سجاد سے خط انصافی اٹھایا اور ارمان بھرے دل کی آرزوئیں پوری کیں۔

تین دن میں اپنی نبوت کو خاک میں ملا کر اور مسیلمہ کے ہاتھوں اپنی عزت لٹا کر شرمندگی میں ڈوبی ہوئی سجاد لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے چلتی ہوئی اپنے لشکر میں واپس آئی۔ اس کے سرداروں نے پوچھا کہ تین دن کی مجلس کا کیا نتیجہ نکلا، کہنے لگی وہ بھی نبی برحق ہے میں نے اسکی نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے اس سے نکاح کر لیا ہے۔ فوجیوں کے صبر و انتظار کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا، ایک نے پوچھا کہ گواہ کون تھا اور مہر کتنا تھا۔ سجاد

نے شرمندگی سے آنکھیں نیچی کر لیں، نادم چہرہ اپنی بازی ہارنے کی وجہ سے زمین کی طرف جھک گیا، کہنے لگی کہ میں مسیلمہ سے حق مہر پوچھنا ہی بھول گئی۔ معقدین نے مشورہ دیا کہ آپ اسی وقت دوبارہ جائیں اور اپنے مہر کا تصفیہ کریں، اس کے بغیر نکاح ٹھیک نہیں ہوتا۔ ان کے مجبور کرنے پر سجاح ندامت و شرمندگی کی زندہ تصویر بنی ہوئی واپس لوٹی۔ مسیلمہ نے خیمے کے دروازے بند کر لئے تھے، وہ اس بات پر گھبرایا ہوا تھا کہ کہیں سجاح کے پیروکار اسے اپنی توہین سمجھ کر اس کو قتل کرنے کے درپے نہ ہوں۔ جب مسیلمہ کو پتہ چلا کہ سجاح دروازے پر آئی ہے تو اس نے ایک سوراخ سے جھانک کر پوچھا کہ دوبارہ کیسے آنا ہوا۔ سجاح نے کہا کہ میں اپنا مہر پوچھنا بھول گئی تھی۔ مسیلمہ نے مسکرا کر کہا محمد ﷺ منراج میں عرش بریں سے پانچ نمازیں لائے تھے، رب العزت نے مؤمنین کو سجاح کے مہر کے عوض فجر اور عشا کی نمازیں معاف کر دیں۔ سجاح واپس آئی تو اس کے لشکر کے مرد حضرات کو شک پڑ گیا کہ دال میں کالا کالا ہے، وہ سجاح جو لوگوں کے سامنے چمکتی تھی، اپنی لفاظی کے ذریعے ان کے دل موہ لیتی تھی، جوش تقریر اور حسن تصویر سے دلوں کو رام کر لیتی تھی، اب سبھی گھبرائی اور شرابی کیفیت سے دوچار تھی، زبان سے بے ربط الفاظ نکل رہے تھے۔ محورت جب اپنا جوہر عصمت لٹا بیٹھے تو اسکا یہی حال ہوتا ہے۔ وہ اپنی جھتی ہوئی بازی ہار چکی تھی۔ اس کی فوج کے لوگ بدول ہو کر گھروں کو واپس جانے لگے۔

اسی دوران حضرت خالد بن ولید اسلامی لشکر کو لے کر یمامہ پہنچے۔ مسیلمہ قتل ہوا، سجاح نے بھاگ کر جان بچائی اور جزیرہ میں جا کر مقیم ہو گئی، نبوت کے دعوے سے توبہ کی اور اسلام قبول کر لیا۔ قبیلہ بنی تغلب سے اس کا ناںہالی رشتہ تھا، اس میں جا کر خاموشی کی زندگی گزارنے لگی۔ اس کے کہنے پر اس کی قوم نے اسلام قبول کر لیا تو وہ بصرہ منتقل ہو گئی اور نیکو کاری اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنا لیا۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے

زمانے میں اسکی وفات ہوئی تو ایک صحابی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ ابن جندب نے اسکا جنازہ پڑھایا۔

اس پورے واقعے سے یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ اگر سجاج مسیلہ کذاب سے تنہائی میں ملنے والی غلطی نہ کرتی تو مسیلہ اس کی ماتحتی کو قبول کر لیتا۔ بوڑھے مرد نے تنہائی کا فائدہ اٹھا کر جوان و دشیزہ کو پوری زندگی کیلئے ناکارہ بنا دیا، اس کے ہاتھ ندامت و شرمندگی کے سوا کچھ نہ آیا۔ چند لمحوں کی غلطی نے پوری زندگی کی عزت خاک میں ملا دی۔ سجاج نے اس صدمے کی وجہ سے اسلام قبول کر لیا چونکہ اسے اپنی اور مسیلہ کی حقیقت کا پتہ چل گیا تھا۔ احساس ندامت بھی کتنی عجیب نعمت ہے کہ اللہ رب العزت نے سجاج کا انجام اچھا کر دیا۔ سچ ہے کہ توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے گنہگار جب چاہے اپنے رب کو منائے۔

(۴) غیر محرم سے چھپی آشنائی کرنا

انسان بعض اوقات ایسی غلطیاں کر بیٹھتا ہے جو پوری زندگی کیلئے سوہان روح بن جاتی ہیں۔ ان غلطیوں میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ عورت کسی نامحرم مرد سے اپنے ذاتی معاملات پر باتیں کرنی شروع کر دے۔ اس کی ابتدا کتنے ہی خلوص پر مبنی کیوں نہ ہو اس کی انتہا ہمیشہ بری ہوتی ہے۔ بعض لڑکیاں اپنے ماں باپ سے بات کرنے میں دشواری محسوس کرتی ہیں نہ ہی کوئی ایسی بہن ہوتی ہے جو راز دار بن سکے۔ لہذا وہ اپنے کسی کزن سے یا سہیلی کے بھائی سے یا محلے دار لڑکے سے یا کلاس فیلو سے بات کر بیٹھتی ہیں۔ مرد بڑی فراخ دلی سے اس کی بات سنتے ہیں اسکی مدد کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ اس لڑکی میں دلچسپی لینا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ شروع میں دونوں فریقین کو اس بات چیت میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ دونوں میں نا جائز تعلقات کی

صورت بن جاتی ہے۔ آجکل کے نوجوان لڑکے بھونی بھالی لڑکیوں کو جال میں پھنسانے اور ان کو دانہ ڈالنے میں مہارت حاصل کر چکے ہیں۔ عموماً لڑکیاں ڈاکٹر بہ کار ہوتی ہیں جبکہ لڑکے محبت کی چٹختیں بڑھانے کا تجربہ حاصل کر چکے ہوتے ہیں، لہذا وہ ہر نئی لڑکی کو ایسی حکمت عملی سے قریب کرتے ہیں کہ عقل و نگاہ رہ جاتی ہے۔ اگر لڑکی انہیں دینی ذہن کی نظر آتی ہے تو اس سے نیکی اور نماز کی باتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ اس لڑکی کو کہتے ہیں کہ تمہاری وجہ سے میرے دل میں نیک بننے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اگر لڑکی کی طبیعت میں ہمدردی نظر آتی ہے تو اس کے سامنے اپنی والدہ کی نیکی اور تر و شرونی یا اپنی بیوی کی تلخ کلامی کا ایسا منظر پیش کرتے ہیں کہ لڑکی کو اس پر ترس آ جاتا ہے، وہ سوچتی ہے کہ اگر میں اس سے بات نہیں کروں گی تو یہ لڑکا کہیں خودکشی نہ کر لے۔ اگر لڑکی غریب نظر آتی ہے تو اس کو نوکری و نوانے یا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اگر لڑکی ناز نخرے والی اور چنچل نظر آتی ہے تو اس کی جوتی اور کپڑوں کی تعریفوں کے بل بوتہ پر ہاندھ دیتے ہیں۔ اس کے جسم سے ریح بھی خارج ہو تو کہتے ہیں واہ کیا گلاب کی خوشبو آرہی ہے۔ کلر میچنگ کی تعریف کر کے اس کو قریب کر لیتے ہیں۔ جو لڑکی دیکھنے میں عام سی شکل و صورت رکھتی ہو اس کو کہتے ہیں تمہارے چہرے پہ ساوگی کا نور نظر آتا ہے۔ جو لڑکی عمر میں بڑی ہو جائے اس کو کہتے ہیں کہ تمہارے چہرے پہ بڑی معصومیت ہے۔ جو لڑکی بے وقوف نظر آئے اس کی عقلمندی کی خوب تعریفیں کرتے ہیں۔ جو لڑکی سوٹی ہو اسے کہتے ہیں کہ آپ کی صحت مند کاراز کیا ہے؟ ہمیں بھی بتائیں کہ آپ کون سے وٹامن استعمال کرتی ہیں؟ اگر کچھ اور سمجھ نہ آئے تو کہتے ہیں کہ میرے دل میں آپ کا بڑا احترام ہے آپ کی شرافت مجھے اچھی لگی ہے۔ غرض کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتے ہیں جو اس لڑکی کی دکھتی رنگ ہوتی ہے کہ وہ لڑکی محسوس کرے کہ مجھے بھی کوئی چاہنے والا ہے۔ ساتھ یہ بھی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ میں عام لڑکوں کی طرح نہیں ہوں میں تو کسی سے

بات ہی نہیں کرتا، پتہ نہیں کیوں میرے دل میں آپ کا بڑا مقام ہے۔ جب لڑکی بات چیت کرنے لگ جاتی ہے تو پھر آہستہ آہستہ اسے شیشے میں اتارتے ہیں۔ اس کی تاریخ پیدائش لکھ کر رکھتے ہیں تاکہ اسے مبارکباد دی جاسکے۔ خط کے ذریعے رابطہ ہو تو ایسے ایسے اشعار لکھتے ہیں کہ پڑھنے والا دل تھام کے رہ جائے۔ کبھی کہتے ہیں کہ آپ مجھے کھانا کھاتے یاد آئیں، آپ مجھے سوتے وقت یاد آئیں، آپ مجھے نماز پڑھتے وقت یاد آئیں، اگرچہ وہ بیت الخلاء میں یاد آئی ہو۔ اگر لڑکی میں شرافت نظر آئے تو کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے سیدھے رستے پہ ڈالا ہے میں تو گندگی کی دلدل میں پھنس رہا تھا۔ اگر لڑکی نمازی ہو تو کہتے ہیں کہ میرے لئے دعا کرنا مجھے تمہاری دعاؤں کی قبولیت پہ بڑا یقین ہے۔ اگر لڑکی میں کوئی بیماری نظر آئے تو اس کے علاج معالجے کی باتیں کرتے ہیں۔

مقصد یہ ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات کی جائے جو لڑکی کو اچھی لگے اور وہ بھی کوئی بات کرے تو پھر بات سے بات بڑھے۔ جب محسوس کرتے ہیں کہ لڑکی نے بے جھجک بات کرنا شروع کر دی ہے تو بات چیت کے دوران کبھی کبھار کہتے ہیں کہ آپ مجھے بتائیں ناں کہ آپ مجھے اچھی کیوں لگتی ہیں؟ جب دیکھتے ہیں کہ اس نے مسکرا کر دیکھا ہے تو کہتے ہیں پلیز آپ مجھے یاد نہ آیا کریں، میری نیت صاف ہے ایسا نہ ہو کہ مجھے آپ کو بھلا نا مشکل ہو جائے۔ کبھی کبھی بات چیت کے دوران کہتے ہیں، حیرانگی کی بات ہے کہ میری اور آپ کی پسند اور ناپسند بہت ملتی ہے۔ کبھی کبھی یہ کہتے ہیں کہ آپ بہت عقلمند ہیں آپ نے فلاں مشورہ بڑا ہی اچھا دیا۔ کبھی صاف لفظوں میں کہہ دیتے ہیں کہ میں آپ کو اپنا نا چاہتا ہوں، میرا مقصد برا نہیں ہے۔ ان تمام ہتھکنڈوں کا لب لباب یہ ہوتا ہے کہ لڑکی ہم سے بات چیت کرے، ہنسی مذاق کرے اور اپنی ذاتی زندگی کی باتیں کھولنا شروع کرے۔ جب لڑکی نے اپنی ذاتی باتیں شروع کیں تو وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ پرنذہ اب جال میں پھنس جائے گا۔

دوسرے مرحلے میں اس لڑکی کو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ میری نیت بری نہیں ہے مگر مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔ زبان سے کہتے ہیں I Love you مگر دل میں کہتے ہیں I need you (مجھے آپ کی ضرورت ہے)

جب دیکھتے ہیں کہ اب ایک قدم اور آگے بڑھایا جاسکتا ہے تو اس لڑکی کو اپنے فرضی اور جھوٹے عشق کی داستان سناتے ہیں۔ اگر وہ غور سے سن لے تو اسے اپنے خواب سناتے ہیں کہ آج رات میں نے خواب میں ایک لڑکی سے یہ کیا وہ کیا۔ اگر اس پر بھی لڑکی اچھا رویہ ظاہر کرے تو اس سے فلموں ڈراموں اور گانوں کے بارے میں متبادل خیالات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ تمہیں کونسا گانا پسند ہے، مجھے تو یہ پسند ہے، تمہیں کوئی فلم پسند ہے مجھے تو یہ پسند ہے۔

غرض جب اس قسم کی ناشائستہ باتیں کھلے عام ہونے لگیں تو سمجھتے ہیں کہ اب کامیابی کے امکان روشن ہیں۔

تیسرے مرحلے میں اس لڑکی سے کہتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کے پاس بیٹھ کر آمنے سامنے جی بھر کے باتیں کروں، میرے لئے کچھ وقت اور موقع نکالو، کبھی کہتے ہیں میرا جی چاہتا ہے کہ سمندر کا کنارہ ہو اور ہم دونوں باتیں کرتے کرتے دور چلے جائیں۔ گرمی کے موسم میں کہتے ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ٹھنڈی سڑک ہو اور ہم دونوں ننگے پاؤں اس پر چلتے چلتے تھک جائیں تو اسی پر سو جائیں چاہے کوئی ہمارے اوپر سے ٹرک ہی گزار دے۔ سردی کے موسم میں کہتے ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہم ایک چار پائی پر بیٹھے باتیں کرتے رہیں اور ہمارے ہاتھ پاؤں کمرے میں لپٹے ہوں۔ اگر لڑکی ایسی بات چیت کو خوشی خوشی من لے تو سمجھتے ہیں کہ منزل قریب ہے۔

چوتھے مرحلے میں اس لڑکی سے تنہائی میں ملاقات کی خواہش ظاہر کرتے ہیں اور تھوڑی گفتگو کے بعد کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر گئے مل لو، ایک مرتبہ اپنی آنکھوں کا بوسہ لینے

دو، آئندہ میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ اگر اجازت مل گئی تو ہر ملاقات میں کھلتے کھلتے بالآخر زنا کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ ایک ادبائش نو جوان نے توبہ کی تو اس نے یہ ساری رام کہانی سنائی، یہ بھی بتایا کہ ایک وقت میں پانچ پانچ چھ لڑکیوں سے معاشرت چل رہا ہوتا ہے۔ ایک سے بات چیت کر کے فون بند کرتے ہیں تو دوسری لڑکی کو کال کر کے کہتے ہیں کہ آج میں آپ کے لئے بہت زیادہ اداس ہوں۔ جب فون بند کرتے ہیں تو تیسری لڑکی کو کال کر کے کہتے ہیں کہ ہائے میں تو آج آپ سے بات چیت کرنے کیلئے ترس گیا تھا۔ شیطانی کام کے لئے قدم قدم پر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔

مقصد صرف اور صرف لڑکی سے اپنی شہوت پوری کرنا ہوتا ہے۔ لیکن جس لڑکی سے ایک دفعہ شہوت پوری کر لیں اس سے کبھی شادی کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ جو لڑکی کنوارے پن میں میرے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کر سکتی ہے وہ میری بیوی بن گئی تو اوروں سے تعلقات کیوں نہیں جوڑے گی۔ لہذا اس پر ایک کو ختم بھی مرحلہ وار کرتے ہیں۔

مرحلہ نمبر ۱ (Use The Girl)

لڑکی سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرو جتنا عرصہ بھی داؤ لگ سکے۔ جب لڑکی مجبور کرے کہ آپ میرے گھر اپنی والدہ کو رشتہ کے لئے کیوں نہیں بھیجتے تو بہانے بناؤ۔ اگر لڑکی سمجھدار ہو اور پیچھے ہٹنے لگے تو اسے برائی کے لئے مجبور کرو۔

مرحلہ نمبر ۲ (Abuse the girl)

لڑکی کو مجبور کر کے اس سے خواہش پوری کرو۔ کبھی کہو میں گولیاں کھالوں گا، میں چکھے سے لٹک جاؤں گا، میں جیب میں تمہارے نام خط لکھ کر چھت سے چھلانگ لگا دوں گا، ورنہ تم مجھ سے ضرور ملو۔ اس طرح جتنا عرصہ گزر سکتا ہے گزارنے کی کوشش کرو۔

مرحلہ نمبر ۳ (Confuse the Girl)

اگر لڑکی کے والدین اسکا رشتہ کہیں اور کرنا چاہتے ہیں تو اسکے سامنے اوقات کے فقرے بولوں۔ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکوں گا، تم نے میرا سکون جہاں کر دیا ہے، تمہاری وجہ سے میرا پڑھائی میں دل نہیں لگتا لہذا میں فیل ہو گیا ہوں، اگر تم نے میرے ساتھ شادی نہ کی تو میں عین اس وقت خودکشی کروں گا جب تمہاری ڈولی جارہی ہوگی۔ یاد رکھنا اگر تم نے میری ساتھ شادی نہ کی تو میں تمہارے ہونے والے خاوند کو سب کچھ بتا دوں گا، میں تمہارے خاوند کو تمہارے خط دکھاؤں گا تمہاری تصویریں دکھاؤں گا، تمہیں طلاق دلوا کر رہوں گا، اب تم میری بیوی بن کر ہی زندہ رہ سکو گی۔ لڑکی بچاری ان جھوٹی مکاریوں سے متاثر ہو کر اچھے اچھے رشتوں سے انکار کر دیتی ہے۔ والدین کے سامنے ذلت و رسوائی برداشت کرتی ہے مگر ضد کرتی ہے کہ میرا رشتہ فلاں لڑکے سے ہی کیا جائے ورنہ میں خودکشی کر لوں گی، کہیں چلی جاؤں گی، سب کی ناک کٹا کے رہوں گی۔ اگر والدین آمادہ ہو جائیں کہ چلو اسی اوپاش لڑکے سے تمہاری شادی کر دیتے ہیں اور لڑکی اس لڑکے سے کہے کہ آپ اپنی والدہ کو ہمارے گھر رشتہ پالنے کیلئے بھیجو میرے والدین ہاں کر دیں گے تو لڑکا سمجھ لیتا ہے کہ چوتھا مرحلہ شروع ہو گیا۔

مرحلہ نمبر ۴ (Refuse the girl)

لڑکا جب دیکھتا ہے کہ لڑکی ہر طرف سے ہٹ کٹ کے میرے لئے فارغ ہو گئی ہے۔ تو اس سے جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے مگر والدہ کو بھیجنے کے بارے میں بہانے کرتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ فلاں کام کی وجہ سے امی مصروف ہیں، کبھی کہتا ہے کہ فلاں بات پیش آ گئی لہذا اب میں گھر میں یہ بات کیسے کروں۔ جب لڑکی زیادہ مجبور کرتی ہے تو لڑکا کہہ دیتا ہے کہ میری امی نہیں مانتیں، کیا کروں میرے ابو نہیں مانتے۔ اسی لیت و لعل میں

وقت گزار دیتا ہے۔ لڑکی کو مصیبت میں ڈال دیتا ہے، وہ نہ آگے کی رہتی ہے نہ پیچھے کی۔ ایسے موڑ پر پہنچ کر بعض لڑکیاں خودکشی کر لیتی ہیں، بعض دن رات وظيفے کرتی ہیں کہ لڑکا اپنی ماں کو بھیج دے بعض منٹیں مانتی ہیں یا تعویذ دھاگے کے پیچھے وقت ضائع کرتی ہیں۔ بعض اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے نمازیں پڑھنا چھوڑ دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول نہیں کی۔ حالانکہ غلطی تو اپنی ہوتی ہے۔ لڑکا اس لڑکی سے اپنی شہوت پوری کر چکا ہوتا ہے۔ اب وہ لڑکی اس کی نظر میں استعمال شدہ ٹائلٹ، بہر کی مانند ہوتی ہے۔ لہذا وہ حیلے بہانے کر کے لڑکی کو ٹالتا ہے اور ملنا بند کر دیتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ لڑکی کو بندگلی میں پہنچا کر خود غائب ہو جاتا ہے۔

نتیجہ:

اکثر اوقات تو چھپی آشنائی والی شادیاں ہوتی ہی نہیں اگر ہو بھی جائیں تو دو وجوہات کی بنا پر طلاق ہونے کے چانسز زیادہ ہوتے ہیں۔
(۱) خاوند اپنی بیوی کے بارے میں شکی مزاج بن جاتا ہے حتیٰ کہ وہ لڑکی اپنے سگے بھائی سے بھی مسکرا کر بات کر لے تو خاوند کو ناجائز تعلقات کا شبہ ہو جاتا ہے۔ لڑکی اگر والدین کو ملنے کیلئے گھر جانے کی اجازت مانگے تو خاوند اس لئے اجازت نہیں دیتا کہ میکے جا کر کہیں کسی مرد کے ساتھ ملوث نہ ہو جائے۔

ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی پسند کی شادی ہوئی تو وہ دفتر جاتے ہوئے گھر کو ٹال لگا کر جاتا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ گھر میں بیوی کو ایمر جنسی ضرورت پیش آ سکتی ہے کہ وہ باہر نکلے، آپ اسے بند کیوں کر دیتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جو لڑکی والدین سے چھپ چھپا کر محبت کر سکتی ہے وہ مجھ سے چھپ چھپا کر کسی ہمسائے سے محبت کیوں نہیں کر سکتی۔ اس سے اندازہ لگانا چاہیے کہ چھپی دوستی کرنے والی ایسی لڑکیاں ساری عمر کے لئے اپنا اعتبار کھو بیٹھتی ہیں۔

(۲) شادی ناکام ہونے کی دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ شادی سے پہلے لڑکا ہر بات میں لڑکی کی تعریف کرتا تھا، اس کی ہر اٹلی بات کو سیدھی کہتا تھا۔ اب شادی کے بعد حقیقت میں وہ خاوند بن کر رہتا ہے، ٹھیک کو ٹھیک اور غلط کو غلط کہتا ہے۔ لڑکی سمجھتی ہے کہ پہلے میں اچھی تھی اب کیا ہوا کہ اسے میرے اندر عیب نظر آنے لگے اسی طرح آپس میں جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ شادی سے پہلے لڑکا جس طرح لڑکی کی تعریفوں کے پل باندھتا تھا اسے آئے دن تحفے تحائف دیتا تھا شادی کے بعد وہ معاملہ چل نہیں سکتا تو لڑکی سمجھتی ہے کہ اسے مجھ سے اب کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ بعض مرتبہ لڑکا شادی تو کر لیتا ہے مگر اس کو چھپی آشنائی کی لت پڑی ہوتی ہے لہذا وہ کسی اور لڑکی سے وہی پیار و محبت کے مراحل کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے پہلی شادی ناکام ہو جاتی ہے۔

نصیحت کی بات

یہ بات کلی حقیقت ہے کہ عورت کسی غیر مرد کی جھولی میں اس وقت گرتی ہے جب اس کے اپنے گھر کے حالات اچھے نہیں ہوتے۔ اگر ماں فوت ہو جاتی ہے تو رضائی ماں محبت نہیں دیتی، اگر بااں ان پڑھ ہوتی ہے تو بیٹی کے حالات سے بے خبر رہتی ہے، اگر میاں بیوی آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں تو اولاد کی طرف سے غفلت ہوتی ہے، یا ان پڑھ ماں بات بات میں بیٹی کو ڈانٹتی ہے جبکہ بیٹوں کی ہر بات مانتی ہے، یا بیٹی کو ہر چھوٹی سی غلطی پر کوٹنے دیتی ہے حتیٰ کہ وہ بیٹی ماں کے سامنے اپنی کسی غلطی کا اظہار نہیں کرنا چاہتی، یا پھر ماں اپنی بیٹی کو گھر میں اکیلے چھوڑ کر گھر سے باہر چلی جاتی ہے اور ٹیلیفون کال پر غیر محرم مرد کو اس کی بیٹی سے بات کرنے کا موقع مل جاتا ہے، یا قریب کے غیر محرم مردوں کو اکیلی لڑکی سے معاشرۂ بڑھانے کا موقع مل جاتا ہے، یا خاوند بیوی کو محبت نہیں دے پاتا اور وہ محبت کی بھوک غیر محرم کی میٹھی آواز پر قربان ہو جاتی ہے، یا

خاوند گھر سے دور رہتا ہے اور بیوی غیر مرد کے چکر میں پھنس جاتی ہے، یا خاوند کا رویہ بیری کے ساتھ انتہائی سخت ہوتا ہے لہذا بیوی کو جہاں سے کچھ پڑے وہ کبھی چلی جاتی ہے۔ یا عورت کو اکیلا باہر جانے کی کھلی اجازت ہوتی ہے، خرید و فروخت کیلئے بازار جاتی ہے اور غیر مرد سے آشنائی کا موقع نکل آتا ہے یا لڑکی سکول کالج اکیلی جاتی ہے یا سہیلی کے ساتھ جاتی ہے اور راستے میں غیر محرم لڑکے اسے اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ ایسی تمام صورت حال میں پہلا قصور گھر والوں کا ہوتا ہے کہ وہ لڑکی یا عورت کو غیر محرم کی طرف مائل ہونے کا موقع ہی کیوں دیتے ہیں۔ دوسرا قصور غیر مرد کا ہوتا ہے کہ وہ مختلف جھگڑوں سے عورت یا لڑکی کو محبت کے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ تیسرا قصور عورت یا لڑکی کا اپنا ہوتا ہے کہ اگرچہ حالات نا سازگار بھی مگر وہ غیر محرم کے قریب کیوں آتی ہے، اپنی عزت کا جنازہ نکالتی ہے اور زندگی بھر کی بدنامی کا داغ اپنے ماتھے پہ سجاتی ہے۔ جہاں قصور دوسروں کا ہوتا ہے وہاں اپنا بھی ہوتا ہے۔ بقول شاعر۔

کچھ اوہیں ہی راہواں اوکھیاں سن
کچھ گل وچ غماں دا طوق وی سی
کچھ شہر دے لوگ وی ظالم سن
کچھ سانوں مرن دا شوق وی سی

جو لڑکیاں اپنے عزت و ناموس کی قیمت قدر و قیمت جانتی ہیں وہ لاکھوں پریشانیوں کے باوجود غیر محرم مرد کی طرف بال برابر متوجہ نہیں ہوتیں، نہ ہی کسی کو قریب ہونے کا موقع دیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قریب کر لیتے ہیں اور ولایت کا نور عطا فرماتے ہیں۔

(۵) تنہا یا غیر مرد کے ساتھ سفر کرنا

دین اسلام میں عورت کے لئے تنہا سفر کرنا یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔ حتیٰ کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض حج کا سفر کرنا بھی جائز نہیں۔ عورت خواہ جوان ہو یا بوڑھی دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عورت کے لئے کوئی کراہت نہیں ہے کہ وہ غیر محرم کے نیک و صالح لوگوں کے ساتھ سفر کرے۔ یہی قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ثقہ (پرہیزگار) عورتوں کے ساتھ سفر کرے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر عورت اپنے نفس کو پر امن سمجھتی ہے تو اکیلی نکلے۔ فقہائے احناف کے نزدیک اگر عورت نے بغیر محرم کے حج کیا تو اس کا حج بالاتفاق جائز ہوگا مگر وہ بغیر محرم کے حج کی طرف نکلنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی۔ محرم کو بھی اس وقت سفر میں ساتھ جانا جائز ہے جبکہ اس کو اپنے آپ پر شہوت و فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ محرم کے بغیر سفر کی مسافت اگر ایک دن کی مسافت سے کم ہو تو عورت کے لئے سفر کرنا مباح ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

لا یحل لامرأة قومن. بالله والیوم الآخر ان تسافر مبصرة یوم وليلة لیس معها حرمة (متفق علیہ)

۱۔ مؤمنہ عورت کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن اور ایک رات کی مسافت میں تنہا سفر کرے۔

محرم وہ شخص ہوتا ہے جس سے کبھی بھی نکاح جائز نہ ہو جیسے باپ بھائی بیٹا وغیرہ۔ یہ بات ویسے بھی سمجھ میں آتی ہے کہ عورت تنہا سفر میں نکلے تو اس کی جان مال آبرو تینوں چیزیں خطرے میں ہوتی ہیں۔ اگر بالفرض اس کو کسی وجہ سے غشی کا دورہ پڑ جائے تو پھر یا

تو اس کی جان خطرے میں ہوگی یا پھر کوئی غیر محرم مرد اس کی خبر گیری کر یگا ایسے میں اس کی آبرو لٹنے کا قوی امکان ہے۔ عورت ناقص العقل ہوتی ہے باہر کی دنیا کو نہیں جانتی لہذا کوئی غیر محرم شخص اس کو بہلا پھسلا کر دھوکا دیکر اس کی عزت لوٹ سکتا ہے، مال لے کر اسے قتل کر سکتا ہے۔ عورت بدنی اعتبار سے مرد کی نسبت کمزور بھی ہوتی ہے لہذا یہ بھی امکان ہے کہ کوئی شخص تنہائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سے زنا بالجبر کا مرتکب ہو جائے، یا اسے اغوا کر کے لے جائے۔ اگر محرم مرد ساتھ ہوگا تو ہر چیز محفوظ ہوگی۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

لَا تَسَافِرْ امْرَاةً اِلَّا وَ مَعَهَا مُحْرَمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
اَكْبِتْ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَ كَذَا وَ خَرَجْتَ امْرَاةً حَاجَةً قَالِ اَذْهَبْ
فَجَحَّ مَعَ امْرَاَتِكَ (متفق علیہ)

[کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری بیوی حج کو جا رہی ہے اور میں نے غزوہ میں شرکت کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا تو اپنی بیوی کے ساتھ حج کو جا]

اس سے معلوم ہوا کہ مرد کے لئے جہاد میں نکلنے سے زیادہ افضل ہے کہ وہ اپنی محرم عورت کے ساتھ حج کا سفر کرے تاکہ عورت امن میں رہے۔ عیسیٰ بن عدی نے واقعہ لکھا ہے کہ ایک خوبصورت عورت مکہ مکرمہ حج کرنے کے لئے آئی۔ عمر بن ربیعہ نے اسے دیکھا تو اس کا شیدائی ہو گیا۔ عمر بن ربیعہ نے بات چیت کرنا چاہی مگر اس عورت نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی اور کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن جب عمر بن ربیعہ پھر اس کے سامنے ہوا تو عورت نے کہا یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ تم اللہ کے حرم میں ہو اور حرمت والے ایام میں ہو، عمر بن ربیعہ پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا وہ اصرار کرتا رہا۔ عورت نیک پاک تھی سمجھ گئی کہ یہ مرد میرا پیچھا نہیں چھوڑے گا اس کا علاج کرنا پڑیگا۔ لہذا تیسرے دن اس

نے بھائی سے کہا کہ میرے ساتھ چلو اور مجھے حج عمرہ کے احکام اچھی طرح سکھاؤ۔ اس دن بھی عمر بن ربیعہ اس کے انتظار میں تھا۔ جب اس عورت کے بھائی کو دیکھا تو وہاں سے کھسک گیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر عورت نے شعر پڑھا

تعدو الذئاب علی من لا کلاب له

و تقی صولة المستاد الضاری

[بھیڑے اس شخص پر حملہ کر دیتے ہیں جس کے پاس محافظ کتے نہ ہوں۔ مگر وہ

خود خونخوار شیر کے حملے سے ڈرتے ہیں]

اس واقعے کا خلیفہ منصور عباسی کو علم ہوا تو اس نے کہا

”میری خواہش ہے کہ یہ واقعہ قریش کی تمام لڑکیوں کو سنایا جائے حتیٰ کہ کوئی لڑکی

بھی سنے بغیر نہ رہے“

عربی کا مقولہ ہے

لا یحفظ المرأة الا بیتها او زوجها او قبرها

[عورت کی حفاظت یا گھر کرتا ہے یا خاوند کرتا ہے یا قبر کرتی ہے]

مرد کے لئے لازم ہے کہ اگر اسے ضروری کام کی غرض سے گھر سے دور رہنا پڑے

تو اپنی بیوی بچوں کی حفاظت کا بندوبست کرے۔ مزید برآں سفر پر نکلتے ہوئے یہ دعا

پڑھے۔

اللهم انت الصاحب فی السفر والخليفة فی الاهل . اللهم انی

اعوذ بک من وعشاء السفر وکآبة المنظر وسوء المنقلب فی

الصال و الاهل (ریاض الصالحین)

اے اللہ تو سفر میں مالک ہے اور اہل و عیال میں خلیفہ، اے اللہ! میں تیری پناہ

چاہتا ہوں کہ سفر کی مشقت اور برا منظر دیکھوں اور اس سے کہ مال و عیال کی

برائی دیکھوں]

سفر میں نکلنے والوں کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مقصد پورا ہوتے ہی جلدی گھر واپس لوٹ آئیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم طعامه وشرابه ونومه فاذا قضى نهمته من سفره فليجعل الى اهله (رياض الصالحين)

[سفر عذاب کا ٹکڑا ہے تمہیں کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے لہذا جوں ہی سفر کی ضرورت ختم ہو جلدی سے بال بچوں میں پلٹ آؤ]

جو لوگ دین کی محنت کے لئے۔ دعوت تبلیغ کیلئے گھروں سے دور رہتے ہیں اسلام نے ان کی عورت کی حرمت کو عام عورتوں سے بڑھا کر پیش کیا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔

حرمة النساء المجاہدین علی القاعدین كحرمة امہاتہم۔ مامن رجل من القاعدین یخلف رجلاً من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم القیامة فیاخذ من حسناتہ ما شاء حتی یرضیٰ (رياض الصالحين)

[مجاہدین کی بیویوں کی عزت گھر پر رہنے والوں کے لئے ان کی ماں کے برابر ہے۔ اگر کوئی گھر میں رہنے والا کسی مجاہد کے اہل خانہ سے خیانت کا مرتکب ہوگا تو قیامت کے دن اس مجاہد کو لایا جائے گا اور وہ اس خائن کی جتنی نیکیاں چاہے گا لے لے گا]

دین اسلام نے ان تعلیمات کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ اول تو عورت گھر سے تنہا باہر نہ نکلے۔ اگر سفر پر جانا ہی پڑے تو محرم مرد ساتھ ہو۔ اسی طرح مرد اپنی عورتوں کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر نہ جائیں۔ اگر سفر پر جانا ضروری ہو تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت

میں چھوڑیں۔ اور مقصد پورا ہوتے ہی گھر واپس آئیں۔ اگر دین کی محنت کے لئے اللہ کے راستے میں جانا بھی ضروری ہو اور گھر میں عورت بھی اکیلی ہو تو حدیث پاک کے مطابق مسلمانوں کے لئے اس عورت سے زنا کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی ماں سے زنا کرنا۔ صاف ظاہر ہے کہ کوئی حیا کی رتی رکھنے والا شخص بھی اپنی ماں سے زنا نہیں کر سکتا۔

(۶) گانا بجانا..... زنا کا زینہ

اسلام میں گانے بجانے کی مذمت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشْغِرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَقْبِضَهَا هُزُوًا. أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (لقمن: ۶)

[اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تاکہ بہکائیں بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے اور ٹھہرائیں اسکو ٹیسی مذاق، وہ لوگ ہیں جن کو ذلت کا عذاب ہوگا]

روح المعانی میں لہو الحدیث کا معنی لکھا ہے کہ ہر وہ چیز جو عبادت الہی سے غافل کر دے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس لفظ کی تشریح پوچھی گئی تو آپ نے تین مرتبہ قسم کھا کر فرمایا ہو واللہ الفناء (اللہ کی قسم اس سے مراد گانا اور راگ راگنیاں ہیں) اس سے متعلق چند احادیث اور اقوال درج ذیل ہیں۔

⑥..... حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گانے والی لونڈیوں کے خریدنے اور بیچنے اور ان کو گانے بجانے کی تعلیم دینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ان کی قیمت کھانا حرام ہے پھر اوپر والی آیت تلاوت فرمائی۔

..... حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو آوازوں سے منع فرمایا ایک نغمہ دوسری فوج کرنا۔

..... نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص گانے والی ٹوٹری کی مجلس میں بیٹھ کر اس کا گانا سنے قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔

..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسیقی دل میں زنا کے خیال کو اس طرح پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزی کو اگااتا ہے۔

..... نبی علیہ السلام نے چہ و چہ کی بانسری کی آواز سنی تو کانوں میں انگلیاں ڈال لیں جب تک کہ دور نہیں چلے گئے۔

..... حضرت غنیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گانا بجانا زنا کا منتر ہے۔ ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنا دل کو خراب اور خدا کو ناراض کرتا ہے۔ یزید بن ولید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اے بنی امیہ تم غنا سے دور رہو کیونکہ غنا شہوت کو بڑھاتا ہے۔
..... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی محورتوں کو گانے بجانے سے دور رکھو اس لئے کہ غنا زنا کی دعوت ہے۔

..... حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن قمرہ نے نبی علیہ السلام سے تحش گانے کے علاوہ گانے بجانے کی اجازت مانگی۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ہرگز اسکی اجازت نہیں دوں گا۔ نہ تمہاری عزت کرونگا۔ نہ تمہیں چشم عطا سے دیکھوں گا اے اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرمایا ہے مگر حرام اختیار کرتا ہے اگر میں تجھے پہلے منع کر چکا ہوتا تو اس وقت تجھ سے بری طرح سے پیش آتا۔ چل میرے پاس سے اٹھ جا، اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کر۔ یاد رکھ اگر تو نے گانا بجانا کیا تو میں تمہیں دردناک سزا دوں گا، تیرا منہ بگاڑ دوں گا، تجھے تیرے گھر سے نکال دوں گا، تیرا ساز و سامان مہینہ کے نو جوانوں میں

لٹوا دوں گا۔ جب عمرو بن قرۃ پریشان ہو کر چلا گیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا یہی لوگ عاصی اور نافرمان ہیں جو کوئی ان میں سے توبہ کے بغیر مرے گا حشر میں اللہ تعالیٰ اس کو نکال کر کے اٹھائیں گے، ایک چیتھڑا بھی بدن پر نہ ہوگا جب کھڑا ہونے لگے گا تو لڑکھڑا کر گر پڑیگا (تیسس ایلیس)

..... حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ بندر اور خزیہ کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے فرمایا ہاں (برائے نام) نماز۔ روزہ۔ حج بھی کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ آخر ان کا ایسا حال کیوں ہوگا فرمایا وہ آلات موسیقی۔ رقاصہ عورتوں اور دہلہ سازی کے شوقین ہوں گے شراب پئیں گے۔ رات بھر مصروف ہو رہیں گے جب صبح ہوگی تو بندر اور خزیہ کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔

گانے بجانے کے معاصر اثرات

(ایک تحقیقی جائزہ)

(۱) فرنگی ماحول میں 1920-1930ء تک گانے بجانے کو تفریحی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ کام کاج سے تھکے ہوئے ایک یا ازدواجی زندگی کے مسائل میں الجھے ہوئے لوگ گانا بجانا سن کر غموں کرتے تھے کہ وہ تھوڑی دیر کیلئے اپنی پریشانیوں کو بھول کر اپنے دماغ کو تفکرات سے آزاد کر لیتے ہیں۔ طبیعت کا بوجھ ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے اور وہ تھوڑی دیر کے بعد سکون کی فیند سو جاتے ہیں یا پھر دوبارہ اپنے کام کاج میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

(۲) 1950-1985ء تک گانے بجانے کو سرمایہ کاروں نے اپنے تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ مثلاً کسی گلوکار یا گلوکارہ کا گانا لوگوں میں مقبول عام ہو گیا

تو وہ اس گلوکارہ سے اپنے تجارتی اشیاء کی تشہیر کرواتے تھے۔ مثلاً ٹی وی پر اسے پیسپی کو لا پیٹے دکھاتے تھے تو ان کے مشروب کی مانگ بڑھ جاتی تھی۔ یا گلوکار کو خاص قسم کا لباس پہنا کر اس کا انٹرویو نشر کرتے تھے تو نوجوان نسل اس قسم کا لباس پسند کرنے لگ جاتی تھی۔ لہذا سرمایہ کار حضرات اپنے کارخانوں میں ویسا لباس تیار کر کے خوب پیسے کماتے تھے۔ تشہیر پر اگر ۱۰۰ اڈالر لگتے تھے تو ہزاروں ڈالر منافع کما لیتے تھے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کسی سے متاثر ہوتا ہے یا کسی کو پسند کر لیتا ہے تو اس کی مانند بننا چاہتا ہے اس کی طرح کھانا پینا پہننا پسند کرتا ہے۔ گلوکار حضرات کو ایک ایک چیز پر دستخط (Endoresment) کے لئے لاکھوں ڈالر ملنے شروع ہوئے تو نوجوان نسل نے اپنی توانائیاں گلوکار بننے کے لئے استعمال کرنی شروع کر دیں۔ موسیقی کے میدان میں آنے والوں کی قطار لگ گئی۔ ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت نوجوان اپنی جادو بھری آواز کی سحر طرازیوں دکھانے کیلئے بے تاب نظر آنے لگا۔

(۳)..... 1985-2000ء تک موسیقی نے ماحول معاشرے پر اپنے گہرے اثرات مرتب کر دیئے تو شیطان نے لوگوں کے ذہنوں میں نئے نئے راگ اور راگنیاں ڈالتی شروع کر دیں۔ گانے بجانے والوں نے گانے کے ساتھ خاص انداز کی موسیقی اور رقص کو بھی شامل کر لیا۔ یہ موسیقی اور گانے بہت مقبول ہوئے تو اسے Populer لفظ سے PoP Music کا نام دیا گیا۔ ایسے گانوں کا مقصد مرد اور عورت کے درمیان جنسی محبت والفت کا تذکرہ کرنا تھا۔ مثلاً

☆ To be in love (محبت کیسے کریں)

☆ Guy missing a girl (محبوب اپنی محبوبہ کے بغیر)

☆ Pain is real but no one knows.

(درد حقیقی ہے لیکن وجوہات معلوم نہیں)

ایسے گانوں نے فرنگی ماحول میں جنسی محبت اور بوائے فرینڈ یا گرل فرینڈ کے تصور کو عام کر دیا، اس کا مقصد نفسانی محبت کے ماحول (Romance Culture) کو عام کرنا تھا۔ سکولوں کالجوں یونیورسٹیوں کے نوجوان لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے سے ناجائز محبت کے رشتے جوڑنے لگے۔ ابتدا میں انہیں وہ گانے اچھے لگتے جو یہ کیفیت بیان کرتے کہ محبت کیسے کریں۔ جب تھوڑے دنوں کی دوستی کے بعد مسائل جنم لینا شروع کرتے اور ناراضگیاں ہونا شروع ہو جاتیں تو انہیں وہ گانے اچھے لگتے جو محبوب اپنی محبوبہ کے ہجر میں گاتا ہے۔ غرض یہ کہ ہر نوجوان کو اپنے حالات کے مطابق جس گانے کے بول اچھے لگتے وہ اپنے گھر میں اور گاڑی میں بلکہ ہر جگہ اس گانے کو سینکڑوں بار سنتا۔ اس طرح موسیقی کے شیدائیوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ وقت نے ثابت کیا کہ یہ کام محبت (Love) کے نام سے شروع ہوا اور آہستہ آہستہ اس نے شہوت (Lust) کا روپ دھار لیا۔ آج کل پاپ میوزک کے گانے انسان میں شہوت کو ابھارتے ہیں۔ اس کو جنسی خواہش پورا کرنے کیلئے برا بیچتے کرتے ہیں۔ گانے والا گارہا ہوتا ہے تو اس کے پس منظر میں نیم عریاں خوبصورت ماڈل گرلز کو ڈانس کرتے دکھایا جاتا ہے جو کہ جلتی پہ پٹرول کا کام کرتی ہیں۔ نوجوان گانہ سن کر اپنے قابو میں نہیں رہتے اور کسی نہ کسی صورت اپنی شہوت کو پورا کرنے کا انتظام کر لیتے ہیں۔ لہذا Love کی نیت سے جو گانے بجانے کا سلسلہ شروع ہوا وہ بالآخر اپنے منطقی انجام شہوت Lust تک پہنچ گیا۔ نبی علیہ السلام کی حدیث مبارکہ سے بھی ثبوت ملتا ہے کہ موسیقی سننے سے دل میں زنا کا خیال اس طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح بارش برسنے سے زمین میں گھاس پیدا ہوتا ہے۔

(۴)..... فرنگی ماحول میں کثرت زنا کی وجہ سے بن بیاہی مائیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ کئی لڑکیاں تو ۱۰ سال کی عمر میں ہی حاملہ ہو جاتی ہیں۔ گیارہ بارہ اور تیرہ سال کی لڑکیوں کا حاملہ ہو جانا تو روزمرہ کی بات ہے۔ ایسی لڑکیاں عموماً اپنے بچے کو جلدی اپنے سے دور

کر دیتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسے بچے سکول کے ماحول میں جاتے ہی اپنی تنہائی دور کرنے کیلئے کسی نہ کسی کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ یہ نوعمر بچے اپنی وقت گزاری کے لئے مستقل اپنا گروپ بنا لیتے ہیں جسے Gang کہتے ہیں۔ چونکہ ان نوجوان لڑکوں کے لئے فیملی کا سلسلہ تو ہوتا نہیں لہذا ان Gang ان کا خاندان بن جاتا ہے۔ وہ اپنی اپنی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے چھوٹے چھوٹے جرائم سے کام شروع کرتے ہیں تو وقت کے ساتھ بڑے مجرم بن جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں ماحول معاشرے کے خلاف غم و غصہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ آپس میں اختلاف اور جھگڑوں کی وجہ سے نفرت کی انتہا ہوتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو محروم قسمت لوگ سمجھتے ہیں لہذا دوسروں سے ہر چیز چھین کر لینا چاہتے ہیں۔ ایسے جرائم پیشہ نوجوانوں کی زندگی کا مقصد صرف اتنا رہ جاتا ہے کہ دوسروں سے انتقام لو اور اپنا غصہ ٹھنڈا کرو۔ چنانچہ Take anger out یعنی غصہ نکالو کی نیت سے ان لوگوں نے موسیقی اور گانے کا ایک نیا انداز شروع کیا جسے RAP میوزک کہتے ہیں۔ ان گانوں میں باقاعدہ اشعار کی بجائے آزاد عبارت اور ورد بھری کہانی کو پرسوز آواز میں میوزک کے ساتھ اس طرح سناتے ہیں کہ سامعین کے دل متاثر ہوتے ہیں۔ سننے والے ہمدردی کے جذبات سے مفلوب ہو کر موسیقی کی اس قسم کے رسیا بن جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمان نوجوان بھی اس خطرناک موسیقی کو اچھا سمجھتے ہیں، اپنے والدین کو کہتے ہیں کہ ہم گانے نہیں سنتے بلکہ اسٹریٹ شعوری سنتے ہیں۔ ایسے گلوکار عموماً اپنے لمبے بالوں، بے ڈھنگے لباس، عریاں جسم کے حصوں پر بنے ہوئے رنگین نشانات Tattoos اور ہاتھوں میں گٹار کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ موسیقی افریقی امریکن Afro-American باشندوں نے شروع کی مگر وقت کے ساتھ ساتھ سب گورے کالے اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ آج RAP میوزک نوجوانوں کی پسندیدہ موسیقی ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں راستے میں آتے جاتے اور بھاگتے ہوئے (logging)۔

ہر وقت واک مین جیب میں رکھتے ہیں اور میڈفون کے ذریعے ہر وقت میوزک سن رہے ہوتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد سامعین میں کلام کا اثر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے لہذا عام گھروں کے اچھے بچے بھی وہی کام کرنے کے متمنی ہوتے ہیں جو گینگ کے لوگ کرتے ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی بڑا جرم کر کے ٹی وی اسکرین پر آنا چاہتے ہیں اخباروں کی زینت بننا چاہتے ہیں۔ ایسے نوجوانوں سے پوچھا جائے کہ آپ کا مقصد کیا ہے تو وہ جواب دیں گے کہ Angola Prison انگو لا خطرناک مجرموں کی جیل میں پہنچنا ہے۔ بقول شاعر۔

بچہ وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

موسیقی کی اس قسم کو ابتدا میں فرنگی عوام نے ناپسند کیا بلکہ اپنے غم و غصے کا اظہار بھی کیا مگر وقت کے ساتھ ساتھ نوجوان لوگوں کی وجہ سے یہ موسیقی عام ہوتی گئی۔ آج کے دور میں یہ پسندیدہ موسیقی کی بہترین قسم ہے۔ اس کی CD سی ڈی وغیرہ کثرت سے فروخت ہوتی ہیں۔ سرمایہ کاروں نے اسے اپنے ممالک کے ہر کچے کچے مکان میں پہنچا دیا ہے۔

(۵)..... گانے بجانے والوں نے جب کچھ عرصہ اپنی مظلومیت کا خوب چہ چا کیا اور عوام میں مقبول ہوئے تو انہوں نے چار قدم اور آگے بڑھ کر ایسی موسیقی کے سرتال ایجاد کئے جو مایوس زندگی گزارنے والوں کے دلوں کو تڑپانے لگی۔ فرنگی ماحول میں مایوس Depression لوگوں کی بہت کثرت ہے، کوئی فیملی سے دور، کوئی گھر سے دور، کوئی محبوب سے دور، کوئی بڑھاپے میں تنہائی کا شکار لیکن درحقیقت اللہ تعالیٰ سے دور ہونے کی وجہ سے مایوس کا شکار ہوتا ہے ایسے لوگ ڈپریشن کی گولیاں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خودکشی کرنے کو بتی چاہتا ہے۔ انہیں موسیقی کی نئی قسم Heavy Metal ہیوی مٹل بہت اچھی لگنے لگی۔ موسیقی کی اس قسم میں گانے والا چیخا ہے، چلاتا ہے، اونچی اونچی

آوازوں سے گاتا ہے، خوب شور مچاتا ہے اور طوفان بدتمیزی پھا کرتا ہے۔ جس طرح اکٹایا ہوا جنونی اپنے غصے کا اظہار کرتا ہے یا مرجانے والا شور شغب کے ذریعے دل کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اس طرح کی موسیقی اور گانوں کی یہ قسم بھی بہت مقبول ہو گئی ہے۔ یہ Rock میوزک کی ایک قسم کہلاتی ہے۔

(۶)..... شیطان نے لوگوں کو خدا پرست بنانے کیلئے اور اپنی پوجا کروانے کیلئے بعض گلوکاروں کے دلوں میں موسیقی کی نئی قسم کے نئے پیدا کئے۔ اس موسیقی کا نام ہی Satanic worship شیطان عبادت رکھا گیا۔ یہ Rock میوزک کی دوسری قسم کہلاتی ہے۔ اس موسیقی میں ایسے گانے گائے جاتے ہیں جو نفس اور شیطان کی پوجا کرنے سے متعلق ہوتے ہیں۔ کھلے لفظوں میں کہا جاتا ہے کہ ہم شیطان کے پیچاری ہیں نفس کے غلام ہیں، یہی ہمارا مقصد زندگی ہے۔ اس قسم کے گانے بجانے والی عورتیں سٹیج پر انتہائی عریاں جسم کے ساتھ آکر گانا گاتی ہیں، اپنے جسم کے چند انچ کے سوا ہر عضو کی نمائش کرتی ہیں، جو جوانوں کی شہوت کو خوب ابھارتی ہیں۔ ان کی حرکات کو دیکھ کر اور ان کے نعشات کی آواز کو سن کر نوجوان انہیں اپنی بانہوں میں لینے کے لئے بیقرار ہو جاتے ہیں۔ خوف خدا نام کی چیز کو اس طرح مٹایا جاتا ہے کہ ہر بول شیطان کی پوجا کرنا سکھا رہا ہوتا ہے۔ ایسے مرد گلوکار رنگ بے ڈھنگے لباس پہنتے ہیں۔ اول جین کا لباس پہنا گیا، پھر پٹی ہوئی جین کا لباس شروع ہو گیا، آجکل سٹون واش جین Stone wash gene کا لباس عام ہو گیا ہے۔ سرمایہ کاروں نے اس کی خوب تشہیر کی چونکہ چند سالوں کے بعد نئی قسم کی جین کارخانوں میں تیار کرنے کا موقع ملا۔ ان کے کارخانوں کا منافع بڑھ گیا۔ مارکیٹ میں ان کے بنے ہوئے لباس کی خوب مانگ پیدا ہو گئی، نئے سے نئے آرڈر ملنا شروع ہو گئے۔ موسیقی کی اس قسم میں گلوکار مرد اکثر کالے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں، چہرے کے مختلف حصوں میں سوراخ کر کے چھلے پہنتے ہیں۔ کبھی ناک میں،

کبھی ہن میں، کبھی ابرو میں، کبھی ہونٹ میں، کبھی زبان میں، غرض عجیب و غریب جگہوں میں چھلے پہننے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ ظاہر میں بھی، اپنی شکل ایسی بناتے ہیں کہ جیسے شیطان کا بچہ کہیں سے آ گیا ہے۔ دیہاتی علاقوں میں رہنے والے کسانوں نے اپنی موسیقی کنٹری میوزک Country Music کے نام سے مشہور کر لی ہے۔

(۷)..... موسیقی کی اس نئی دوڑ نے نئے نئے رنگ دکھائے چنانچہ ہر میوزک کی ویڈیو بنی ہے۔ اس مقصد کیلئے ایک ٹی وی چینل شروع کیا گیا ہے جو MTV کے نام سے مشہور ہے۔ موسیقی کے شائقین ہر وقت اس چینل کے نشریات سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں۔ یہ ٹی وی چینل فرنگی ملکوں کے علاوہ ہر چھوٹے بڑے ملک میں کھولا جاسکتا ہے۔ اس کے اثرات نوجوان نسل پر بڑی تیزی سے پڑتے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ چینل فقط موسیقی ہی نہیں سناتا بلکہ فرنگی تہذیب پھیلانے کا ذریعہ بننا چلا جا رہا ہے۔ اسکو کہا جاتا ہے (Culture Through Media) تہذیب کو میڈیا کے ذریعے سے لوگوں کے دل و دماغ میں اتار دو۔ نوجوان کو بتایا جاتا ہے کہ دنیا میں ہمارے پیدا ہونے کا مقصد پرچ فڑیٹا ہے۔

Live, Love And Laugh

Your Dreams Will Come True

(زندہ رہو، محبت کرو، ہنسو مسکراؤ۔ تمہارے خواب پورے ہو جائیں گے)

(۸)..... شیطان کی گہری سازشیں

© غیر محسوس اطلاعات:

موجودہ سائنسی دور میں انسانی دماغ پر تحقیق کا کام بہت تیز ہو گیا ہے۔ دنیا کے ہزاروں سائنسدان روزانہ اپنی ریسرچ ایپارٹریز میں بیٹھے ہوئے دماغ کی حقیقت

وماہیت کو سمجھنے کیلئے تجربات کر رہے ہوتے ہیں۔ لہذا ذہن بدن نئی معلومات سامنے آرہی ہیں یہ عجیب سی حقیقت کھل چکی ہے کہ انسانی دماغ اپنے ظاہری اعضاء کو کنٹرول کرنے کے لئے صرف ۵ فی صد حصہ استعمال کرتا ہے جبکہ دماغ کا ۸۵ فی صد حصہ ہر وقت استعمال میں رہتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ بقیہ ۸۵ فی صد دماغ کیا کام کرتا ہے ابھی تک یہ راز پوری طرح کسی کو معلوم نہیں ہوا۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہمارے حواس ہمارے دماغ کو ایسے سگنل بھی پہنچا دیتے ہیں جو ہم محسوس کرتے ہیں اور ایسے سگنل بھی پہنچا دیتے ہیں جو ہم محسوس نہیں کرتے۔ مگر دماغ میں ان کی انفارمیشن کے آنے کی وجہ سے بندے کی شخصیت پہ اسکا اثر پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم نے کسی راستے پر گاڑی کبھی تو دماغ کو یہ اطلاعات ملیں۔

محسوس اطلاعات: گاڑی چل رہی تھی، رنگ سرخ تھا، سپیڈ آہستہ تھی،

مرد چلا رہا تھا۔

غیر محسوس اطلاعات: گاڑی قیمتی تھی، سڑک ویران نہیں تھی۔

تنہائی میں لٹنے کا خطرہ نہیں تھا۔

دوسری مثال رنگوں کے بارے میں دی جاسکتی ہے۔ انسانی آنکھوں پر سبز رنگ کا اثر بہت مثبت ہوتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے درخت اور سبزی گھاس وغیرہ کو سبز بنایا ہے۔ آجکل یونیورسٹی میں بلیک بورڈ کی جگہ گرین بورڈ نے سنبھالی ہے۔ ٹریفک کے سگنل میں چلنے کیلئے سبز رنگ کی لائٹ کو استعمال کیا گیا ہے۔ سرخ رنگ ہمیشہ خطرے کی نشانی رہا ہے۔ آنکھ جیسے ہی سرخ رنگ کو دیکھتی ہے تو دماغ فوراً خطرے کا احساس کرتا ہے۔ اس لئے سرخ رنگ کی لائٹ رککنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ سائنسدانوں نے روز و شب کی محنت سے یہ راز معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہم دماغ تک اپنا پیغام کیسے پہنچا سکتے ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام نے اس ریسرچ سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوششیں کی

ہیں۔ مثلاً ایک خاص قسم کی خوشبو کو اگر سوگھ لیا جائے تو انسان پر شہوت موار ہو جاتی ہے۔ پیشہ ور عورتوں نے اس خوشبو کو کثرت سے استعمال کرنا شروع کر دیا تا کہ ان کا کاروبار خوب چل سکے۔ ایک دوسری قسم کی خوشبو سوگھنے سے انسانی دماغ کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کا دل مال و دولت خرچ کرنے کو چاہتا ہے۔ لہذا یورپ کے بڑے بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹورز نے اس خوشبو کو ایئر کنڈیشنر کی ہوا کے ساتھ ملا کر چھڑکنا شروع کر دیا۔ یہ بات تجربے سے ثابت ہو گئی کہ جو شخص گھر سے ایک سو روپے کا سودا خریدنے کے لئے آتا تھا وہ اس ماحول میں کئی سو روپے کی چیزیں لے کر جاتا تھا۔ جب یہ تحقیق سامنے آئی تو سرمایہ داروں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم بھی کوئی ایسا سلسلہ کریں کہ لوگ بے اختیار ہماری چیزیں خریدنے پر مجبور ہو جائیں۔ لہذا انہوں نے یونیورسٹیز کو ریسرچ پروجیکٹ کے لئے ہماری رقم مہیا کی کہ بتائیں ہم گاہک کو اپنا مال خریدنے کے لئے کیسے متوجہ کر سکتے ہیں۔ سائنسدانوں نے حواس خمسہ کے ذریعے انسانی دماغ کو من مرضی کی اطلاعات غیر محسوس طریقے سے پہنچانے کے طریقے ڈھونڈ لئے۔

● اشتہار بازی یا شکار بازی:

جب ٹی وی سکرین پر مختلف اشیاء کے اشتہارات دیئے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ میوزک بھی شامل کی جاتی ہے۔ اس موسیقی میں ایک پیغام (Jingle) شامل کر دیا جاتا ہے جو انسانی دماغ میں پہنچ کر اٹک جاتا ہے۔ جب انسان چیزیں خریدنے کے لئے بازار جائے تو اس چیز کو خریدے بغیر اطمینان نہیں ملتا۔ اس طریقہ کار کو قانونی حیثیت مل گئی ہے۔ لہذا اشتہار بازی درحقیقت شکار بازی بن گئی ہے۔

● شیطانی جال:

موسیقی کے ذریعے غیر محسوس طریقے سے انسانوں کے دماغ میں اپنا پیغام بھیجنے

کے تجربات جب کامیاب ہوئے تو فقط کاروباری لوگوں نے اور کمپنیوں نے ہی اس سے فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ شیطان اور شیطان کے چیلوں نے اسے اپنے مذہب مقاصد کے لئے خوب استعمال کیا۔ عریانی فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے لوگوں نے اسے نشوں کی موسیقی کے ساتھ شامل کر دیا۔ انہیں معلوم تھا کہ جو گانا خوب مشہور ہوگا اسے لوگ سینکڑوں دفعہ نہیں بلکہ ہزاروں دفعہ سنیں گے۔ لہذا ہزاروں دفعہ شیطانی پیغام ان کے دماغ تک پہنچ جائے گا۔ اسے پس منظر پیغام (Back Track) کہا جاتا ہے۔ مثلاً سننے والا اپنی سمجھ میں گانا سن رہا ہے مگر اس کے دماغ میں شیطانی خیالات جنم لے رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ گانے کے پس منظر میں پیغام مل رہا ہوتا ہے۔ شیطان کی پوجا کرو۔ (Worship the Devil) ایک دوسرا گانا سننے والے لوگوں میں ماں کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہوتے تھے جب پتہ لگایا گیا تو ایس کے پس منظر موسیقی میں پیغام تھا۔ ماں کو قتل کرو۔ (Kill your Mom)

چند سال پہلے فرنگی ماحول میں ہم جنس پرست کو نہایت بری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ مگر جب قانون نے اجازت دے دی تو رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے مشہور گانوں کی موسیقی میں پس منظر پیغام شامل کئے گئے۔

ہم جنس پرستی ٹھیک ہے (Gays life Style) لہذا آج فرنگی ماحول میں اگر کوئی ہم جنس پرستی کو برا کہے تو اس شخص کو انتہائی برا سمجھا جاتا ہے۔ مرد اور عورتیں سب اس طرز زندگی کو دل و جان سے قبول کر چکے ہیں۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر حضرات پہلے اس کے طبی نقصانات گنوا کرتے تھے اب ان کی زبانیں بھی گنگ ہو گئی ہیں۔ ان کے لبوں پر سکوت کی مہر لگ گئی ہے۔

اب یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بعض کمپنیاں جو اپنی اشتہار بازی پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہیں۔ اشتہار بنانے کی قیمت لاکھوں ڈالر ہوتی ہے حالانکہ وہ اشتہار تو انیس

رقم میں بھی بن سکتے ہیں۔ انہیں درحقیقت اشتہاروں اپنے پس منظر پیغام بھروانے کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے مگر انہیں قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ گاہک ان کی چیزوں کو خریدنے کے متوالے بن جاتے ہیں۔ ایک کمپنی نے اعلان کیا کہ ہم اپنی سالانہ آمدنی کا نوے فیصد حصہ اشتہار بازی میں لگاتے ہیں جبکہ ہماری اشیاء کی فروخت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ بقیہ ۱۰ فیصد رقم ہماری کمپنی چلانے کے لئے کافی ہے۔

● پس منظر پیغام (Subliminal messaging)

ہمارے ایک قریبی رچھار دوست پی ایچ ڈی کے سٹوڈنٹ تھے۔ انہیں پروفیسر نے کلاس میں پڑھایا کہ انسان کچھ پیغام شعوری طور پر حاصل کرتا ہے اور کچھ لاشعوری طور پر حاصل کر لیتا ہے۔ طلباء نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے کلاس کے ۳۰۰ شرکاء کے سامنے میڈونا گلوکار کے ایک مشہور گانے کی ٹیپ چلائی اور پوچھا کہ کیا تمہیں اس گانے میں کوئی غیر معمولی پیغام مل رہا ہے؟ تین سو طلباء نے انکار کیا۔ جب کافی بحث ہوئی تو اس پروفیسر نے اس ٹیپ کو کم فریکوئنسی پر یعنی آہستہ رفتار پر چلا کر سنایا تو اس میں وقفے وقفے سے یہ پیغام بھرا گیا تھا۔ اے شیطان۔ اے شیطان (O'satan, O'satan)

(O'satan

طلباء کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

پروفیسر نے یہ بھی بتایا کہ حکومتیں اس طریقہ کار کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہیں۔ مثلاً اگر رائے عامہ کو مسلمانوں کے خلاف کرنا ہے تو پس منظر پیغام کے ذریعے لوگوں کے دماغ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت بھردیتے ہیں۔

اگر دنیا کے کسی حصے میں کثیر تعداد میں مسلمان مرد عورتیں بچے بوڑھے مر جائیں تو خیریں نشر کرنے سے پہلے ایسی میوزک لگائی جاتی ہے جس سے پس منظر پیغام پہنچتا ہے

کہ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ یہ کونسی نئی بات ہے۔ جب خبریں نشر کی جاتی ہے تو پوری دنیا میں کوئی مسلمان اس سے ٹس سے مس نہیں ہوتا، سب کا رویہ ایسے ہوتا ہے جیسا کہ کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

آج فرنگی قومیں بڑی دلیری سے اپنی من مانی کر رہی ہیں۔ انہیں دنیا کے لوگوں کی رائے عامہ کی کوئی پروا نہیں ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ دنیا اس میں جتنا برا کہے ہم اپنا مقصد پورا کر لیں، بعد میں پس منظر پیغام کے ذریعے ہم لوگوں کے ذہن اپنی طرف متوجہ کر لیں گے۔ جو لوگ آج ہمیں گالیاں نکال رہے ہیں وہ کل ہماری تریفوں کے ٹلے باندھا کریں گے۔

یہ بات سمجھنی آسان ہو گئی ہے کہ جو شخص موسیقی اور گانے سننے کا عادی ہوتا ہے وہ بہت جلدی دین سے دور ہو جاتا ہے بلکہ وہ بے حس ہو جاتا ہے، گھر کے لوگ جتنی نصیحتیں کریں وہ اس پر اثر ہی نہیں کرتیں۔ وہ شخص ایسا چکنا گھڑا بن جاتا ہے کہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا۔ دین کی طرف آنا بھی چاہے تو بے اختیار بے دینی کی طرف کھینچ جاتا ہے۔ یہ سب کچھ پس منظر پیغام کے سیاہ کارنامے ہیں۔ جو موسیقی کے ذریعے نیکو کاروں کو جو انوں کو بدکار بناتا کر دکھا دیتا ہے۔

میوزیکل انڈسٹری

(۹) موسیقی نے آجکل میوزیکل انڈسٹری (Musical industry) کا روپ دھار لیا ہے ریسرچ لیبارٹریز میں اس پر بہت زیادہ تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ یونیورسٹی میں بائیو میڈیسن (Bio. medicine) اور (Artificial Intellegance) مصنوعی ذہانت کے مضامین کی طرح آڈیو پروسیسنگ (Audio processing) کے مضمون میں داخلہ ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ ریاضی دان حضرات اب کمپیوٹر کے ذریعے آواز کا ماڈل (Mathematical Modeling) بناتے ہیں۔ لہذا کسی انسان کی

آواز میں اپنا پیغام بھر کر سنانا معمولی سی بات بن گئی ہے۔ مرد کی آواز کو عورت کی آواز کی طرح بنانا اور عورت کی آواز کو مرد کی طرح بنانا باتیں ہاتھ کا کھیل بن گیا ہے۔ مجتبیٰ کی آوازوں میں کسی خاص بندے کی آواز کا پہچانا بہت آسان ہو گیا ہے۔ اس کو لہروں کا تجزیہ (Wavelet Analysis) کہتے ہیں آواز کی پہچان (Wave Recognition) کے کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے کسی شخص کی آواز کو آسانی سے پہچانا اور ریکارڈ کیا جاسکتا ہے۔ گلوکار کے گانے کو Echo System کے ذریعے اس کی اپنی آواز سے بہتر آواز میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

پہلے زمانے میں موسیقی صرف اس وجہ سے حرام تھی کہ اس میں راگ اور راگینوں کی آوازیں شامل ہوتی تھیں آج تو اس میں عیاشی اور فحاشی کی طرف مائل کرنے والے پس منظر پیغام بھی شامل ہوتے ہیں لہذا موسیقی پہلے سے کئی گنا زیادہ درجے کی حرام ہو گئی ہے۔ ماضی میں موسیقی سننے والے کے اعمال ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا تھا آج تو موسیقی سننے والے کا ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ماضی میں موسیقی اپنے سننے والے کو نیکی بیزار بنا دیتی تھی اور آج تو موسیقی اپنے سننے والے کو خدا بیزار بنا دیتی ہے۔ لہذا آج کی موسیقی سنا حرام در حرام در حرام عمل ہے۔

(۱۰)..... ایک مسلمہ حقیقت

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ موسیقی کا شوقین آدمی نیک لوگوں کے ساتھ مل کر کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو جائے اس کے دل کے اندر موسیقی کی نفرت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ ۲۰ سال نیکی کی زندگی گزارنے کے باوجود اگر کبھی وہ بازار یا دکان کے قریب سے گزرے اور اسے کوئی پرانا گانا سنائی دے تو وہ پھڑک جاتا ہے۔ ایک لمحہ میں بیس سال کی منت دھری کی دھری رہ جاتی ہے، پرانی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے موسیقی بہت زیادہ خطرناک ہو گئی ہے کہ بچپن کے گانے بچپن میں بھی نہیں بھولتے۔ موسیقی کے جراثیم مرنے

تک بندے کے دماغ میں موجود رہتے ہیں۔ اچھا شخص وہی ہے جو اس مصیبت کے قریب بھی نہ جائے۔ اپنے دل و دماغ کو سرتال سے خالی رکھے۔

(۷) فلمیں اور ڈرامے

سٹیج اور سکرین پر تماشا دیکھنے کی تاریخ تو بہت پرانی ہے مگر موجودہ دور میں ریاست کیلئے فورٹیا میں واقع ہالی وڈ کو مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ لوگ اسے دنیا کا جنسی دارالحفاظہ (Sex capital of the world) کہتے ہیں۔ یونیورسل، سونی، کولمبیا، فوکس اور ایم جی ایم جیسے پروڈیوسروں نے فلمی صنعت پر قبضہ جمالیا ہے۔

☆ ڈرامہ (Drama)

ڈرامہ اس فلم کو کہتے ہیں جس میں بنانے والا کوئی سبق سکھانا چاہتا ہو۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ لوگوں نے فلموں کے ذریعے ہزاروں نوجوانوں کو بگڑتے تو دیکھا ہے مگر ایک کو بھی سنورتے نہیں دیکھا۔ اس سے ڈرامے کے بد اثرات کا اندازہ لگانا آسان ہے۔

© Thriller Action

تھرلر اس فلم کو کہتے ہیں جس میں مار کٹائی ہو، دل و ہلا دینے والے مناظر ہوں۔ ایسی فلموں کو دیکھ کر بچے مار کٹائی کے طریقے سیکھتے ہیں، چوری کرنا اور قتل کرنا سیکھتے ہیں۔ بعض اوقات نا سمجھی میں اپنی زندگی برباد کر بیٹھتے ہیں۔

کامیڈی Comedy

کامیڈی اس فلم کو کہتے ہیں جس میں ہنسی مذاق کا پہلو غالب ہو۔ دیکھنے والے صرف وقتی طور پر ہی خوش نہیں ہوتے بلکہ وہ پوری زندگی کو کامیڈی بنانے کے چکر میں

ایسے ابجئے ہیں کہ اسے ٹریڈی بنا بیٹھے ہیں۔

کارٹون Cartoon

کارٹون۔ بچوں کے دل بہلانے کے لئے مختلف شکلوں والے جانوروں پر مشتمل کرداروں کے ذریعے قلم بٹائی جاتی ہے۔ بچپن سے ہی بچوں کے اندر سے حیا نکال دیا جاتا ہے۔ پس منظر پیغام کے ذریعے بچے کو انانیت سکھائی جاتی ہے۔ کارٹون دیکھنے کا ایسا چمکا پڑتا ہے کہ نماز قضا ہوتی ہے تو ہو جائے مگر کارٹون دیکھنے میں فرق نہ آئے۔

سائنس فکشن Science fiction

سائنس فکشن۔ سائنسی تصورات کے مطابق مستقبل کے حالات کی عکس بندی کی جاتی ہے۔

رومانس Romance

رومانس۔ ان فلموں میں محبت کرنا، اس کو پروان چڑھانا اور بھانا سکھایا جاتا ہے تاکہ نوجوان بچے بچیوں کو عشق معشوقی کے ڈائلاگ بولنے میں آسانی ہو۔ اس کی کئی قسمیں ہیں جن کے حساب سے ان کے کوڈ ہوتے ہیں۔

☆ G۔ جنرل رومانس سے متعلق فلم

☆ PG۔ (Parental Guidance) ماں باپ خود پاس بیٹھ کر اپنے

بچے کو فلم دکھائیں اور سمجھائیں۔

☆ PG13۔ ماں باپ حیرہ سال تک کی عمر کے بچوں کو اپنے پاس بیٹھ کر فلم

دکھائیں۔

☆ NC17۔ (No chiled less than 17) یہ فلمیں فحاشی اور عریانی

سکھانے کے لئے ہوتی ہیں۔

☆ R - (Restricted) یہ فلم ہر آدمی نہیں دیکھ سکتا چونکہ اخلاقی گندگیوں سے بھری ہوئی ہے۔

☆ X - (Lust) ایسی فلم جو انسان میں شہوت کو بیدار کرتی ہے۔

☆ N - (Nude) وہ فلم جس میں کام کرنے والے مرد اور عورتیں اپنے جسم کے پوشیدہ حصوں سے لباس اتار دیتے ہیں۔

☆ S - (Sex) وہ فلم جس میں کام کرنے والے مرد اور عورتیں آپس میں زنا کاری کرتے دکھائے جاتے ہیں۔

یہ تفصیل اس لئے دی گئی ہے کہ والدین کو اندازہ ہو سکے کہ ان کے بیٹے بیٹیاں اگر کرائے پر ویڈیو فلم لے کر دیکھتے ہیں تو وہ اس میں کیا کچھ دیکھتے ہوں گے۔ سکول کے نو جوان لڑکوں سے اطلاع ملی ہے کہ لڑکے حیلے بھانے سے لڑکی کو تنگی سے تنگی تر فلم دکھاتے ہیں۔ فلم دیکھ کر لڑکی پر شہوت کا اتنا غلبہ ہو جاتا ہے کہ وہ زنا کاری کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ بعض عورتیں بچوں کے ذریعے اپنے گھر کے مردوں سے چوری چھپے کرائے کی ویڈیو منگا کر دیکھتی ہیں۔ یہ اتنا برا شوق ہے کہ ایک دفعہ اس کی عادت پڑ جائے تو چھوٹے کا نام ہی نہیں لیتا۔ بعض مرد فلموں میں مرد و عورت کو گندے گندے طریقوں سے اپنی شہوت پوری کرتا ہوا دیکھتے ہیں پھر وہی سب کچھ اپنی بیوی کے ساتھ آزمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے میاں بیوی میں محبت کی بجائے فاصلے بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ عورتیں فلموں میں کام کرنے والی نو جوان ایکٹرسوں کا لباس دیکھ کر ویسا لباس بنوانے کی کوشش کرتی ہیں اسی سے فیشن پرستی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

بعض ماں باپ اپنے بچوں کے ہمراہ اکٹھے بیٹھ کر فلمیں دیکھتے ہیں۔ ایک پانچ سال کے بچے نے بتایا کہ میں شام کے وقت والدین کے ساتھ بیٹھ کر خوب فلم دیکھتا ہوں۔ جب کوئی ننگا نقش منظر آ جاتا ہے تو امی مجھے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہتی ہیں۔

میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں مگر بار یک سوراخ سے دیکھتا رہتا ہوں۔ باضی میں لوگ فلمیں دیکھنے سینما ہال جایا کرتے تھے تو انہیں بدنامی کا ڈر ہوتا تھا، آج وی سی آر نے ہر گھر کو سینما ہال بنا دیا ہے۔ باضی میں او باش لوگ اگر کسی لڑکی سے فحش کلامی کرنا چاہتے تو ہٹنے کے لئے ہزاروں پا پڑ بیلنا پڑتے تھے آج تو سکریں کے ذریعے وہ جو چاہیں لڑکی کو دکھائیں والدین کو خبر ہی نہیں ہوتی۔ باضی میں اگر مرد کسی عورت سے بدکاری کرنا بھی چاہتا تھا تو عورت کا راضی ہونا مشکل ہوتا تھا۔ آج تو فلموں کے جنسی مناظر دیکھ دیکھ کر لڑکی پہلے ہی تیار ہوتی ہے کہ کاش کوئی مرد اسکے پاس آجائے۔ فرنگی ٹی وی اسٹیشنوں پر رات بارہ سے دو بجے تک نگلوں کا کلب (Nude Club) کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں جس میں مرد اور عورت بے لباس حالت میں مختلف انداز سے جنسی عمل کرتے ہیں۔ مسلمان ملکوں کے نوجوان بند کمروں میں صبح صبح یہ سب کرکرت ہوتے دیکھتے ہیں تو انہیں اسلام میں پابندیاں اور سختیاں نظر آنے لگ جاتی ہیں۔

آج کے دور میں ٹی وی کا دیکھنا کئی گنا زیادہ نقصان دہ اور حرام ہو گیا ہے۔ جس گھر میں ٹی وی ہو سمجھ لو کہ اس گھر میں شیطان کی ایک بریگیڈ فوج موجود ہے۔ بعض لوگ گھر میں ٹی وی رکھنے کا یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے بچے ہمسائے کے گھر جا کر ٹی وی دیکھتے ہیں اس مجبوری کی وجہ سے ہم نے اپنے گھر میں ٹی وی رکھ لیا ہے۔ یہ تو ایسی مثال ہوئی جیسے وہ یہ کہہ رہے ہوں کہ کیا کریں ہمارے بچے باہر جا کر زہر کھاتے ہیں لہذا ہم نے گھر میں اپنے ہاتھوں سے انہیں زہر کھلانی شروع کر دی ہے۔

ٹی وی کے بد اثرات گھر کے لوگوں میں سب سے زیادہ بیوی پر پڑتے ہیں۔ مرد لوگ سکرین پر روزانہ خوبصورت عورتوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں اپنی بیوی میں کوئی کشش محسوس نہیں ہوتی۔ انہیں خوب سے خوب تر کی ہوس ہو جاتی ہے۔ گھروں میں میاں بیوی کے درمیان جھگڑوں اور طلاق کی شرح میں اضافے کا ایک سبب یہ بھی ہے۔

ویسے بھی ٹی وی اور بیوی ہم وزن الفاظ ہیں یوں لگتا ہے کہ جیسے ایک دوسرے کے وزن ہیں۔

انٹرنیٹ یا انٹرنیٹ (Internet or Enter net)

انٹرنیٹ کمپیوٹر کے کنکشن کو کہتے ہیں۔ جبکہ Enter net جال میں پھنس جانے کو کہتے ہیں۔

جدید دور کی تعلیمی سہولتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فرنگی ممالک نے انٹرنیٹ کا سلسلہ اس لئے شروع کیا تھا کہ طالب علم حضرات کو معلومات کے حصول میں آسانی پیدا ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ معلومات حاصل کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسکا اچھا استعمال تو اپنی جگہ مگر برا استعمال بہت زیادہ ہونے لگا گیا ہے۔ شیطان اور شیطان کے کارندوں نے انٹرنیٹ کلمب کو غلط استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے دوستی کرنے کیلئے انٹرنیٹ پر چیٹنگ کرتے ہیں۔ اب تو ایک دوسرے کو تنگی تہا پر بھی بھیجتے ہیں۔ چنانچہ ایسی مثالیں بھی سامنے آئی ہیں کہ مسلمان لڑکیوں نے کانٹر لڑکوں کے ساتھ انٹرنیٹ پر دوستی کر لی۔ بعض جگہ تو یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ انٹرنیٹ دوستی کی وجہ سے لڑکی اپنا گھر چھوڑ کر اپنے دوست لڑکے کے پاس چلی گئی۔ اپنے خاندان کی عزت کو خاک میں ملا گئی۔

اکثر ماں باپ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بچے ہر وقت پڑھائی کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم کہ وہ کمپیوٹر سکرین پر بیٹھے گھنٹوں اپنے دوستوں سے عشق و محبت کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اس مرض میں صرف نوجوان نئی گرفتار نہیں ہیں بلکہ بعض بوڑھے بھی برابر کے شریک ہیں۔ وہ بھی نوجوان لڑکیوں سے اس طرح چیٹنگ کرتے ہیں جیسے کوئی نوجوان لڑکا کر رہا ہو۔

عربیائی دفعتی پھینکانے والے پیشہ ور لوگوں نے انٹرنیٹ کو اپنے مذموم مقاصد کے

لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ لہذا ان کو کریڈٹ کارڈ کے ذریعے رقم بھیج دی جائے تو وہ نگلی نو جوان لڑکی کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ پھر مقررہ مینٹ یا آؤٹا گھنٹے کے لئے وہ لڑکی شہوت آمیز حرکات کرتی ہے۔ انہائی تحش گھٹکو کرتی ہے۔ نو جوان اس کی تصویر دیکھ کر اور گھٹکو کو سن کر شہوت سے بے حال ہو جاتے ہیں۔ پھر چائو وٹا چائو طریقوں سے شہوت کو پورا کرتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم انٹرنیٹ پر بیٹھا ہو اپنا کام کر رہا ہو تو اچانک سکرین پر پیشہ ورنگی لڑکیوں کی تصویریں آجاتی ہیں۔ نیچے لکھا ہوتا ہے اگر ہمارے ساتھ رابطہ کرنا چاہتے ہیں تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔ پتہ لکھوں کے لئے یہ اشتہارات نیک نو جوانوں کی زندگیوں پر ہواؤ کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

بعض مرتبہ ای میل میں اسٹن برے مضامین وصول ہوتے ہیں کہ جن کو پڑھنا روحانیت کی صورت ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ پر اسلامی نام کی ویب سائٹس ہوتی ہے لیکن اسلام کے خلاف کام ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ ایک ہندو اسلامی ویب سائٹ کے نام پر اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف تھا۔ نو جوان انٹرنیٹ سے مختلف مضامین پڑھ کر سمجھ لیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے حالانکہ اس کا اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔ حالات و واقعات کو مد نظر رکھ کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انٹرنیٹ درحقیقت انٹرنیٹ (چال میں پھنسو) بن چکا ہے۔ نو جوانوں کا اس سے دور رہنا ہی اچھا ہے۔

ویڈیو گیم

فرنگی کمپیوٹوں نے بچوں کا دل بھلائے کے لئے کمپیوٹر پر ایسی ایسی گیمز تیار کی ہیں کہ بچے جن کو کھیل کر جھکتے ہی نہیں ہیں۔ ایک گیم بنانے کے لئے کئی ٹیموں کو ملکر کام کرنا

پڑتا ہے۔ مثلاً (1) Graphic Designer گرافک ڈیزائنر

(2) Game Designer گیم ڈیزائنر

(3) Programmer کمپیوٹر پروگرامر

(4) Music Designer میوزک ڈیزائنر

(5) Color Designer رنگ یا شیڈ ڈیزائنر

(6) Pycologist ماہر نفسیات

گیم ڈیزائن کرنے کے لئے تقریباً ۲۰۰ ماہرین فن طکر کام کرتے ہیں۔ ماہر نفسیات حضرات بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھ کر ایسی گیم بناتے ہیں کہ بچے کا دل اس پہ عاشق ہو جائے۔ وہ کسی حال میں گیم کی جان ہی نہ چھوڑے۔ اسی لئے جب بچے گیم کھیلنے بیٹھتے ہیں تو انہیں نہ سکول کی پڑھائی یاد رہتی ہے، نہ نماز تلاوت کا دھیان رہتا ہے۔ ایک قریبی عزیز نے اپنے بچے کا واقعہ سنایا کہ وہ عشا کی نماز کے بعد گیم کھیلنے بیٹھا اور اسی جگہ بیٹھے بیٹھے صبح کر دی۔ حالانکہ گیم کھیلنے میں آنکھ بھی مشغول، دماغ بھی مشغول اور دونوں ہاتھ بھی مشغول ہوتے ہیں مگر گھنٹوں سکرین کے سامنے بیٹھے رہنا بھی عجیب معاملہ ہے۔ ظاہر میں تو یہ نظر آتا ہے کہ گیم کے ذریعے بچے اپنا وقت بہت ضائع کرتے ہیں۔ نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتے ہیں لیکن گیم کی میوزک میں جو پس منظر پیغام دیئے جاتے ہیں وہ تو عام لوگوں کو معلوم نہیں ہوتے۔ ان گیموں کے اندر ایسا زہر بھرا ہوتا ہے کہ بچے بہت جلد دین سے دور ہو جاتے ہیں۔

بڑی عمر کے لڑکوں کے لئے جو گیم تیار کی جاتی ہے اس میں لڑکیوں کی غریانی تصاویر دی جاتی ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جب بجلی کڑ کے گی تو شہوت بھڑ کے گی۔ نتیجہ زنا کاری پر جانکے گا۔

(۸) ناول اور افسانے

آج کل عشق مجازی کی نئی سے نئی سنواری پر مشتمل ناول لکھے جا رہے ہیں۔ اخبار جہاں وغیرہ میگزین بھی ایسی کہانیوں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ تین عورتیں تین

کہانیاں کے عنوان پر ایسے ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں کہ نوجوان لڑکے لڑکیاں انہیں شوق سے پڑھتے ہیں اور بعض مرتبہ خود بھی ویسا ہی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جو نوجوان کسی سے آشنائی نہیں کر سکتے وہ تنہائی افسانے کی کہانیاں اپنے ذہن میں سوچ کر میں گناہوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ خیالات ناپاک ہو جاتے ہیں، گونا گوار میں نماز روزہ بھی کرتے ہوں مگر دل میں خیالی محبوب کی تصویر سجائے پھرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہوئے بھی اسی کی یاد میں منہمک ہوتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ایک خیالی بت کی پوجا کر رہے ہوں۔

نرنگی ممالک میں پورنو گرافی (Pornography) کے نام پر بالکل ننگی تصاویر چھاپی جا رہی ہیں۔ بالغ حضرات کی کشش کے لئے عورتوں کے جسم کے پوشیدہ اعضاء کی قریب سے لی گئی تصاویر چھپتی ہیں۔ ان تصاویر کو دیکھنا اس قدر فساد کا باعث ہے کہ شہوت کے مارے بوڑھا گدھا بھی جوان بن جائے۔ ایک فرنگی ملک میں ایک پیشہ ور عورت کی تصویر دکھائی گئی جو کہ (Sex champion) سیکس چیمپئن کہلائی۔ اعلان کیا گیا کہ اس نے یکے بعد دیگرے تین سو مردوں سے زنا کروانے کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ کفار نے جنسی ملاپ کو بھی فٹ بال کے کھیل کی مانند سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ جتنا چاہا ہوا اتنے گول کرو۔ میدان کھلا ہوا صوبہ جوت ہے۔

(۹) خاندانی منصوبہ بندی (Family Planning)

آج کل خاندانی منصوبہ بندی کی سرکاری مہم بھی زنا اور بے حیائی کے فروغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ بہبود آبادی کے نام پر یہ ایک استعماری سازش ہے جسے ہمارے اوپر مسلط کر دیا گیا ہے۔ نتائج و حواقب کی پروا کیے بغیر میڈیا کے ذریعے اسے

عوام کے ذہنوں میں راسخ کیا جا رہا ہے۔ بغور جائزہ لیا جائے تو اس مہم کے دینی اخلاقی معاشی اور معاشرتی نقصانات بہت زیادہ ہیں لیکن افسوس کہ تشہیری حربوں کے ذریعے ان کو فوائد بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے ان کا حسن کمرشہ ساز کرے
اس پروگرام کے معاشرے پر پڑنے والے کچھ معضلات کو مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

تقریباً بیس شریعت سے بغاوت

(۱) اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت میں ایک دوسرے کیلئے جنسی کشش اور لذت اس لئے رکھ دی تاکہ نسل انسانی میں اضافہ ہو سکے۔ لیکن منصوبہ بندی والے یہ چاہتے ہیں کہ صرف لذت اور شہوت تو پوری ہو لیکن نسل انسانی میں اضافہ نہ ہو۔ جو مشیت ایزدی کے بالکل خلاف ہے۔

(۲) نبی علیہ السلام نے فرمایا

تزوجوا الیٰ نواۃ الودود و شانی مکارم بکم الایام یوم النبیامہ

۱۔ زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ نیچے چٹنے والی عورت سے نکاح کرو میں قیامت

کے دن تمہاری کثرت کی بناء دو مردوں امتوں پر فخر کروں گا (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۰)

تو یہ منصوبہ بندی والے نبی کریم ﷺ کے فخر کو توڑنا چاہتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

(۳) نسل انسانی کی بقا کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی شرح پیدائش و اموات میں ایک توازن قائم کر رکھا ہے اور اس میں اللہ رب العزت کی ارپی نکمتیں ہیں۔ جس جان کو بھی وہ دنیا میں اتارتے ہیں اس کیلئے رزق بھی اتارتے ہیں۔ اس میں اگر کوئی اپنی عقل دوڑائے کہ اتنے بچے ہونے چاہئیں اور اتنے نہیں ہونے چاہئیں اور آبادی کم کرنے

کے منصوبے بھی بنائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے معاذ اللہ کوئی اللہ تعالیٰ کی خدائی میں مداخلت بے جا کرنا چاہتا ہو۔ یہ محض ایک حماقت ہے اور کمزوری ایمان کی واضح دلیل ہے۔

(۴) ضبط ولادت کے سلسلے میں کبھی حمل ناجائز طور پر گرا دیا جاتا ہے۔ جو ایک جان کے قتل کے زمرے میں آتا ہے۔ جس پر روز قیامت پوچھ ہوگی۔

(۵) ضبط ولادت کے کسی جائز طریقے کو اختیار کرنا ایک ہی صورت میں جائز ہے جب والدہ کی صحت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو۔ اس کی جان کو بچانے کیلئے کوئی مانع حمل طریقہ اختیار کرنا درست ہے۔ لیکن اس میں ایک جان کو بچانا مقصود ہے نہ کہ آبادی کو کم کرنا۔

تہذیبی اثرات

خاندانی منصوبہ بندی کی اس مہم میں ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے ضبط ولادت کی ترغیب کچھ اس انداز میں دی جاتی ہے کہ کہ عیاں بیوی کے جنسی تعلقات کی وہ باتیں جن کو کھلے عام بیان کرنا پہلے ہمارے معاشرے میں باعث شرم سمجھا جاتا تھا اب ان کا بیان کرنا اتنا باعث شرم نہیں سمجھا جاتا بلکہ اب یہ ہمارے پھر (تہذیب) کا حصہ بنتا جا رہا ہے۔ جنرل مشورز، مارکیٹ اور دیگر پبلک مقامات پر مانع حمل ادویات اور آلات کو بڑے نمایاں انداز میں رکھا جاتا ہے۔ جن پر بڑی عمر کے افراد کے ساتھ ساتھ کم عمر بچوں کی بھی نظر پڑتی ہے اور فطری تجسس کی بناء پر وہ بھی جلد ہی جان جاتے ہیں کہ ان کا مقصد کیا ہے اور طریقہ استعمال کیا ہے۔ گویا منصوبہ بندی کی اسکیم معاشرے سے شرم و حیا کی جڑیں اکھاڑنے میں بڑا موثر کردار ادا کر رہی ہے۔

فروع زنا

مانع حمل آلات اور دواؤں کی کھلے عام دستیابی (Availability) کی وجہ سے اس سکیم کا نتیجہ ناجائز جنسی تعلقات کی کثرت کی صورت میں نکل رہا ہے۔ کیونکہ جب ان چیزوں سے آگاہی نہیں تھی اور دستیابی نہیں تھی تو عورت کو بدنامی کا ڈر ہوتا تھا

جس وجہ سے وہ کسی قسم کی غلط حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ لیکن اب منصوبہ بندی کا لٹریچر اور ادویات کے دستیاب ہونے کی وجہ سے ناجائز تعلقات قائم کرنے میں جو ایک ڈرامائی تھوڑا سا ختم ہو گیا ہے۔ اس طرح خاندانی منصوبہ بندی کی یہ مہم زنا کو فروغ دینے کا ایک اہم ذریعہ بن گئی ہے۔

معاشی اثرات

خاندانی منصوبہ بندی والے اس بات کو بہت اچھا لیتے ہیں کہ بچے زیادہ ہوں گے۔ تو وسائل میں کمی آئے گی۔ یہ بات کہنے والے صرف یہ سوچتے ہیں کہ ہر نیا آنے والا وسائل کو استعمال کرے گا جس سے وسائل میں کمی آئے گی۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وسائل پیدا کرنے کی صلاحیت بھی دی ہے۔ اسے کھانے والا منہ تو ایک ہی دیا ہے لیکن کام کرنے والے ہاتھ دو دیئے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جتنی افرادی قوت زیادہ ہوتی ہے اتنی ہی وسائل پیدا کرنے کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔ منصوبہ بندی والوں کا یہ جو نعرہ ہے کہ ”بچے دو ہی اچھے“ اس کا اگر عقل سلیم کے ساتھ جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اگر سب لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو ایک نسل کے بعد معاشرے میں جو اقواموں کی بجائے بوڑھوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ اب وسائل کو استعمال کرنے کا نہیں وسائل کو پیدا کرنے والے ہاتھوں کا مسئلہ سامنے آ جائے گا۔ تجربے کی بات ہے کہ جن ممالک میں مانع حمل چیزوں کا استعمال بڑھ گیا ہے، انہیں افرادی قوت کیلئے دوسرے ممالک سے رجوع کرنا پڑ رہا ہے۔

صحت انسانی پر اثر

منصوبہ بندی کے تحت مانع حمل جتنی بھی ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ یا انس بریدی وغیرہ کے آپریشن کیے جاتے ہیں اس کے انسان کی صحت پر بہت مضر اثرات

پڑتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مذکورہ صورتیں اختیار کرنے سے جسم میں زہریلے مادے (Toxication) پیدا ہوتے ہیں۔ جو بہت ہی تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اور بعض کیسوں میں تو اتنی شدید صورتحال بن جاتی ہے کہ نتیجہ موت کی صورت میں نکلتا ہے۔ جی ہاں..... یہ مکافات عمل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا بیان کردہ تمام نکات کا لب لباب یہ ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی قوانین قدرت کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے مہینہ فوائد حاصل ہونے کی بجائے الٹا بے حیائی اور زنا کو فروغ مل رہا ہے۔ لہٰذا اس کے سبب پاپ کی ضرورت ہے۔

شریعت محمدی اور سدا و صالح

شریعت محمدی ﷺ کا حسن و جمال دیکھئے کہ معاشرے سے عریانی و فحاشی کو ختم کرنا تھا تو نہ صرف زنا سے بچنے کا حکم دیا بلکہ اس کے ذرائع کو بھی حرام قرار دیا۔ مثل مشہور ہے کہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ جس منزل پہ نہیں جاتا اس کا راستہ کیا پوچھنا۔ لہذا ہر وہ کام جو زنا میں ملوث ہونے کا ذریعہ بن سکتا ہے شریعت میں اسے منع کر دیا گیا۔

چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

(۱) حکومت کا نام

فقہاء نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ عورت کا نام غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔ اگر کہیں بتانا بھی پڑے تو ام حبیب، ہمشیرہ سیف، زوجہ فقیر اور بنت احمد جیسے نام اپنے محرم مردوں کے حساب سے بتا دیئے جائیں۔ البتہ شناختی کارڈ یا پاسپورٹ کا معاملہ ہو تو ذاتی نام لکھا جائے۔ ذاتی نام میں بھی کشش ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ عاصر

نامی نوجوان کو عامرہ نامی لڑکی سے تعارف کا موقع ملے تو نام کی مناسبت کی وجہ سے دونوں قریب آجائیں۔

(۲) عورت کی آواز

عورت اپنے گھر میں آہستہ بولنے کی عادت ڈالے۔ اتنی اونچی آواز سے بولنا منع ہے جس سے عورت کی آواز بلا مقصد غیر محرم تک پہنچے۔ اسی لئے اگر عورت نماز باجماعت پڑھ رہی ہے اور امام کو سجدہ سہو پیش آجائے تو عورت آواز سے سبحان اللہ وغیرہ نہ کہے بلکہ ایک ہاتھ کی پشت کو دوسرے ہاتھ کی پٹیلی پر مار کر آواز پیدا کرے۔ بعض فقہاء نے عورت کی آواز کو ستر میں شامل کیا ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ آواز ستر میں شامل نہیں ہے۔

(۳) عورت کی آواز میں لوح نہ ہو

اگر کسی اجنبی مرد سے پردے کی اوٹ سے بھی باتیں کرنی پڑیں تو بھی آواز میں لوح اور شیرینی پیدا نہ ہونے پائے تاکہ کسی بد باطن کو میلان نہ ہونے پائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا (الاحزاب ۳۲)

[اور چبا کر باتیں نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہے وہ لالچ کرے۔ اور تم معقول انداز سے بات کرو]

عورت جس ناز و انداز اور نرمی و شیرینی سے خادمہ کے ساتھ گفتگو کرتی ہے وہ اسی کے لئے خاص ہوتی ہے۔ دوسرے مرد سے اس انداز میں بات نہیں کر سکتی۔ غیر مرد سے بات کرنے میں لب و لہجہ خشک ہی رکھا جائے۔ ایسی لگی لپٹی باتیں کرنا جس سے مرد کی

طبیعت میں نفسانی خواہش بیدار ہو اس سے پرہیز کیا جائے۔

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے ”کوئی تا سمجھ صوت الصرءة کا مطلب یہ نہ سمجھے کہ ہم بات چیت کو ناجائز کہتے ہیں، ہم بوقت ضرورت غیر محرم سے عورت کی گفتگو کو جائز کہتے ہیں مگر اس کو جائز نہیں سمجھتے کہ عورت اپنی آواز میں شیرینی اور جاذبیت پیدا کرے جس سے مردوں کے دل ان کی جانب مائل ہو جائیں۔ اسی وجہ سے عورتوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں دیتے کہ اس میں خوش آوازی سے کام لیا جاتا ہے (رد المحتار ۱/۲۸۴)

(۴) عورت کا سلام کرنا

جس طرح مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ راستہ چلتے ہوئے واقف اور ناواقف سب مردوں کو سلام کریں۔ اس طرح عورت کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ عورت راستہ چلتے ہوئے غیر محرم مردوں سے سلام نہ کرے۔ ہاں اگر واقعیت ہو یا رشتے داری کا تعلق ہو تو پردے میں رہ کر سلام کرنے تو جائز ہے، افضل یہی ہے کہ محرم مردوں کے ذریعے سے سلام پہنچا دے۔

(۵) عورت کا جھوٹا پانی

عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا بچا ہوا پانی یا کھانا کسی غیر مرد کو بھیجے۔ یہ بات خفیہ پیغام رسانی کا حصہ ہے۔ ہاں اگر مہمان مردوں کا بچا ہوا کھانا ہو تو عورت اس میں سے برکت کے لئے یا ضرورت کے لئے کھا سکتی ہے۔ مگر محاطے کا انحصار نیت پر ہے۔ نیکی کی نیت ہے تو جائز اور بری نیت ہے تو ناجائز ہے۔

(۶) عورت کے کپڑے

عورت اپنے کپڑے ایسی جگہ نہ لٹکائے یا رکھے جہاں غیر محرم مرد کی نگاہ پڑتی ہو۔ یا جہاں غیر محرم مرد کو دیکھنے اور چھونے کا موقع مل سکتا ہو۔

(۷) عورت کے بال

عورت اگر اپنے سر میں کتنی بھی کرے اور بال گریں تو انہیں کسی پوشیدہ جگہ پر چھپا دیا جائے ایسی جگہ نہ رکھے جہاں غیر مرد اس کو دیکھ سکیں۔

(۸) عورت چھپی زینت ظاہر نہ کرے

عورتیں اپنے ہاتھ اور پاؤں میں مختلف زیورات پہنتی ہیں۔ اگر اس میں سے گھونگر و وغیرہ کی آواز پیدا ہوتی ہے تو صنوع ہے۔ کیونکہ زیور کی آواز یا چمک دک بے اوقات فتنہ و فساد کا سبب بن جاتی ہے تفسیر کبیر میں ہے کہ جب مرد عورت کی پازیب کی آواز سنتا ہے تو اس کے اندر جنسی خواہش ابھر جاتی ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ ایک آزاد کردہ لونڈی ایک بچی کو لیکر حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ لڑکی کے پاؤں میں بنجنے والا زیور تھا۔ حضرت عمرؓ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔

”مَنْ كَلَّ جَوْسَ شَيْطَانٍ“

[ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے] (ابوداؤد)

ایک دفعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک عورت بنجنے والا زیور پہن کر داخل ہونے لگی آپ نے اسے روک کر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے

لَا تَدْخُلُ الْمَلِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَوْسٌ

[اس گھر میں فرشتہ داخل نہیں ہوتا جس میں گھنٹی بجے]

(۹) عورت بے پردہ ہو کر نہ نکلے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ (اور نہ ظاہر کریں اپنی زینت)

ایک حدیث پاک میں وارد ہے کہ جب عورت بے پردہ ہو کر گھر سے نکلتی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے لعنت کرنا شروع کر دیتے ہیں جب تک وہ لوٹ کر واپس گھر نہیں داخل ہو جاتی۔

(۱۰) عورت بن سنور کرنے نکلے

نبی اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

المرأة فی الزینۃ فی غیر اہلہا کمثل ظلمۃ یوم القیامۃ لا نور لہا (ابن کثیر: ج ۳، ص ۲۸۷)

[اپنے اہل و عیال کے سوا دوسرے لوگوں میں بن سنور کر جانا ایسا ہے جیسے قیامت کے دن کی تاریکی جس کے لئے کوئی روشنی نہ ہو]

(۱۱) عورت خوشبو لگا کر نہ نکلے

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فہی کذا و کذا یعنی زانیہ (ابن کثیر: ۲/۲۸۷)

[جو عورت خوشبو لگا کر مجلس پر گزرتی ہے وہ بھی زانیہ ہے]

حضرت ابو ہریرہ ؓ کی ایک عورت سے سر راہ ملاقات ہوئی جس سے خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ آپ نے پوچھا کہ مسجد سے آرہی ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا کیا تم نے خوشبو لگائی ہوئی ہے۔ کہنے لگی جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آتی ہے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے۔ چنانچہ وہ عورت پلٹ کر گھر گئی اور کپڑوں کو اچھی طرح دھویا۔ (ابن کثیر: ۲/۲۸۷)

آج کل کی عورتیں اتنی خوشبو لگاتی ہیں کہ نابینا مرد کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ عورت قریب سے گزر رہی ہے۔

(۱۲) عورتوں کی گزرگاہ

عورتوں کو چاہیے کہ فتنے سے بچنے کی خاطر راستے کے درمیان سے نہ گزرا کریں جہاں مردوں کی ریل پیل ہوتی ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

لیس لکن ان تختن الطريق علیکن بحافات الطريق

[تمہارے لئے صدر راستے پہ چلنا ٹھیک نہیں۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ

راستے کے کناروں پہ چلو] (ابن کثیر ۱۳/۲۸۷)

اس حکم کے بعد صحابیات کا اسی پر عمل رہا۔ اس طرح چلتی تھیں کہ ان کا کپڑا دیوار سے لگتا تھا۔

(۱۳) عورت غیر محرم مردوں سے مصافحہ نہ کرے

فرنگی ماحول میں اجنبی غیر محرم ایک دوسرے کو ملتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، دین اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے، غیر محرم مرد و عورت ایک دوسرے سے مصافحہ نہیں کر سکتے۔

ایک حدیث میں امیہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے نبی علیہ السلام سے بیعت کے موقع پر عرض کیا کہ اب آپ ہماری طرف تشریف لائے کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، فقط زبانی اقرار کافی ہے۔

ایک حدیث مبارک میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص کسی عورت کا ہاتھ چھوئے گا جس کے ساتھ اس کا جائز تعلق نہ ہو، اس ہتھیلی پر قیامت کے دن انگارہ رکھا جائے گا۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے کبھی کسی غیر محرم عورت کو چھوا تک نہیں۔

(۱۵) عورت غیر محرم مرد کو خط نہ لکھے

عورت اگر کسی غیر محرم مرد کو پیغام پہنچانا چاہے تو اپنے محرم مردوں کے واسطے سے پہنچائے۔ اگر خط لکھنا ہو تو محرم مردوں کی اجازت سے لکھے۔ مثلاً دین کے مسائل پوچھنے کے لئے مفتی حضرات سے خط و کتابت کرنے کی اجازت ہے۔

(۱۶) مرد دوسروں کے گھروں میں نہ جھانگیں

مردوں کو چاہیے کہ وہ اگر کسی گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اہل خانہ سے اجازت مانگیں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

الاصحاب ثلاث کان اذن لک والا فارجع (متفق علیہ)

[اجازت تین دفعہ مانگیں اگر مل جائے تو خیر ورنہ واپس ہو جانا چاہیے]

اجازت کی ضرورت اس لئے ہے کہ آنے والا دفعتاً گھر والوں کو نہ دیکھ لے۔ نبی اکرم ﷺ کا واقعہ ہے کہ آپ ایک مرتبہ حجرہ میں ایک چھری لئے سر کھنچا رہے تھے کہ

لو امرأ اطلع عليك بغیر اذن فخذ له بحصاة لفققات عينه ما كان عليك من جناح (ابن کثیر ۲/۲۸۰)

اگر کوئی بغیر اجازت تمہارے گھر میں جھانکے تو تم اس کو کنکری اٹھا کر مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے]

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دوسروں کے گھروں میں تاک جھانک کر ٹا کتنا بڑا جرم ہے۔ بعض لو جو ان اپنے گھروں کی چھت پر بیٹھ کر دور بین کے ذریعے دور کے گھروں عورتوں کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح کوئی ایک فٹ کے فاصلے پر کھڑا دیکھ رہا ہو۔ یہ بھی حرام ہے۔

(۱۷) مرد اپنی ماں سے بھی اجازت مانگے

حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا گھر میں داخلے کیلئے میں اپنی ماں سے بھی اجازت طلب کیا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں استیذان ماں سے بھی ہے۔ اس نے کہا کہ میں تو ان کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان سے بھی اجازت لے لیا کرو۔ اس نے کہا میں ان کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں اس طرح تو دشواری ہو جائے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اپنی ماں کو نگلی دیکھنا پسند کرو گے۔ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا میں پھر اسی وجہ سے کہتا ہوں کہ اجازت حاصل کر کے جاؤ۔

☆..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی ضرورت کیلئے اندر آتے تو پہلے دروازے پر آ کر رک جاتے، کھانتے اور آواز نکالتے اس کے بعد اندر آتے۔

☆..... ابن العربی لکھتے ہیں کہ غیر کے گھر میں اذن حاصل کرنا ضروری ہے، اپنا گھر ہو تو طلب اذن واجب نہیں ہے ہاں اگر گھر میں ماں بہن بھی ساتھ رہتی ہو تو دروازے پر

آکر زور سے پاؤں مارے جس سے عورتوں کو خبر ہو جائے۔ کیونکہ کبھی ماں بہن بھی ایسی حالت میں ہوتی ہیں کہ جس حالت میں دیکھنا ہم پسند نہیں کرتے۔

(۱۸) حضرت عمرؓ کی احتیاط

ایک دفعہ کسی نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ اپنے دروازے کی دہلیز پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے انہیں سلام کیا اور آگے چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر واپسی پر اسی راستے سے گزرنے لگا تو دیکھا کہ ابھی تک حضرت عمرؓ دروازے کی دہلیز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ حیران ہو کر پوچھنے لگا، امیر المؤمنین! آپ دروازے پر اس وقت سے بیٹھے ہوئے ہیں؟ آپ فرمانے لگے، میری بیٹی خضہ ام المؤمنین آج گھر آئی ہوئی ہے اور میری بیوی گھر پر نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ گھر میں اکیلی ہے اس لئے میں نے گھر میں اس کے پاس اکیلے بیٹھنے کی بجائے یہاں دروازے پر بیٹھنا پسند کیا ہے۔

(۱۹) مرد راستوں میں نہ بیٹھیں

مرد لوگ اگر راستے میں اس طرح بیٹھیں کہ آتی جاتی عورتوں پر نظر پڑ سکے تو یہ حرام ہے۔ بعض سکول کالج کی لڑکیاں جب اپنے گھروں سے نکلتی ہیں تو اوہاں نوجوان راستوں میں کھڑے ہو کر ان پر فقرے کتے ہیں یا انہیں چھیڑتے ہیں۔ اول تو لڑکیوں کو اکیلے گھر سے نکلتا نہیں چاہیے۔ اگر مجبوری ہو تو کئی لڑکیاں گروپ بنا کر جائیں۔ دوسرا ایسی محلہ اس قسم کے نوجوان کو دیکھیں تو اس کی خوب مرمت کریں تاکہ اس کا نشہ ہرنہ ہو جائے۔

(۲۰) مرد کے سامنے غیر عورت کا حال

شرع شریف نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ کوئی عورت اپنے مرد کے سامنے دوسری عورت کا حال کھول کر بیان نہ کرے۔ ممکن ہے اس مرد کے دل میں اس عورت کا حسن

و جمال گھر کر جائے اور وہ اسکے پیچھے پڑ جائے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

لا تبأشر المرأة المرأة فتعتها لزوجها كأنه ينظر إليها (بخاری)
[عورت عورت کے ساتھ اس طرح نہ رہے کہ وہ اپنے شوہر سے اسکی حالت
اس طرح کھل کر بیان کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے]

(۲۱) مرد بیوی کا راز نہ کھولے

نبی علیہ السلام نے مرد کو بھی منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی تنہائی کی باتیں کسی غیر
مرد سے بیان نہ کرے۔

حدیث پاک میں ہے۔

ان من أضر الناس عند الله منزلة الرجل يفضي إلى امرأته
وتفضي إليه ثم ينشر سرها (مسلم ۴۶۴)

[اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ سیکجا ہو اور پھر
مرد اس کے بھید کو کھول دے]

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ مجملًا جماع کا تذکرہ بھی مکروہ ہے ہاں ضرورت کی بات
اور ہے۔

(۲۲) مرد و عورت شہوت انگیز باتوں سے اجتناب کریں

مرد و دوسرے مردوں کے ساتھ اور عورت دوسری عورتوں کے ساتھ عشق و محبت کی ایسی
داستانیں نہ چھیڑے کہ شہوت بھڑک اٹھے اور دل گناہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ ہنسی
مزاح میں بھی ایسا کلام نہ کیا جائے جو شیطانی شہوانی نفسانی جذبات کو ابھارے۔

(۲۳) دوسرے مرد یا دو عورتوں میں ایک ساتھ نہ لیٹیں

اسلام نے اس بات سے روکا ہے کہ دوسرے مرد اور دو عورتوں میں ایک کپڑے میں لیٹیں۔

حدیث پاک میں ہے۔

وَلَا يَفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تَفْضِي الْمَرْأَةُ

إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ (مسلم شریف)

[ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ کوئی عورت

دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے]

مردوں اور عورتوں کا اسی طرح ایک دوسرے کے اتنا قریب آنا بھی بدکاری کا

سبب بن جاتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ چیز شہوت میں

پہچان کا سبب ہوتی ہے۔ جس سے عورتوں میں سحاق کی رغبت ہوتی ہے اور مردوں میں

لواطت کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲۴) چار پائی الگ کرنا

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

مَسْرُورٌ أَوْ لَا دَعَمَ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ ابْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرَبُوا هُمْ عَلَيْهَا

وَهُمْ ابْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرَّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضْجَعِ (ابن ماجہ: ۱۵۹)

[تمہارے بچے ۷ سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم کرو اور ۱۰ سال کی عمر کے

ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پہ مارو۔ اور الگ الگ بستر پر سلاؤ]

عمر کے اس حصے سے انسان میں جنسی میلان شروع ہو جاتا ہے لہذا بچوں کو الگ

الگ چار پائی پہ سنانا ضروری ہے۔ جب جسم قریب ہوتے ہیں تو خیند یا بیداری میں

شیطان نیت میں فتور پیدا کر دیتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ شہوت رانی کی نوبت

آ سکتی ہے۔ اس حدیث کی بنا پر امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لا يجوز للرجل مضاجعة الرجل وان كان كل واحد منهما في
جانت الفراش (تفسیر کبیر: ۶/۲۵۹)

[دو مردوں کا ایک ساتھ سونا یا لیٹنا جائز نہیں گو دونوں بستر کے کنارے
بی کیوں نہ ہوں]

نفسیات کے ماہرین بھی جدید سائنس کی روشنی میں اسی حقیقت کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۲۵) شادی میں بلاوجہ تاخیر

زنا اور فحاشی کی بہت بڑی وجہ شادی میں بلاوجہ تاخیر ہے۔ ماں باپ سوچتے ہیں کہ
بیٹا پڑھے گا۔ پھر نوکری کر کے گھر بنائے گا تب شادی کی جائے گی اور اسی میں بچے کی
عمر ۳ سال کی ہو جاتی ہے۔ بعض مرتبہ بڑے لڑکے کی شادی میں تاخیر ہوتی ہے تو نیچے
کے تین بھی جوانی کی عمر کو پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ بعض مرتبہ لڑکے کسی آئیڈیل کی تلاش میں
ہوتے ہیں اور انہیں اپنی من پسند کی حور پری نہیں مل رہی ہوتی۔ بعض مرتبہ بڑا بھائی
سوچتا ہے کہ میں چھوٹے بھائی بہنوں کی شادی پہلے کر لوں بعد میں خود شادی کروالوں
گا۔ اور اسی میں اس کی عمر چالیس سال ہو جاتی ہے۔ مرد کے لئے شادی کی بہترین
۲۵ سال ہے اور عورت کے لئے بہترین عمر ۱۸ سال ہے۔ جتنی دیر ہوگی اتنا ہی برائی کے
امکانات بڑھتے جائیں گے۔ بچے جوان ہو جائیں اور ماں باپ شادی میں تاخیر کریں
تو بچے جتنے جنسی گناہ کریں گے ماں باپ اس کی سزا میں شریک ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین چیزوں میں
جلدی کرنے کی تلقین فرمائی۔

(۱) نماز پڑھنے میں جب وقت ہو جائے۔ (۲) مردہ کو دفن کرنے میں۔

(۳) لڑکی کا نکاح کرنے میں جب جوڑ کا خاوند مل جائے۔

بعض گھروں میں لڑکیاں ۲۵ سال کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں مگر ماں باپ آئینڈیل رشتے کی تلاش میں لگے ہوتے ہیں۔ اتنی تاخیر بہت زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگ اگر معلوم کر لیتے کہ فلاں گھر میں جوان لڑکی موجود ہے اور ماں باپ شادی میں سستی کر رہے ہیں تو اس شخص کے کنویں سے پانی بھی نہیں پیتے تھے۔ لڑکی کی شادی تاخیر سے کی جائے تو اس میں ایک نقصان یہ بھی ہے کہ شادی کے بعد اسکے بچے کی ولادت میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اگر لڑکے کی شادی دیر سے کی جائے تو لڑکے جھنسی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں کسی نہ کسی طریقے سے اپنی شہوت کی پیاس بجھاتے رہتے ہیں۔ جب شادی ہوتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ بیوی سے جماع کے قابل ہی نہیں ہوتے۔

لڑکا اگر چند رہ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتا ہے تو اس کا ۳۰ سال کی عمر تک عقیقہ ہونا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ترین کام ہے۔ وہ ماں باپ سے چوری چھپے کسی نہ کسی لڑکی سے ناجائز تعلقات استوار کرے گا۔ اسی طرح اگر لڑکی کی عمر ۲۵ سال ہو جائے تو وہ بھی تھپی آشنائی کیلئے قدم اٹھائے گی، ماں باپ کی ٹاک کے نیچے دیا جلائے گی۔ نوکری پیشہ خواتین کی شادی میں اکثر و بیشتر تاخیر ہو جاتی ہے جو بہت خطرناک ہوتی ہے۔ بعض دیہاتوں میں لڑکیوں کی شادی ہی نہیں کی جاتی تاکہ جائیداد تقسیم نہ کرنی پڑے۔ بعض جاں لوگ لڑکی کی شادی قرآن سے کر دیتے ہیں۔ یہ کتنی واہیات بات ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو معلوم ہوا کہ کسی گھر میں فلاں لڑکی موجود ہے مگر ماں باپ شادی میں سستی کر رہے ہیں۔ انہوں نے لڑکی کی والدہ سے کہا کہ اس کی جلدی شادی کر دو۔ ماں نے کہا ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے منہ سے دودھ کی خوشبو آتی ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ بی بی اگر دودھ پھٹ گیا تو بدبو بھی آئے گی اور پھر یہ دودھ انسانوں کی بجائے کتوں کے کام آئے گا۔

ایک شہر میں سید زادی رہتی تھی جو بہت نیک اور پارسا تھی مگر اسکی شادی نہ ہوئی

تھی۔ وہ دن بھر روزہ رکھتی اور رات بھر نوافل میں گزار دیتی۔ اہل علاقہ کی محورتیں اسکی بہت مداح تھیں۔ اس سید زادی سے دعائیں کرواتی تھیں، اس کی خدمت میں نذرانے پیش کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ وہ سید زادی اتنی بیمار ہوئی کہ حالت نازک ہو گئی۔ محلہ کی نوجوان لڑکیاں اس کی خدمت کے لئے اس کے گھر اکٹھی ہو گئیں۔ بات چیت چل نکلی تو کسی نے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کریں جو زندگی بھر کام آئے۔ سید زادی نے فرمایا کہ ہاں میں تمہیں زندگی کی بہترین نصیحت کرتی ہوں، وہ یہ ہے کہ جب بھی تمہارا مناسب رشتہ آجائے تو تم شادی کروانے میں ہرگز ہرگز دریغ نہ کرنا۔ یہ سن کر لڑکیاں بہت حیران ہوئیں۔ ایک نے پوچھا کہ آپ نے خود تو شادی کروائی نہیں ہمیں جلدی کروانے کی نصیحت کر رہی ہیں۔ وہ فرماتے گئیں کہ میں اپنے دل کا حال آپ لوگوں کے سامنے کیسے کھولوں، میری شادی میں تاخیر ہو گئی تو میرا نفس مجھے جنسی تقاضا پورا کرنے کیلئے اکساتا تھا، میرا دل نہ نماز میں لگتا تھا نہ تلاوت میں لگتا تھا، میں دن میں روزہ رکھتی اور رات میں شب بیداری کرتی تھی اس کے باوجود شہوت کے بارے میں ابراہیم کا حال ہوتا تھا۔ اگر میں رات کو قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہوتی اور نگلی میں سے بوڑھا چوکیدار آواز لگاتے گزرتا تو میرا جی چاہتا کہ میں اس بوڑھے کو اپنے پاس بٹالوں اور اپنی جنسی خواہش پوری کر دوں۔ کئی مرتبہ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا مگر بدنامی کے ڈر سے سہم گئی کہ ساری زندگی کی مٹی بنائی عزت خاک میں مل جائے گی، لوگ باتیں کریں گے کہ سید زادی ہو کر اس نے ایسا کام کیا۔ میں تڑپ تڑپ کر رات گزارتی، کسی کمرٹ جھین نہ آتا، میں اس عذاب کو بھگت چکی ہوں لہذا میں چاہتی ہوں کہ تمہیں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔ نبی علیہ السلام نے صحیح فرمایا ہے کہ جب لڑکی کے جوڑ کا خاندان مل جائے تو اسکی شادی کر دو۔

رہی جہیز کی بات تو وہ رسم و رواج کے سوا کچھ نہیں ہے۔

زنا کی اقسام

مرد و عورت اپنی شہوت کو مختلف طریقوں سے پورا کر لیتے ہیں، ان میں سے نکاح کے بعد میاں بیوی کا یا بائندری مالک کا ایک دوسرے سے ملاپ کے ذریعے شہوت کو پورا کرنا حلال ہے۔ بقیہ صورتیں حرام ہیں۔ شہوت پورا کرنے کی ہر ناجائز صورت زنا میں داخل ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) زنا کی پہلی قسم، خود لذتی

مرد یا عورت جب اپنے آپ ہی سے شہوت کو پورا کر لیں تو اسے خود لذتی (Solo Sex) کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) خیالی زنا

جب مرد اپنی سوچ میں کسی عورت کے ساتھ ہمبستری کا تصور یا اندھے یا عورت مرد کا تصور جمائے تو اس سے اس کے جذبات گرم ہونے لگتے ہیں۔ نوجوان حضرات اس کیفیت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بہض کو انزال کی صورت بھی پیش آ جاتی ہے جس سے تسلی فرض ہو جاتا ہے۔ یہ زنا کی ادنیٰ ترین قسم ہے۔ اس سے قلب میں عظمت آتی ہے۔ اس کو دل و دماغ کا زنا کہتے ہیں۔ استغفار سے یہ گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ یہ

زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔

(۲) استمناء بالید (Masterbation)

کوئی مرد غلبہ شہوت کے وقت اپنے ہاتھ سے عضو خاص ہلا کر منی نکال دے یعنی
مشت زنی کرے یا کوئی عورت اپنی فرج میں انگلی ڈال کر شہوت کو پورا کر لے یعنی
انگشت زنی کرے تو اسے خود لذتی کہتے ہیں۔ یہ بھی ناجائز ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ نَهَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَٰثُونَ (المؤمنون: ۷)

[پس جو کوئی اس کے علاوہ تلاش کرے پس وہ حد سے بڑھنے والے ہیں]

علامہ آلوسی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

فجسور الزنا علیٰ تحریمہ و هو عندهم داخل فیما وراء

ذلک (روح المعانی: ۱۱/۸۱)

[پس مجسور علماء اس (خود لذتی) کی حرمت پر متفق ہیں۔ ان کے ہاں یہ چیز

وراء ذلک میں داخل ہے]

ابو حبان اندلس اپنی تفسیر البحر المحیط میں لکھتے ہیں

والجسور علیٰ تحریم الاستمناء (البحر المحیط: ۳۶۷/۶)

[اور مجسور ہاتھ کے ذریعے منی نکالنے کی حرمت پر متفق ہیں]

علامہ قرطبی اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں

وعامة العلماء علیٰ تحریمہ (تفسیر قرطبی سورة المؤمنون)

[اور عام علماء اس کی حرمت پر متفق ہیں]

علامہ ابن عمر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

وعامة العلماء علیٰ تحریمہ و هو الحق الذی لا ینفی ان یدان

..... الایہ (احکام القرآن ۳/۱۳۱)

خود لذتی کے اثرات

اگر کسی نوجوان کو خود لذتی کی عادت پڑ جائے تو جسمانی طور پر بھی اس کے بد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

چہرے پر اثرات:

ایسے نوجوان کا چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ چہرے کی رعنائی ختم ہو جاتی ہے۔ قدرتی چمک اور نور چہرے سے ختم ہو جاتا ہے۔ گال چمک جاتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ انسان خون کی کمی کی وجہ سے دیکھنے والے کو پہلی نظر میں ہی مریض لگتا ہے۔

اعصاب پر اثرات:

اعصاب کمزور ہو کر طبیعت میں بے سکونی آ جاتی ہے۔ اضطراب کی وجہ سے محل مزاجی میں کمی آ جاتی ہے۔ جسم ہر وقت تھکا تھکا محسوس کرتا ہے۔ ایسے لوگ ہر وقت لیٹے رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ کوئی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ انسان سست ہو کر پڑا رہتا ہے۔ کام چور بن جاتا ہے۔ غصہ بڑھ جاتا ہے۔

دل پر اثرات:

چلنے پھرنے یا کام کرنے سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ نوجوان نسیان کا مریض بن جاتے ہیں۔ طلباء کی تعلیم میں بہت رکاوٹ آ جاتی ہے۔ سبق مشکل سے یاد ہوتا ہے اور جلدی بھول جاتا ہے۔ ذہنی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ طلباء کو تعلیم کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے۔

جسمانی قوت پر اثرات:

وزن کم ہوتے ہوتے انسان ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آتا ہے۔ دیکھنے والے بھی کہتے ہیں کہ آپ مر رہے ہیں۔ کبھی نظر آتے ہیں۔ ذرا سا کام کرنے سے تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ جوانی میں بڑے حادے کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی کی وجہ سے کام کے وقت ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ بیٹھے ہوئے انھیں تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جاتا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہو کر رہتا ہے یا قبض کی بیماری ہو جاتی ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد بھی قطرے آتے رہتے ہیں۔

جنسی قوت پر اثرات:

جنسی اعتبار سے بہت زیادہ کمزوری آ جاتی ہے۔ سرعت انزال کی بیماری لگ جاتی ہے۔ اختلام کی کثرت ہو جاتی ہے۔ عضو خاص میں ٹیڑھا پن آ جاتا ہے۔ شہوت کے وقت سختی پوری نہیں ہوتی جس کی وجہ سے بیوی کے مہسٹری کے قابل نہیں رہتا۔ ذلت و خواری کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ لڑکیاں عام طور پر لیکچوریا کی مریضہ بن جاتی ہیں۔ ہاضمے کی کمزوری کی وجہ سے کھانے پینے کو دل کرتا۔ دل کی تسلی کیلئے اپنے آپ کو سمارٹ سمجھتی ہیں مگر درحقیقت دیکھ کر دل سے آواز آتی ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی شان ہے لکڑی میں بھی جان ہے

اگرچہ اس گناہ کے جسمانی نقصانات بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن بندے نے چونکہ اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی خود ہی تباہ کی ہوتی ہے۔ اپنا ہی نقصان کیا ہوتا لہذا توبہ استغفار اور ندامت سے یہ گناہ بھی جلدی معاف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندے کا اپنا معاملہ ہے۔

هو الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفو عن السيئات

[وہ ذات ہے جو توبہ قبول کرتی ہے اور گناہوں سے درگزر کرتی ہے]

زنا کی دوسری قسم جنس مخالف سے شہوت پوری کرنا

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی جنسی خواہش پورا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ بالذات عورت کی شرمگاہ میں مرد کے عضو خاص کے داخل ہونے کو جماع کہتے ہیں۔ اگر یہ جماع غیر محرم مرد و عورت کے درمیان ہے تو اسے زنا کہتے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں جن کو اپنی شدت و برائی کے اعتبار سے ترتیب وار درج کیا جاتا ہے۔

اعضاء کا زنا

اگر کوئی مرد غیر محرم عورت کی طرف یا عورت غیر محرم مرد کی طرف شہوت بھری نظر سے دیکھے تو یہ آنکھ کا زنا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

الْبَصَانُ تَزْنَانِ وَزَنَا هُمَا النَّظَرُ (بخاری و مسلم)

[آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے]

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے شہوت بھری نگاہ سے غیر محرم کو دیکھ لیا وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔
ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

وَالْأَفْئَانُ زَنَا هُمَا الْإِسْتِمَاعُ

[اور کانوں کا زنا سننا ہے]

معلوم ہوا کہ غیر محرم مرد و عورت کا آپس میں جنسی گفتگو کرنا یا ہنسی مذاق کرنا کان کا زنا ہے۔ ایک دوسرے کے جسم کو مس کرنا ہاتھ کا زنا ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔
لَنْ يَطْمَنَ فِی رَأْسِ أَحَدٍ كَمْ يَمْخِطُ مِنْ حَدِّ يَدٍ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ

بمس امرأة لا تحل له (طبرانی، الجامع الصغیر ج ۲، ص ۴۰۰)
 [تم میں کسی کے سر میں لوہے کی سوئی سے زخم کر دیا جائے یہ زیادہ بہتر ہے کہ کسی
 ایسی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کیلئے حلال نہیں]
 کپڑوں سمیت غیر محرم مرد اور عورت کا آپس میں بخلگیر ہونا۔ یوس وکنار کرنا۔
 ایک دوسرے کے اعضاء کو گدگدانا چاہے انزال ہو یا نہ ہو یہ سب کچھ اعضاء کے زنا میں
 شامل ہے۔ توبہ استغفار سے یہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

بیوی سے زنا

اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے لئے مباشرت کو باعث اجر بنایا ہے لیکن حیض و نفاس
 کی حالت میں اس عمل کو منع فرما دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاغْتَبِرُوا مِنَ النِّسَاءِ فِي الْمَحِيضِ (بقرہ: ۲۸)

[حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو]

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے

من اتى حائضاً او امرأة في دبرها او كاهنا فقد كفر بما انزل
 علی محمد ﷺ (ترمذی۔ مشکوٰۃ: ۵۶)

[جو آئے حائضہ عورت کے پاس آئے یا عورت کی دبر میں یا کاہن کے پاس،
 پس اس نے کفر کیا اس چیز سے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا]

امام احمد نے عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

عن النبی ﷺ فی الذی یاتی امرأته وہی حائض یتصدق بدینار
 او نصف دینار (ترمذی)

[نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت
 کے پاس حیض کی حالت میں آتا ہے۔ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ

[کرے]

جمہور ائمہ نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ توبہ استغفار اور ندامت سے یہ گناہ بھی جلدی معاف ہو جاتا ہے۔

غیر محرم عورت سے زنا

جب غیر محرم مرد و عورت اس طرح ملیں کہ مرد کا عضو خاص عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو یہ زنا کی کامل صورت ہے۔ جس پر حد جاری ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَا تَقْرَبُوا الزَّوْنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاَحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیْلًا (اسراء: ۴)

[زنا کے قریب مت جاؤ بے شک وہ بے حیائی اور برا راستہ ہے]

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

یا امة محمد ﷺ. واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبده

او تزنی امته، واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قليلا وبعیکتم.

کثیرا (مشکوٰۃ: ج ۱، ص ۴۶۸)

[اے امت محمد ﷺ۔ اللہ کی قسم۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو

غیرت نہیں آتی کہ کوئی مرد یا عورت زنا کرے اور اللہ کی قسم۔ جو کچھ میں جانتا

ہوں اگر تم جانتے تو بہت کم ہنستے اور زیادہ روتے]

شادی شدہ عورت سے زنا

اگر غیر شادی شدہ مرد عورت زنا کریں تو ان کی سزا سو کوڑے لگانا ہے۔ لیکن اگر

شادی شدہ زنا کریں تو ان کی سزا سنگساری ہے اس سے معلوم ہوا کہ شادی شدہ عورت

چونکہ کسی کی امانت ہوتی ہے اس سے زنا کرنا زیادہ سخت گناہ ہے۔ امانت میں خیانت

بھی، کسی کے نسب کو داغدار کرنا بھی، شوہر کے دل کو ایذا پہنچانا بھی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ أَكْبَرُ مِنْ نَظْفَةِ وَضْعِهَا وَجَلِ فِي رَحْمٍ لَا يَحِلُّ لَهُ (ابن کثیر ۳/۴۸)

[شُرک کے بعد کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں کہ کوئی شخص اپنا نطفہ ایسے رحم میں رکھے جو اس کے لئے حلال نہیں]

پڑوسی سے زنا

حدیث پاک میں ہے کہ نبی علیہ السلام سے عظیم ترین گناہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے شرک اور قتل کے بعد فرمایا

ان تَزْنِي حَلِيلَةَ جَارِكَ (بخاری)

[تیرا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا]

دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقِهِ (بخاری)

[جنت میں نہیں داخل ہو سکے گا وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بچا

ہو نہ ہو]

ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ . وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ قَالُوا مَنْ يَا رَسُولَ

اللّٰهُ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقِهِ (بخاری)

اللہ کی قسم مؤمن نہیں، اللہ کی قسم مؤمن نہیں، اللہ کی قسم مؤمن نہیں، صحابہ نے

عرض کیا کون یا رسول اللہ ﷺ فرمایا وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا

پڑوسی محفوظ نہ ہو]

علماء نے لکھا ہے کہ گھر کے چاروں اطراف کے ۴۰، ۴۰ گھروں تک کے لوگ پڑوسی کہلاتے ہیں۔ پڑوسن سے زنا کرنے میں زنا کے ساتھ ساتھ پڑوسی کے حقوق میں پامال کرنے کا گناہ بھی شامل ہے۔

قریبی رشتہ دار عورت سے زنا

اگر پڑوسی قریبی رشتہ دار ہو تو اسکی بیوی بیٹی سے زنا کرنا اور بھی زیادہ سخت گناہ ہے چونکہ اس میں پڑوسی کی دل آزاری کے ساتھ ساتھ قطع رحمی کا گناہ بھی شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَيَقْطَعُونَ مَا فَصَّلَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوَصَّلَ (البقرة: ۴۷)

[اور توڑتے ہیں اس کو اللہ نے جس کو ملانے کا حکم دیا]

حدیث پاک میں ہے کہ قطع رحمی کرنے والے کی شب قدر میں بھی مشغرت نہیں کی جاتی۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ رشتہ داروں میں مرد و عورت کے بے محابا اختلاط کی وجہ سے عشق معشوقی کی بیماری جلدی پھیلتی ہے زنا کی کارکناب ہوتا ہے۔ عام رسم و رواج کی زندگی گزارنے والی لڑکیاں اپنے خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور چچا زاد لڑکوں کو بھائی کہہ کر پردے کا خیال نہیں کرتیں۔ حقیقت یہی ہے کہ معاملہ ”دن کو بھائی بھائی رات کو چار پائی“ والا بن جاتا ہے۔ جب ناجائز تعلقات کا بھانڈا پھوٹتا ہے تو رشتہ داروں میں ہمیشہ کے لئے دوری ہو جاتی ہے۔

مجاہد کی بیوی سے زنا

وہ لوگ جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلتے ہیں اور ان کی بیویاں گھروں میں تنہا رہ جاتی ہیں۔ ترغ شریف میں ان کے درجہ اور حرمت کو عام مسلمان عورتوں کی حرمت سے زیادہ کہا گیا ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

حرمة نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمة امہاتہم و
مامن رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ
فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم القیامۃ فیاخذ من عملہ . ثم التفت
الینا رسول اللہ ﷺ فقال ما ظنکم ؟ (مسلم: ج ۳، ص ۱۵۰۸)

[مجاہدین کی بیویوں کی عزت پیچھے رہنے والوں کیلئے ان کی ماؤں کی عزت کی
طرح ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جو مجاہدین میں سے کسی کا خلیفہ بنے اس کے
اہل میں پھر وہ اس کی خیانت کرے، مگر یہ کہ کھڑا کیا جائے گا وہ قیامت کے
دن، پھر وہ اس کے اعمال سے میں سے جو چاہے گا لے گا۔ پھر آپ ﷺ
ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا خیال ہے تمہارا؟]

اس میں تشریح کرتے ہوئے علماء نے لکھا ہے

”ما ظنکم“ ای ما ظنکم ان یتروک الاب لابنہ ولا الصدیق
لصدیقہ حقا یجب علیہ

[یعنی تمہارا کیا خیال ہے کہ باپ بیٹے کیلئے یا دوست دوست کیلئے ایسا کوئی حق
چھوڑے گا جو اس کیلئے ثابت ہو]

طلب علم کے لئے مدارس میں جانے والے یا دعوت و تبلیغ کے کام میں جانے
والے مجاہدین کے زمرے میں داخل ہیں۔

محرم عورت سے زنا

آج کل گھروں میں ٹی وی ویڈیو انٹرنیٹ کیبل وغیرہ نے اخلاقی حالت میں اس
قد رگراوٹ پیدا کر دی ہے کہ مرد اپنی محرم عورتوں کو شہوت کی نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ بعض
تو زنا کے بھی مرتکب ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی علیہ السلام
سے روایت کی ہے۔

من وقع علی ذات محرم فاقطعوا (ابن ماجہ: ۲۵۶۴)
[جس شخص نے محرم عورت کے ساتھ زنا کیا اس کو قتل کر دو]

ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ

ان رسول اللہ ﷺ بضعہ الی رجل اخر من بامرأة ابیہ لضرر
عنقہ وخصس مالہ (ابن ماجہ)

[نبی علیہ السلام نے ان کو ایک شخص کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی
سے نکاح کیا تو انہوں نے اس کو قتل کیا اور مال کو خیریت بنایا]
حضرت عبداللہ بن مطرف نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ

من تدخلى الحرمتين فخطوا وسطه باسيف (طبرانی)
[جس نے محرم سے نکاح کیا اس کے پیٹ سے تلوار گزار دو یعنی اس کو قتل کر

[۲۰]

مطلقہ بیوی سے زنا کرنا

قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ خاوند بیوی کو طلاق
دینے کے باوجود اپنے پاس رکھے گا اور زنا کا مرتکب ہوگا۔ پھر دن ملک میں مسلمانوں
میں یہ واقعات بڑھتے جا رہے ہیں کہ خاوند غصے میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا
ہے۔ پھر بچوں کی وجہ سے مہیاں بیوی ایک دوسرے سے دور ہونا مشکل سمجھتے ہیں۔ لہذا
”مہیاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی“ والا معاملہ ہو جاتا ہے۔ دنیا والوں کے سامنے
شرمندگی کے ڈر سے طلاق کا اظہار نہیں کرتے اور قیامت کے دن کی شرمندگی کو بھول
جاتے ہیں۔

تفسیر روح البیان میں لکھا ہے۔

واحد الزنی الرجل یطلق امرأته وهو یقیمہ منہا بالحرām ولا

يقدر عند الناس مخافة الفضيحة فكيف لا يخاف فضيحة الاخرة
يوم تبلى السرائر يعني تظہر الاسرار فاحذر فضيحة اليوم
واجتنب الزنا ولا تصر عليه فانه لا طاقة لك على عذاب الله
وتب الى الله فان الله يقبل التوبة عن عباده الله كان توابا
رحيما (النساء: ١٥)

[اور سب سے سخت زنا وہ ہے کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے دے پھر وہ
حرام ہونے کے باوجود اس کے ساتھ رہے]

پوڑھے کا زنا

اگر پوڑھا آدمی زنا کرے تو یہ زنا کی بدترین شکل ہے۔ علماء نے لکھا ہے۔
فان كان شيخا كان اعظم اثما وهو احد الثلاثة الذين لا يكلمهم
الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم
[اگر وہ پوڑھا ہے تو اس کا گناہ بہت بڑا ہے اور وہ ان تین شخصوں میں سے
ہے جن سے اللہ تعالیٰ روز قیامت کلام نہیں فرمائیں گے اور نہ اسے پاک
کریں گے اور اس کیلئے دردناک عذاب ہوگا]

زنا کی تیسری قسم
ہم جنس سے زنا

کبھی دو مرد یا دو عورتیں ایک دوسرے سے اپنی شہوت کو پورا کر لیتے ہیں۔ اس کی
دو قسمیں ہیں۔

لواطت

لواطت کے معنی ہیں ایک مرد دوسرے مرد کے پاخانہ کے سوراخ میں اپنا عضو خاص داخل کرے۔ یہ گندی عادت حضرت لوط علیہ السلام کی قوم سے شروع ہوئی۔ اسی لئے اس کا نام لواطت رکھا گیا۔ اس کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کے متعلق فرمایا

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ . وَ قَدْ ذَرَأْنَا لِغَمٍّ وَهْكُمْ مِنْ
أَزْوَاجِكُمْ بَلَىٰ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ (الشعراء: ۱۵۶)

[کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو جہان والوں سے۔ اور چھوڑتے ہو جو
تمہارے لئے رب نے بیویاں بنائی ہیں۔ بلکہ تم حد سے گزر جانے والی قوم

[ہو]

اللہ رب العزت نے مرد کی شہوت پورا کرنے کے لئے عورت کو بنایا ہے۔ اگر کوئی
شخص عورت کے بجائے مرد سے شہوت پوری کرے تو یہ اسکی گندی ذہنیت کی دلیل
ہے۔ ایسا شخص فطرت انسانی کے خلاف کام کرتا ہے۔ اس کی بصیرت چھن گئی ہے۔ اور
عقل سے عاری ہو چکا ہے۔ اسکی مثال اس شخص کی مانند ہے جو بہترین تیار شدہ بھنے
ہوئے گوشت کو کھانے کی بجائے گلاسرہا حشفن کچا گوشت کھانے کی خواہش کرے۔ قوم
لوط سے پہلے یہ عمل تاریخ انسانی میں کبھی نہیں کیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ (الاعراف: ۸۰)

[کیا تم بے حیائی کے کام کو کام کرتے ہو جو کہ پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا]

انسان کو تو اللہ رب العزت نے عقل کے نور سے نوازا ہے۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ
جانور بھی لوطی عمل نہیں کرتے۔ اگر قوم لوط اس فبیج عمل کو شروع نہ کرتی تو شاید انسان اس

گناہ سے بچے ہوئے ہوتے۔ عبدالمالک بن مروان کا قول ہے۔

لَوْلَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی ذَكَرَ آلَ لُوطٍ فِی الْقُرْآنِ مَا ظَنَنْتُ اَنْیْ اَحَدٌ یَّفْعَلُ
بِهَا

[اگر اللہ تعالیٰ قوم لوط کا ذکر قرآن پاک میں نہ کیا ہوتا تو میں خیال نہ کرتا کہ
کسی نے اس فعل کو کیا ہوگا]

لواطت کرنے پر عذاب

اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو لواطت کے گناہ پر پانچ طرح سے عذاب دیا تاکہ دوسرے
لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔

الاہلاک: پوری قوم لوط کو ہلاک کر دیا گیا سوائے چند مؤمنین کے۔ اس سے معلوم
ہوا کہ لوطی عمل کرنے والے کو خلاف فطرت کام کرنے کی وجہ سے زندہ رہنے کا کوئی حق
نہیں ہے۔ اس کے زندہ رہنے سے اسکا مرجانا بہتر ہے۔ نہ رہے گا بانس نہ بچے گی
بانسری۔

قلب دیارہم علیہم: قوم لوط کی بستی کو ان پر الٹ دیا گیا۔ ابن قیم فرماتے
ہیں۔

وَ اِذَا بَلَیْنَا رَہْمَ قَدِّ اَقْلَعْتَ مِنْ اَصْلِہَا وَ رَفَعْتَ نَحْوَ السَّمَاءِ حَتّٰی
سَمِعْتَ الصَّائِکَۃَ بِنَاحِ الْکَلَابِ وَ نَیْیْقِ الْحَمِیْرِ

[اور ان کے گھروں کو جڑ سے اکھاڑ کر آسمان کی طرف اتار اونچا اٹھایا کہ
فرشتوں نے کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے بیٹکنے کی آواز سنی]

رجمہم بالاحجار: قوم لوط پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ لسان العرب میں سبیل
کے لفظ کی تشریح لکھتے ہیں۔

حجارة من طين طينت بنار جهنم مكتوب فيها اسماء القوم و

معنی منضوہ امی متابع بتبع بعضہ بعضا

۱ اس مٹی سے بنے ہوئے پتھر جس کو دوزخ کی آگ پر پکایا گیا۔ اس لوگوں

کے نام لکھے ہوئے تھے اور منضوہ کا معنی ہے پے در پے لگا ہوا

علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی ایسی

بارش برسائی کہ ان کے حاضر و غائب سب لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

حتیٰ ان تاجرا منهم کان فی الحرم فوقفوا له حجرا یوما حتیٰ

قضیٰ تجارتہ و نخرج عن الحرم فوقع علیہ (روح المعانی: ۱۷۲/۸)

۱ حتیٰ کہ ان میں سے کوئی تاجر حرم میں تھا تو اس کیلئے پتھر چالیس دن تک ٹھہرا

رہا حتیٰ کہ وہ تجارت سے فارغ ہو کر حرم سے نکلا تو اس کو لگا

عذاب کی شدت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو لواطت سے بہت زیادہ

نفرت ہے۔

الحسب بہم: پوری قوم کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ بتا دیا گیا کہ لوطی قوم کیلئے زمین

کے اوپر والے حصے کی نسبت زمین کے اندر والا حصہ زیادہ بہتر ہے

التنکیل: اللہ تعالیٰ نے پوری قوم لوط کا تفصیلی تذکرہ قرآن مجید میں فرما کر ان کو خوب

رسوا کیا۔ کسی قوم کیلئے اتنے جگہ آمیز اور ذلت آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کیا جتنا کہ قوم

لوط کے بارے میں کیا گیا۔ لواطت اتنا بڑا جرم ہے کہ نرمی اور شفقت کو ایک طرف رکھ کر

تختی اور شدت کی انتہا کر دی گئی۔ اس قدر عبرتناک عذاب اس لئے دیا گیا تا کہ دوسرے

لوگ کانوں کو ہاتھ لگائیں اور اس گناہ کے بارے میں دل و دماغ میں خیال بھی نہ لائیں۔

زنا اور لواطت کا تقابلی جائزہ

زنا اور لواطت دونوں گناہ کبیرہ ہیں لیکن لواطت خلاف فطرت ہونے کی وجہ سے زیادہ بڑا اور زیادہ برا گناہ ہے۔ تفصیلی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	زنا	لواطت
(۱)	مرد اور عورت مل کر زنا کرتے ہیں۔	دو مرد آپس میں مل کر لواطت کرتے ہیں۔
(۲)	زنا کر جہ گناہ ہے مگر مرد و عورت کا عارضہ فطری ہے۔	لواطت فطرت انسانی کے خلاف ہے لہذا زیادہ برا کام ہے۔
(۳)	رہہ تولید کی جگہ ذالہ ہے جہاں انسان آگے بڑھتی ہے۔	لوٹی اپنا مادہ تولید ایسی جگہ ذالہ ہے جہاں پر بیج خارج ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں
(۴)	لئے قرآن مجید میں قاحشہ کا لفظ کیا گیا ہے جو کہ مکرہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زنا بھی گناہوں میں سے ایک ہے۔ بارئ تعالیٰ ہے۔ ہاتھوں الفاحشۃ عا سبقکم بہا عن احمد من العالمین	لواطت کے لئے قرآن مجید میں "الفاحشۃ" کا لفظ استعمال کیا گیا جو کہ معروف ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ ایسا گناہ ہے کہ اس جیسا گناہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ہاتھوں الفاحشۃ عا سبقکم بہا عن احمد من العالمین
(۵)	حدیث پاب میں زانی پر ایک دفعہ لعنت کی گئی ہے۔	حدیث پاک میں لوٹی پر تین دفعہ لعنت کی گئی ہے 'لعن اللہ من عمل عمل قوم۔ لعن اللہ من عمل قوم لوط۔ لعن اللہ من عمل قوم لوط
(۶)	زنا کرنے والے کو قرآن میں عیث کا لقب دیا گیا ہے۔	قوم لوط کے لئے قرآن مجید میں متعدد برے لقب استعمال کیے مثلاً فاسقین۔ انہم کانوا قوم سوء فاسقین (الانبیاء) مصرفون۔ بل انتم قوم مصرفون (الاعراف) مفسدین۔ قال رب انصرنی علی قوم المفسدین (التکوین) ظالمین۔ انا مہلکوا اہل هذه القرية ان اہلہا کانوا ظالمین (التکوین) عادون۔ بل انتم قوم عادون

نمبر شمار	زنا	لواط
(۷)	زانی کو رجم کرنے کے لئے انسانوں کو حکم دیا گیا۔	لوٹی کو اللہ رب العزت نے پتھروں کی بارش برسا کر خود سنگسار کیا۔

نتیجہ: لواطت زنا کی بہ نسبت زیادہ گناہ ہے۔ اسی لئے فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ اگر کوئی نگران ایک طرف مرد و عورت کو جماع کرتا دیکھے اور دوسری طرف دو مردوں کو لواطت کرتا دیکھے تو اسے چاہیے کہ پہلے مردوں کو علیحدہ کرے اور گرفتار کرے۔ بعد میں مرد و عورت کو الگ کر کے گرفتار کرے۔ اس لئے کہ مرد و عورت کے جماع میں حلال کا امکان ہے شاید میاں بیوی ہوں یا مالک اور باندی ہوں۔ لیکن لواطت میں حلال کا امکان ہی نہیں ہے۔ زنا برا کام ہے تو لواطت بہت زیادہ برا کام ہے۔

لواطت اسلام کی نظر میں

دین اسلام نے لواطت کو انتہائی ناپسندیدہ اور قبیح فعل سمجھا ہے۔ لوٹی کے لئے کڑی سزائیں متعین کی ہیں۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

لَا يَنْظُرُ اللَّهُ حَزْوَ جَلِ اِلٰہِی رَجُلٍ اِتٰی رَجُلًا اَوْ امْرَاةً فِیْ دُبُرِهَا (ترمذی)
[اللہ تعالیٰ ایسے مرد کی طرف دیکھیں گے ہی نہیں جو عورت کی دبر کی طرف سے آئے]

لواطت کے گناہ نے پن کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اللہ رب العزت لوٹی کی مثل دیکھنا بھی پسند نہیں فرماتے۔ ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

مَنْ وَجَدَ قَمْرَهُ یَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ فَاَقْتُلُوْهُ الْفَاعِلُ وَالْمَفْعُولُ بِهِ

(ابن حبان۔ ترمذی: ۱۱۳۸/۱ احمد)

[جب کسی کو قوم لوط کا عمل کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو]

گرایا لوطی عمل کرنے والے فاعل اور مفعول دونوں کو جینے کا کوئی حق حاصل نہیں رہا۔

بیوی سے لواطت

دین اسلام نے میاں بیوی کو ایک دوسرے سے جنسی ملاپ کرنے کی اجازت دی ہے اور اسے عبادت کا درجہ دیا ہے لیکن خاوند کو منع کر دیا ہے کہ وہ بیوی کی دیر میں جماع نہ کرے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے
 انتہا علی کل حال اذا کان ذالک فی الفرج (رواہ احمد)
 [تم اپنی عورت سے کسی طریقے سے بھی جماع کر سکتے ہو اگر وہ فرج میں ہو]
 بیوی سے ہر طرح لطف اندوز ہو سکتے ہیں جبکہ دخول شرمگاہ میں کیا جائے۔
 نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

اقبل و ادبر و اتق اللہ و الحیضہ (رواہ احمد)
 [آگے سے کرو یا پیچھے سے کرو لیکن دیر سے عورت حائضہ سے بچے]
 معلوم ہوا کہ خاوند بیوی کے سامنے رخ سے جماع کرے یا پشت کی طرف سے
 کرے مگر پاخانہ کی جگہ میں اور حیض کی حالت میں دخول کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔
 نبی علیہ السلام سے ایک انصاریہ نے بیوی میاں کے ملاپ کے حلقہ پوچھا تو فرمایا
 صماما واحدا ای الفرج فقط (رواہ احمد و الترمذی)
 [ایک سوراخ میں ہونا چاہیے یعنی فرج میں]

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

ملعون من اتى امرأة فی دبرها (رواہ احمد ۵۸۶۵)

[لعنتی ہو وہ جو عورت سے دیر میں جماع کرے]

عمر بن شعیب اپنے والد اور دادا کی وساطت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی

علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الذی یأتی امراته فی دبرها ہی اللوطیة الصغریٰ (رواہ احمد)

[وہ جو عورت کے پاس اس کی دبر میں آتا ہے تو یہ چھوٹی لواطت ہے]

امام دارمی نے اپنی سند میں روایت کیا ہے کہ سعید بن یسار نے حضرت ابن

لوط سے پوچھا کہ بیوی کے دبر میں جماع کرنا کیسا ہے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا:

هل بفعل ذلک احد من المسلمین (سنن دارمی)

[کیا یہ مسلمانوں میں سے کسی نے کیا ہے]

لوطی کی سزا

قرآن مجید میں لواطت کے مرتکب ہونے والوں کے متعلق فرمایا گیا۔

وَالَّذَانِ یَاۤتِیٰهُمَا مِنْکُمْ فَاۡفُوهُمَا

[تم میں سے جب دو مرد بد فعلی کریں تو انہیں خوب سزا دو]

نبی علیہ السلام نے لواطت کے گناہ نے پن کو کئی احادیث میں واضح فرمایا اور

ساتھ اپنی امت کے بارے میں خطرے کا بھی اظہار فرمادیا

انی اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط (جمع الترمذی)

[مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ قوم لوط کے عمل کا خطرہ ہے]

اس برائی کا قلع قمع کرنے کے لئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من وجد تموه یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به

[جو شخص کہ تم پاؤ اس کو قوم لوط والا عمل کرتا پس قاتل اور مفعول دونوں کو قتل کر

رو [ترمذی]

اس حدیث پاک کی بنا پر فقہائے کرام میں اس بات پر توافق جماع ہے کہ لوطی فاعل

اور مقتول دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ لیکن کس طرح قتل کیا جائے اس طریقہ کار میں رد و قول ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ اور حاکم کا یہ مذہب ہے کہ زنا اور لواطت میں بڑا فرق ہے۔ زنا پر حد مقرر ہے جبکہ لواطت پر مقرر نہیں۔ اس لئے لوٹی کو زیادہ دردناک اور سخت سزا دی جانی چاہیے۔ چاہے پہاڑ سے گرا دیا جائے یا ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ڈال کر کھنکھل دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت علیؓ کے مشورے پر ایک لوٹی کو جلانے کا حکم دیا تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے سزاسپاری کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، خالد بن زیدؓ، عبداللہ بن مسعودؓ زہریؒ، اسحاق بن راہویہؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اسی بات کے قائل ہیں کہ لوٹی کی سزا زانی کی نسبت زیادہ سخت ہونی چاہیے۔

دوسری جماعت کا قول ہے کہ جوزانی کی سزا شریعت میں متعین ہے وہی لوٹی کی بھی ہونی چاہیے۔ ان میں حسن بصریؒ، عطاء ابن ابی رباحؒ، سعید بن المسیبؒ، ابراہیم نخعیؒ، قتادہؒ، اوزاعیؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ شامل ہیں۔

معلوم ہوا کہ لواطت کا فعل قتل کے فعل سے بھی زیادہ برا ہے اس لئے کہ اگر مقتول کا وارث چاہے تو قاتل کو قتل سے بچا سکتا ہے۔ مگر لوٹی کے لئے قتل سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

شریعت محمدیہ کا حسن و جمال

شرع شریف کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جس سوراخ سے شیطان حملہ آور ہو سکتا ہے اسے بند کر دیا گیا۔ جس منزل پہ نہیں جانا اس راستے پر پہلا قدم اٹھانے سے ہی روک دیا۔ مثلاً لواطت سے منع کرنا مقصود تھا لہذا بے ریش لڑکوں کی

طرف شہوت کے ساتھ دیکھنے سے روک دیا۔ لڑکپن کی عمر میں جسم بھی نرم و نازک ہوتا ہے اور مرد کے ساتھ رہنے میں قباحت بھی محسوس نہیں ہوتی لہذا گناہ میں پڑنا بھی آسان ہوتا ہے۔

بے ریش لڑکے کو دیکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

نہی رسول اللہ ﷺ ان یحد الرجل النظر الغلام الا مرد
[رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ انسان کسی بے ریش لڑکے کی طرف نگاہ ڈالے]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لا تجالسوا أبناء الملوك فان الانفس تشاق اليهم مالا تشاق
الى الجوارى العواقر (ذم الحوی: امام ابن جوزی)
[تم امیرزادوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو کیونکہ نفس ان سے ایسی چیز کی خواہش کرتے ہیں جس کی خوبصورت لوطیوں سے بھی نہیں کرتے]
حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

فانسی اری مع امرأۃ شیطانا ومع کل عبتی بضعة عشر
شیطانا (مشاح الخطایہ: ۲۱۷)

[عورت کے ساتھ ایک شیطان دکھائی دیتا ہے مگر لڑکے کے ساتھ دس سے زیادہ شیطان نظر آتے ہیں]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

مالدار لوگوں کے لڑکوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یہ اپنی شکل و صورت اور لباس و پوشاک سے سراپا فتنہ ہوتے ہیں ایسا فتنہ کہ بعض

اوقات عورتوں سے بڑھ کر فتنہ ثابت ہوتے ہیں۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں لکھتے ہیں۔

فانه يحرم النظر الى وجهها ووجه الامرء اذا شك في الشهوة
[جنسی میلان کا خطرہ ہو تو عورت اور بے ریش لڑکے کے چہرے پر نظر ڈالنا

حرام ہے] (ردالمختار حاشیہ: ۱/ ۲۵۸)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اگر لڑکا خوبصورت ہو تو عورت کے حکم میں ہے گویا سر
سے پاؤں تک اس کا جسم چھپانے کے قابل ہے۔ محدث ابن القطن فرماتے ہیں۔

قال ابن القطن اجمعوا على انه يحرم النظر الى غير الملتحي
بقصد التلذذ وتمتع البصر بما منه واجمعوا على جوازه بغير

قصد اللذة والناظر مع ذالك امن الفتنه (ردالمختار ۲۸۵)

[ابن القطن فرماتے ہیں کہ جس لڑکے کی داڑھی نہیں نکلی۔ لطف اندوز ہونے

اور خوبصورتی سے لذت پانے کی نظر سے دیکھنا حرام ہے۔ اگر لذت مقصد نہ

ہو اور دیکھنے والا فتنے سے مامون ہو تو جائز ہے]

شہوت کی تفسیر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت اچھے انداز کی ہے۔

انها ميل القلب مطلقا

[دل کے میلان کا نام شہوت ہے]

حضرت ابوہل فرماتے ہیں کہ عنقریب اس امت میں ایک قوم ہوگی جن کو لوٹے

باز کہا جائے گا ان کی تین قسمیں ہوں گی

(۱) ایک قسم صرف حسین لڑکوں کو دیکھنے والی ہوگی

(۲) دوسری ان سے طاقات و مصافحہ کرے گی

(۳) تیسری ان سے بد فعلی کرے گی

بے ریش کے بارے میں اکابر کا طرز عمل

☆..... حضرت امام مالکؒ سماعت حدیث کیلئے بے ریش لڑکوں کو اپنی مجلس میں بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ہشام بن عمار جو اس وقت بے ریش تھے لوگوں کے مجمع میں چھپ کر بیٹھ گئے اور امام مالکؒ سے سولہ حدیثیں سن لیں، امام مالکؒ کو جب اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے ان کو بلایا اور سولہ درے مارے۔

☆..... حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ درس حدیث سننے کیلئے پہلی مرتبہ تشریف لائے تو ابھی بے ریش تھے۔ امام اعظمؒ نے ان کو کہا کہ آپ میرے سامنے نہیں پشت کی طرف بیٹھ کر درس حدیث سنا کریں۔ چنانچہ کئی برس تک وہ پشت کی جانب بیٹھ کر درس حدیث سنتے رہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی احتیاط کا یہ عالم کہ اس عرصہ میں ایک مرتبہ بھی ان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کوئی حدیث مبارک سنا رہے تھے کہ ان کا سانسہ دیوار پر پڑ رہا تھا۔ ان کے سانسے کو دیکھ کر امام اعظمؒ کو اندازہ ہوا کہ ان کی داڑھی آچکی ہے پھر ان کو سامنے بیٹھنے کی اجازت دی۔ سبحان اللہ اس معاملہ اکابر اتنی احتیاط کیا کرتے تھے۔

☆..... حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جس کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ اس نے کہا میرا بھانجا ہے۔ فرمایا اسے دوبارہ ہمارے پاس نہ لانا اور خود بھی اسے ساتھ لے کر بازار کے چکر نہ لگاتا۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کو تمہارے متعلق برا گمان کرنے کا موقع مل جائے۔

☆..... حضرت شیخ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے میں شیوخ کے پاس رہا ہوں جو اہل کے درجے پر تھے۔ ان سب نے مجھے نصیحت فرمائی کہ تم بے ریش لڑکوں کی صحبت سے بچے رہنا۔

☆..... حضرت امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ بن معین کے ایک شاگرد محمد بن حسین نے چالیس

سال تک آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائی۔ حضرت محمد بن ابی القاسم فرماتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمارے ساتھ ایک نو عمر لڑکا تھا جو ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم میرے سامنے سے اٹھ جاؤ اور میری پشت کی طرف بیٹھو۔

دو مردوں کا ایک بستر پر لیٹنا

اسی احتیاط کی وجہ سے دو مردوں کا ایک بچادر میں لیٹنا منع کر دیا گیا۔ ارشاد نبوی

ہے۔

لا یفطنی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد (مسلم . مشکوٰۃ)

[ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے]

اس حدیث پاک کی روشنی میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ولا یجوز للرجل مضاجعة الرجل وان کان کل واحد منهما فی

جانب من الثوب (تفسیر کبیر: ۶/۲۵۹)

[دو مردوں کا اکٹھا سونا جائز نہیں اگرچہ دونوں بستر کے کنارے کنارے ہی

کیوں نہ لیٹیں]

اسی لئے بچے دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو ارشاد نبوی فرقوا بینہم فی

المضاجع کے مطابق بستر الگ کر دینے چاہیں۔

لواطت کے نقصانات

عقل و نقل کی روشنی میں لواطت کے نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عورت سے نفرت:

لوطی شخص چونکہ خلاف فطرت عمل کر کے خوش ہوتا ہے لہذا وہ عقل سلیمہ اور فطرت

سیلہ سے عاری ہو جاتا ہے۔ اسے عورت کی بجائے لڑکوں میں زیادہ رغبت محسوس ہوتی ہے۔ لواطت کی کثرت سے بعض اوقات مرد اپنی بیوی سے جماع کے قابل بھی رہتا۔ اس لئے گھرا جڑتے ہیں۔ لوطی کی بیوی نہ تو مطلقہ کہی جاسکتی ہے نہ ہی شادی شدہ کہی جاسکتی ہے۔ اس کے دل کو سکون کیسے نصیب ہو سکتا ہے جبکہ خاوند کو بیوی میں کشش ہی محسوس نہیں ہوتی۔ ایسے حالات میں بیوی کو گھر میں رکھنا زندہ درگور کرنے کے مترادف ہے۔

نسل کشی کا گناہ:

لوطی شخص اپنے نطفہ کو ایسی جگہ ڈالتا ہے جہاں نسل بڑھنے کا امکان ہی نہیں ہو سکتا۔ لہذا لوطی اللہ رب العزت کی دی ہوئی امانت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ لواطت کے گناہ کے ساتھ ساتھ اس کو نسل انسانی ضائع کرنے کا گناہ بھی ہوتا ہے۔

جنسی تسکین سے محروم:

اللہ رب العزت نے عورت کی شرمگاہ کو مرد کی شہوت پورا ہونے کے لئے محل کامل بنایا ہے۔ جب کوئی مرد اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے تو عورت کی فرج میں مرد کا نطفہ آتا ہے جبکہ مرد کے عضو خاص میں بھی عورت کے جسم سے ایسا مائع جذب ہوتا ہے جو مرد کو جنسی طور پر تسلی و تسکین دے دیتا ہے۔ اسی لئے عورت سے کئی مرتبہ جماع کرنے سے بھی اتنی کمزوری محسوس نہیں ہوتی جو غیر فطری طریقے سے ایک دفعہ شہوت پوری کرنے سے محسوس ہوتی ہے۔ یوں سمجھیں کہ عورت مرد کی غذا ہے لوطی شخص وقتی طور پر شہوت کو پورا کر بھی لے پھر بھی اس کے اندر جنسی پیاس رہے گی، طبیعت میں اضطراب اور بے چینی رہے گی۔ سکون نام کی کیفیت لواطت سے حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ جبکہ عورت کے ساتھ جماع کرنے سے تسکین کامل نصیب ہوتی ہے۔ سچے پروردگار کے سچے کلام کی

گواہی ہے۔

ان خلقی لکم من انفسکم ازواجاً لعلکم والیہا
[تم میں سے تمہارے جوڑے بنائے تاکہ تم اس سے سکون پاسکو]

اعصابی کمزوری:

لواطت غیر فطری عمل ہونے کی وجہ سے اعصابی کمزوری کا سبب بنتا ہے تو انائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ لوطی شخص کو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کے جسم کو کسی نے چھوڑ دیا ہے۔ تھکاوٹ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔ اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔

حافظہ کمزور:

لوطی شخص کی قوت حافظہ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اول تو کچھ یاد ہی نہیں رہتا اگر کر بھی لے تو جلدی بھول جاتا ہے۔ لواطت کے مرتکب ہونے والے نوجوان طالب علم اگر محنت کوشش سے سبق یاد بھی کر لیں تو سناتے وقت یا لکھتے وقت ایسے بھول جاتے ہیں جیسے سبق یاد ہی نہیں کیا تھا۔

چہرہ بے نور:

لوطی شخص کے چہرے کی رعنائی اور چمک ختم ہو جاتی ہے۔ جوانی میں چہرے پر جھریاں پڑنے لگ جاتی ہیں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بن جاتے ہیں۔ چہرے کی جاؤ بیت اور کشش نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے۔

عضو خاص کی خرابی:

لواطت کی وجہ سے مرد کے عضو خاص میں ٹیڑھا پن آ جاتا ہے۔ بعض اوقات پھوڑا بھی بن جاتا ہے۔ آتشک اور سوزاک جیسی موذی بیماریاں اسی فعل بد کی وجہ سے لگتی

ہیں۔ ان پیاریوں کی وجہ سے انسان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے

لا علاج پریشانی:

لوٹی شخص کے اندر لڑکوں یا مردوں کو دیکھ شہوت بیدار ہو جاتی ہے جبکہ زانی شخص میں عورت کو دیکھ کر شہوت بھڑکتی ہے۔ زانی کے لئے عورت سے پردہ کرنا اور دور رہنا آسان ہے مگر لوٹی کے لئے مردوں سے دور رہنا مشکل کام ہے۔ لہذا لوٹی کی پریشانی لا علاج ہے جہاں بھی جائے بیٹھنا اٹھنا رہنا سہنا سب مردوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ نماز پڑھنے مسجد میں جائے تو لوگوں کے دل خشت الہی سے بھرے ہوتے ہیں جبکہ لوٹی کی نظر کسی مرد پر پڑنے سے اس کا دل شہوت سے لبریز ہوتا ہے نماز یا جماعت کے وقت اگلی صف میں مرد کو رکوع سجدہ کرنا دیکھ کر عضو خاص میں تکاؤ آ جاتا ہے۔ علامہ اقبال نے صحیح کہا ہے۔

میں سر بسجود ہوا کبھی تو : میں سے آنے لگی صدا

تیرا دل تو صنم آشنا تجھے کیا طے گا نماز میں

حیوان سے بدتر:

لوٹی شخص ایک ایسا عمل کرتا ہے جو حیوان بھی نہیں کرتے لہذا وہ حیوان سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ لواطت کا اثر انسانی اخلاق پر بہت برا پڑتا ہے اس لئے لوٹی لوگوں سے میل ملاپ کرتے ہوئے گھبراتا ہے۔

لا علاج بیماری:

لوٹی شخص کو ایڈز جیسی مہلک بیماری لگ جاتی ہے جس کا ابھی تک کوئی علاج بھی نہیں ہے۔ یہ بیماری اس سے اس کی بیوی کو بھی لگ سکتی ہے۔ آئندہ اولاد میں بھی اس بیماری کے بد اثرات منتقل ہو جاتے ہیں۔ لواطت کی وجہ سے آخرت کا عذاب تو ہو گا ہی سہی یہ

دنیا کا عذاب بھی کیا کم ہے۔ ایڈز والا شخص تو زمین پر چلتی پھرتی لاش کی مانند ہوتا ہے۔

لا علاج نجا سرت:

لواطت ایسی گندمی بیماری کہ اس سے لوطی روحانی طور پر دائمی نجس ہو جاتا ہے۔
محدث ابن ابی الدنیا نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔

ان الذی یعمل ذلک العمل لو اغتسل بکل قطرة من السماء
وکل قطرة من الارض لم یزل نجسا

[جو کوئی یہ عمل کرے وہ اگرچہ کہ آسمان و زمین کے ہر قطرے سے غسل کر لے
پھر بھی ہمیشہ کیلئے نجس رہے گا]

حضرت فضیل بن عیاض سے صحیح اسناد کے ساتھ منقول ہے

لو ان لو طیا اغتسل بکل قطرة من السماء لقی اللہ غیر طاهر
[اگرچہ لوطی آسمان کے ہر قطرے سے غسل کر لے پھر بھی اللہ تعالیٰ کو ناپاک
ہی ملے گا]

اس سے بڑی ذمہ داری اور کیا ہو سکتی ہے کہ لوطی شخص زمین و آسمان کے سب پانی سے
بھی غسل کر لے تب بھی قیامت کے دل اللہ تعالیٰ کے سامنے نجس حالت میں پیش ہوگا۔
علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں اسکی وجہ بیان کرتے ہیں۔

ان الماء لا یزیل عنه ذلک الا ثم العظیم الذی ابعده عن ربہ
[بے شک نہیں زائل کرتا پانی اس سے اس بڑے گناہ کو جس نے اس کو اس
کے رب سے دور کر دیا]

اسی لئے لوطی شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھنا بھی گوارا نہ کریں گے۔ حدیث پاک
میں ہے

لا ینظر اللہ عزو جل الی رجل اتی رجل او امرأة فی دبرها

(ترمذی)

[اللہ تعالیٰ ایسے مرد کی طرف دیکھیں گے ہی نہیں جو عورت کی دیر کی طرف
ہے آئے]

براخا تسمیرہ برا النجیام:

لو طی شخص اگر لواطت سے بچی تو بہ نہ کرے تو اسے موت کے وقت کلمہ پڑھنے کی بھی
توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

من اتى النساء فى اعجازهن فقد كفر (رواہ الطبرانی)
[جو عورتوں کے ساتھ لواطت کرے اس نے کفر کیا]

دوسری حدیث پاک میں ہے۔

من اتى سائضا او امرأة فى دبرها او كاهنا فقد كفر بما انزل
علی محمد ﷺ

[جو حائضہ یا اپنی عورت کے دیر میں آتا ہے یا کافران کے پاس جاتا ہے بے
شک اس نے کفر کیا اس سے جو محمد ﷺ پر اتارا ہے]

اینا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لواطت اتنا بڑا گناہ ہے کہ براخا تسمیرہ اور برا
انجام کا ذکر رہتا ہے۔ علامہ ابن قیم نے الجواب الکافی میں ایک قصہ نقل کیا ہے کہ ایک
شخص کو خوبصورت لڑکے سے محبت تھی۔ جبکہ لڑکے کو اس شخص سے نفرت تھی۔ وہ شخص اس
نفسانی محبت میں ایسا پھنسا کہ بیمار ہو گیا۔ اس نے چاہا کہ اسکا محبوب لڑکا "اسلم" اس
کے پاس آجائے مگر وہ نہ آیا۔ جب اس پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگے تو اس نے شعر
پڑھے۔

"اسلم" یا راحة الحلیل

و یا شفاء المذنب النحیل

رضاكَ اِلهي اِلٰى فِوَادِي

مِنْ رَحْمَةِ الْخَالِقِ الْجَلِيلِ

[اے سلیم! اے بیمار کی راحت! اور اے کمزور اور لاغر شخص کی شفاء، میرے دل کو

تیری رضا کی زیادہ چاہت ہے بہ نسبت خالقِ جلیل کی رحمت کے]

جب قریب والے شخص نے اس سے کہا: "اتقِ اللہ" (اللہ سے ڈر) اس نے کہا

"قد كان" (ایسا ہی ہے) اور اس کی روح نکل گئی۔ اللہ تعالیٰ برے خاتمہ سے محفوظ

فرمائے آمین۔

علامہ ابن تیم نے اس کے متعلق لکھا ہے۔

ان هذا المرض وهذا المشق ناره يكون كفرا كمن اتخذ

معشوقه ندا يحبه كما يحب الله

[یہ مرض اور یہ عشق، کبھی کفر کی طرح ہوتا ہے جیسے کہ وہ اپنے معشوق کے بلانے

کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرح محبوب رکھتا ہے]

لوہی شخص کے لئے چند اشعار بھی انہوں نے لکھے ہیں۔

فإننا طي الذكران بينكم البشري

فيوم معاد الناس ان لكم اجرا

[اے ٹکرانے والو! اپنی شرمگاہوں کو! تمہارے لئے بشارت ہے کہ لوگوں کے

لوگوں کے لوٹنے کے دن تمہارے لئے اجر ہے]

كلوا واشربوا وازنوا ولو طوا وابشروا

فان لكم زنا الى الجنة الجرا

[کھاؤ پیو اور زنا کرو اور خوش ہو جاؤ۔ بے شک تمہارے زنا تمہیں اس جنت

تک پہنچانے والے ہیں]

فاخوانکم قد مهدوا الدار قبلکم
 وقالوا الینا عجلوا لکم بشرا
 [بے شک تمہارے بھائیوں نے تم سے پہلے گھر بنا لئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ
 ہماری طرف آنے میں جلدی کرو تمہارے لئے بشارت ہے]
 وما نحن اسلاف لکم فی انتظارکم
 سیمضی الجبار فی نارہ الکبرائی
 [اور یہ کہ ہم تم سے پہلے والے ہیں، تمہارے انتظار میں ہیں عترتِ وہ ہمیں
 جمع کرے گا بڑی آگ میں]

فلا تحسبوا ان الدین نکحموا
 یفسبون عنکم بل نرونہم جہرا
 [پس نہ گمان کرو کہ جن سے تم نے جماع کیا تھا وہ غائب ہوں گے۔ نہیں بلکہ
 تم ان کو سامنے دیکھو گے]

و یلعن کل منکم لخلیلہ
 و یثمی بہ المخذون فی الکرة الاخری
 [اور تم میں سے ہر ایک لعنت کرے گا اپنے دوست کو.....]

یہذب کل منہما بشریکہ
 کما اشترکا فی لذت تو جب الوزرا
 [پھر ان دونوں میں سے ہر ایک کو اپنے شریک کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔
 جیسے کہ وہ دونوں ایک ایسی لذت میں شریک تھے جو گناہ کو واجب کرتی ہے]
 (الجواب الکافی ۱۹۷-۱۹۸)

الحاق

جب دو عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ طاپ کر کے اپنی شہوت کو پورا کریں تو اسے اسحاق کہتے ہیں۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا

اذا اتت المرأة فمها زنا فتيان

[پس جب عورت عورت کے پاس آئے تو وہ دونوں زنا کرنے والیاں ہیں]

حضرت واثلہ بن اسقع فرما۔ تمہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا

سحاق النساء زنا بينهن

[عورت کا عورت سے گناہ کرنا ان کا آپس میں زنا ہے]

اگرچہ اس عمل پر زنا کرنے کا گناہ ہو گا مگر اس پر تعزیر کی سزا دی جائے گی حد جاری نہیں ہوگی۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ جس طرح کوئی مرد کسی عورت سے بغیر دخول کے بوس و کنار کر کے اپنی شہوت کو پورا کر لے۔ یہ عمل بھی قوم لوط سے شروع ہوا۔ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

انما حق القول على قوم لوط عليه السلام حين استغنى النساء

بالنساء والرجال بالرجال (درمشور: ۳/۱۰۰)

[بے شک یہ بات درست ہے قوم لوط علیہم السلام کے بارے میں کہ عورتیں عورتوں

کے ساتھ اور مرد مردوں کے ساتھ مطمئن تھے]

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن علی سے

پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کی عورتوں کو مردوں کی وجہ سے عذاب دیا۔ انہوں نے فرمایا

الله اعدل من ذلك. استغنى الرجال بالرجال والنساء

بالنساء (بیہقی، ابن عساکر)

[اللہ بڑے انصاف کرنے والے ہیں ان سے کہ مرد مردوں کی وجہ سے اور

عورتیں عورتوں کی وجہ سے مستغنی تھیں]

علامہ ابن قیم نے لکھا ہے۔

لكن لا يجب فيه الحد . اى فى اسحاق . لعدم الايلاج وان

اطلق عليهما اسم الزنا العام كزنى الصين والهند والرجل والنم

(الجواب الكافى ۴۰۱)

[لیکن اس میں حد واجب نہیں یعنی اسحاق میں دخول نہ ہونے کی وجہ سے۔

اگرچہ کہ ان دونوں پر زنا کا لفظ بولا جاتا ہے جیسے آنکھ کا زنا، ہاتھ کا زنا پاؤں کا

زنا اور منہ کا زنا]

اس سے ثابت ہوا کہ شرع شریف نے ظاہری طور پر دخول ثابت نہ ہونے کی وجہ

سے اس پر حد جاری ہونے کا حکم نہیں دیا۔ لیکن قضائے شہوت کی نظر سے دیکھا جائے تو

ایک عورت دوسری عورت کے ذریعے اپنی جنسی پیاس بجھاتی ہے۔ اس کے جسم سے

خارج ہونے والی مٹی ضائع ہو کر انسان کی نسل کشی کا ذریعہ بنتی ہے۔

یہ شہوت پرستی کا راستہ عورت کی آنکھ سے شرم اور دل سے حیا کو ختم کر دیتا ہے۔ جس

عورت کو شرم و حیا کا مجسمہ ہونا چاہیے تھا وہ دوسری عورتوں بالڑکیوں کو برے راستے پر

لانے کا سبب بنتی ہے۔ شیطان کی خشا پورا کرتی ہے۔ جس طرح بد کردار مرد عورتوں کو

پھنسانے کے چکر میں رہتے ہیں اسی طرح یہ عورت کسی لڑکی کو جال میں پھنساتی ہے۔

دوسری لڑکی کو دیکھ کر اس کے اندر شہوت کا سمندر موجزن ہو جاتا ہے اور یہ فاعلہ بن کر

اپنی مستی اتارتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَمَنْ ابْتَغَىٰ زَوَاةَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَٰثُونَ (المعارج)

[پس جو اس کے علاوہ کو چاہے پس وہی حد سے بڑھنے والے ہیں]

(زنا کی چوتھی قسم جانور سے زنا)

انسان اپنے غلبہ شہوت میں اس قدر مغلوب الحلال ہو جاتا ہے کہ وہ جانور سے زنا کر لیتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

ملعون من اتى شينا من البهائم (طیرانی۔ حاکم)
[لعنت کی گئی ہے اس شخص پر جو جانوروں کے پاس آتا ہے (یعنی فعل حرام کرتا ہے)]

جانور سے زنا کرنا لواطت سے بھی بڑا گناہ ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں۔
لا ريب ان الزاجر الطبعي عن اتيان البهيمة النوى من
الزاجر الطبعي عن القلو ط (المجواب الكافي ۴۰۱)
[بے شک جانور سے زنا کرنے کا عذاب لواطت کرنے کے عذاب سے بھی زیادہ سخت ہے]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

من اتى بهيمة فاقبلوه واقبلوه معا (احمد ۳۳۲۰۔ ابوداؤد ۴۳۶۳)

[جس شخص نے جانور کے ساتھ بد فعلی کی اس کو قتل کر دو]

اس معاملے میں علمائے کرام کے دو قول ہیں۔ ایک جماعت کا قول ہے کہ اس پر زانی کی حد جاری ہونی چاہیے۔ دوسری جماعت کا قول ہے کہ اس کو لوطی کی سزا ملنی چاہیے۔ بہر حال جو بھی ہو یہ عمل قابل سزا ہے۔

باب ۷

زنا کے نقصانات

برائی کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے بلکہ برائی جتنی بڑی ہوگی انجام اتنا ہی زیادہ برا ہوگا۔ زنا کار انسان چونکہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے لہذا اسے کئی طرح کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی والا معاملہ پیش آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بیان ہوا قانون جزا و سزا اسے بالآخر اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ يَفْعَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ

[جو برائی کرے گا وہ سزا پائیگا]

درج ذیل میں زانی کو پیش آنے والے متعدد نقصانات کی تفصیل پیش کی جاتی ہے

(الف) معاشی نقصانات

زانی کو معاشی نقطہ نظر سے مختلف طرح کی پریشانیوں گھیر لیتی ہیں۔ مثلاً

(۱) بے برکتی

زنا کے ارتکاب کی وجہ سے زانی برکتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ تقویٰ و

پر ہیز چاری کی وجہ سے برکتوں کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (الاعراف: ۹۴)

[اگر یہ بستیوں والے ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم ان پر زمین و آسمان کی برکات کو کھول دیں]

رزق میں بے برکتی ہونے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ زانی اپنا مال پانی کی طرح بھی بہا دے تو بھی اس کے کام سمٹتے نظر نہیں آتے۔ ایسے لوگ کروڑوں پتی ہونے کے باوجود مقروض رہتے ہیں۔ کبھی بندوں کا قرض دینا ہوتا ہے کبھی جنکوں کا قرض دینا ہوتا ہے۔ لاکھوں کمانے کے باوجود انہیں سمجھ ہی نہیں آتی کہ پیسہ کہاں جا رہا ہے۔ مال آتا نظر آتا ہے جاتا نظر نہیں آتا۔ سب کچھ ہونے کے باوجود خرچے پورے نہیں ہوتے۔ کھاؤں کدھر کی چوٹ بچاؤں کدھر کی چوٹ والا معاملہ پیش آتا ہے۔

(۲) رزق میں تنگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا (طہ: ۱۲۴)

[جس شخص نے میری یاد سے منہ موڑا اس کے لئے رزق میں تنگی کر دی جائیگی]

زانی چونکہ احکام خداوندی سے اعراض کرتا ہے لہذا اکثر اوقات اس کی معیشت کو تنگ کر دیا جاتا ہے۔ حلال رزق کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ حرام کمائی کے دروازے کھول لیتا ہے۔ پھر حرام کی کمائی سے حرام کام کرتا پھرتا ہے۔ کتنے لوگوں کی مثالیں سامنے ہیں کہ کھاتے پیتے یا عزت دار گھرانے کے چشم و چراغ تھے جوانی میں قدم رکھتا تو شہوت کے طوفان کو روک نہ سکے۔ زنا کے مرتکب ہونے لگے۔ ایسا زوال آیا

کہ بینک بیلنس ختم ہو گئے۔ جائیدادیں بک گئیں۔ سر چھپانے کی جگہ بھی نہ رہی باپ جس شہر کا سینٹھ اور نواب سمجھا جاتا تھا۔ بدکار زانی بیٹا اسی شہر کی گلیوں میں بھیک مانگتا اور صدانگٹا پھرتا ہے۔ کہ

اتنے بڑے جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

(۳) کامیابی کے راستے بند

زانی اگر اپنے گناہ سے توبہ نہ کرے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس پر کامیابی کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اسکا ہر کام ادھورا رہتا ہے۔ سارا دن محنت و مشقت میں گزارنے کے باوجود اسے اپنے کام سمجھنے نظر نہیں آتے۔ جب بھی کوئی کام مکمل ہونے کے قریب آتا ہے کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیش آ جاتی ہے۔ کبھی کاروبار کی Deal مکمل نہیں ہوتی۔ کبھی بیڑوں کے رشتے طے نہیں ہوتے۔ جس کام میں ہاتھ ڈالے وہی کام ادھورا رہ جاتا ہے۔ خود کہتا ہے ایک وقت تھا میں مٹی کو ہاتھ لگاتا تھا سونا بن جاتی تھی آج سونے کو ہاتھ لگاؤں تو وہ مٹی بن جاتا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے۔ رزق باندھ دیا ہے۔ رشتے باندھ دیئے ہیں۔ حالانکہ کسی نے کچھ نہیں کیا ہوتا اس کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے کامیابی کے راستے بن ہو جاتے ہیں۔

(۴) مصائب و آلام

زانی اگر زنا کا عادی بن جائے تو اس پر مصائب و آلام کی بارش ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ (شوری: ۴۰)

جو تم کو مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے

جس طرح تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو اسکے دانے تو اترے نیچے گرتے ہیں ایسے

ہی زنا کار پر اوپر نیچے مصائب و آلام کی بھرمار ہو جاتی ہے۔ جب پوچھا جائے کہ کیا حال

ہے جواب ملتا ہے۔ Life is very difficult

[زندگی بہت دشوار ہے]

گویا زنا کار اپنی زبان سے اعتراف کرتا ہے کہ زندگی کانٹوں کی جج ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ اَشَدُّ (القلم: ۳۳)

[اس طرح ہے عذاب اور آخرت کا عذاب زیادہ بڑا ہے]

سیدنا صدیق اکبر ؓ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو بیعت عام ہونے کے بعد آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

”جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے خدا اس میں مصیبت کو پھیلا دیتا ہے“

(۵) خشک سالی

اگر کسی آبادی میں زنا کاری عام ہو جائے تو اس کے اجتماعی بد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے۔

ما من قوم يظهم فيهم الزنا الا اخذوا بالسنة (رواہ احمد، مشکوٰۃ)

[جب کسی قوم میں زنا پھیل پڑتا ہے تو اسے قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا کر دیا

جاتا ہے]

کہیں بارشیں بند ہو جاتی ہیں اور کہیں پانی کی سطح زمین میں کم ہو جاتی ہے۔ اگر سبزی پھل ہو بھی جائیں تو بیماریوں کا حملہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ فصل کی برداشت بہت زیادہ گھٹ جاتی ہے۔ ہر طرف مہنگائی کی دور دورہ ہوتا ہے۔ پھولوں میں خوشبو نہیں رہتی۔ پھلوں میں ذائقہ نہیں رہتا بندوں میں وفا نہیں ملتی۔ ایسے لگتا ہے کہ جیسے کسی نے چیزوں کے اندر سے اصل روح کو نکال دیا ہے۔

یہ خلاف ہو گیا آسمان یہ ہوا زمانے کی پھر گئی
کہیں گل کھلے بھی تو بو نہیں کہیں حسن ہے تو وفا نہیں

(ب) معاشرتی نقصانات

زنا کے معاشرتی نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) عوام سے وحشت

زانی کے دل میں عوام الناس سے وحشت پیدا ہو جاتی ہے زانی کالوگوں میں میل
ملاپ بہت کم ہو جاتا ہے اسے تنہائی بے چین کرتی ہے جبکہ محفلوں میں بھی بیٹھنے کو دل
نہیں کرتا۔ کسی شاعر نے صورتحال کی نشاندہی خوب کی ہے۔

باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہے دل
اب کہاں لے جا کے بیٹھیں ایسے دیوانے کو ہم
زانی کی زندگی نارمل نہیں گزرتی وہ لوگوں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ بقول
شخصے۔

رہے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہمنوا کوئی نہ ہو اور راز داں کوئی نہ ہو
پڑیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو بیمار دار
اور اگر مر جائیے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

(۲) آباد گھر برباد

زنا کاری کی وجہ سے اکثر و بیشتر آباد گھر برباد ہو جاتے ہیں۔ زنا کار خاوند کیلئے اپنی
بیوی میں کشش نہیں رہتی حالانکہ اس کے پاس حسن و جمال کی کمی نہیں ہوتی۔ اسی طرح

زانیہ بیوی اپنے خاوند اور گھر داری پر توجہ نہیں دیتی۔

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آباد اور ہنستے بستے گھر اجڑ جاتے ہیں۔ جس گھر کے گلشن پر بہار کی تازگی ہوتی ہے اس پر خزاں کے سائے دراز ہو جاتے ہیں۔ جب حالات کھلتے ہیں تو طلاق تک نوبت آ جاتی ہے۔

۔ زانیہ تمہیں اس موڑ پہ لے آئیں گے حالات
ہنسنا تو بڑی بات ہے تم رو نہ سکو گے

(۳) ذلت و رسوائی

زنا کار اپنے ہاتھوں سے اپنی عزت خاک میں ملا بیٹھتا ہے۔ نہ خالق کی نگاہ میں قدر رہتی ہے۔ نہ مخلوق کی نگاہ میں رہتی ہے۔ لوگ سامنے جی حضور بھی کریں تو پیٹھ پیچھے کیا الزام دھرتے ہیں۔ شادی شدہ انسان زنا کاری کرے تو اس کی اپنی اولاد اسکی عزت نہیں کرتی۔

قرآن مجید میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے بارے میں آیا ہے۔

لَجَعَلْنَا عَلَيْهَا صَافِلَهَا وَ أَصْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حَبَارَةً (الحجر: ۷۴)

[ہم نے اس کے اوپر کو اس کے نیچے کر دیا اور اس پر پتھروں کی بارش کر دی]

دنیا میں یہ سزا کا انتہائی درجہ ہے کہ ان پر پتھروں کی بارش کی گئی اور اوپر کے حصے کو نیچے کر دیا گیا۔ ابتدا اسکی یوں ہوتی ہے کہ انسان زنا کاری کی وجہ سے عزت کی بجائے ذلت اور بلندی کی بجائے پستی کا شکار ہوتا ہے اور ہر طرف سے اس پر طعن و تشنیع کی بارش ہوتی ہے۔ بقول

۔ یونہی ذرا خوش جو رہنے لگے ہیں ہم

لوگوں نے کیسے کیسے فسانے بنا لئے

اگر کوئی کنوارے پن کی حالت میں زنا کرے تو اس کے ساتھ بڑوں کو بھی ذلت کا

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید میں اسکا ثبوت ملتا ہے۔ جب بی بی مریمؑ اپنے بیٹے کو لیکر قوم کی طرف آئی تو لوگوں نے کہا

يَا أُخْتُ هَٰؤُلَاءِ . مَا كَانَ أَبُوكَ إِصْرًا صَوِيًّا وَمَا كَانَتْ أُمُّكَ بَنِيًّا

(مریم : ۲۸)

[اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا نہیں تھا اور نہ تیری ماں بد کردار تھی]

دیکھئے الزہراءؑ تو بی بی مریمؑ علیہا السلام پر تھا مگر قوم نے ماں باپ اور بھائی کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔ اسی طرح عمل چھوٹے کرتے ہیں مگر طعنے بڑوں کو بھی ملتے ہیں۔ انہیں گھر بیٹھے بٹھائے ذلیل ہونا پڑتا ہے۔

دوسری مثال پہ غور کیجئے کہ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو بدکاری سے منع کیا۔ قوم باز نہ آئی اور گناہ کا ارتکاب کرتی رہی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آگیا اس معاملے میں حضرت لوط علیہ السلام تو بری الذمہ تھے انہوں نے قوم کو سمجھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر اس سب کچھ کے باوجود جب بعد میں آنے والوں نے حالات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مرد کا مرد کے ساتھ جنسی گناہ کرنے کا نام لواطت یا لوطی عمل رکھ دیا۔

(۴) نسب پہ دھبہ

زنا کے نتیجے میں اگر عورت حاملہ ہو جائے تو حرام بچہ جنمنے کی وجہ سے ایک گھرانے کی نہیں بلکہ خاندان کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ نسب پہ دھبہ لگ جاتا ہے اس بدنامی سے بچنے کے لئے اکثر و بیشتر حمل گرا دیا جاتا ہے۔ اس طرح عورت زانیہ تو پہلے ہی تھی اب قاتلہ اور ظالمہ بھی بن جاتی ہے۔ قیامت کے دن بچہ گریبان پکڑے گا کہ مجھے کس لئے قتل کیا گیا۔ دنیا کی بھی ذلت اور آخرت کی بھی ذلت ملی۔ ارشاد باری تعالیٰ

خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذَالِكَ هُوَ الْخُسْرَانِ الْمُبِينِ (الحج: ۱۱)

[یہ خسارہ ہے دنیا و آخرت کا اور یہ کھلا ہوا خسارہ ہے]

(۵) رشتے ٹاٹے ختم

جب رشتے دار مرد و عورت چھپی آشنائیوں کے نتیجے میں زنا کے مرتکب ہوتے ہیں تو راز کھل جانے پر ان میں قطع تعلقی ہو جاتی ہے۔ جن رشتوں کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا تھا انسان ان رشتوں کو توڑنے کا مرتکب ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ (بقرہ: ۲۷)

[اور توڑتے ہیں ان کو جن کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے]

اس صورت حال میں زنا کے گناہ کے ساتھ ساتھ قطع رحمی کا گناہ بھی ہوا۔ شادی شدہ عورت کو زنا کاری کی وجہ سے طلاق ہو جائے تو دو خاندان ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں۔ اگر دیور نے بھابھی سے زنا کیا تو دو سکے بھائی ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ جن رشتوں کو نکوار کے ذریعے ختم نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ان رشتوں کو کردار کی گندگی نے ختم کر دیا۔

(۶) قتل و فساد

زنا کاری کے نتیجے میں بعض اوقات دو گھروں میں یا دو خاندانوں میں فتنہ اور فساد کھڑا ہو جاتا ہے اور قتل و قتال تک نوبت آ جاتی ہے۔ عورت کو اس کے اپنے گھر کے لوگ ہی قتل کر دیتے ہیں یا مرد کو عورت کے گھر والے قتل کر دیتے ہیں۔ کبھی کبھی مرد عورت کو زنا بالجبر کے بعد قتل کر دیتا ہے۔ کبھی عورت اپنے آشنا سے مل کر خاوند کو قتل کر دیتی ہے۔ کبھی زنا کی بدنامی اور ذلت کے خوف سے زانی مرد یا زانیہ عورت خودکشی کی مرتکب ہو جاتی ہے۔

تاریخ انسانی پر نظر ڈالی جائے تو روئے زمین پر سب سے پہلا قتل بھائی کے ہاتھوں بھائی کا ہوا اور وہ بھی عورت کی خاطر ہوا۔

حصول زن سے ہے ساری کائنات میں جنگ

(ج) طبعی نقصانات

زنا کے طبعی نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) سکون دل سے محرومی

زانی اگرچہ کتنی کامیابی سے گناہ کیوں نہ کرے۔ کسی کو پتہ نہ چلنے دے۔ اسے سمجھائے والا کوئی نہ ہو۔ روکنے والا کوئی نہ ہو۔ مگر زنا کے بد اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ زانی کے دل کا سکون لٹ جاتا ہے۔ ایک عجیب سے پریشانی اس کے دل پر حاوی ہو جاتی ہے۔ محفل میں بیٹھا ہوگا تو خیالات کی دنیا میں کھویا ہوا۔ اگر تنہائی میں ہوگا تو اپنے ضمیر کا قیدی بنا ہوا ہوگا۔ نہ دن میں سکون نہ رات میں چین۔ کسی کی سوتے کٹے ہے کسی کی رات روتے کٹے ہے۔ زانی کی رات سوتے کٹے ہے نہ روتے کٹے ہے۔

تاروں کا گو شام میں لانا محال ہے

لیکن کسی کو نیند نہ آئے تو کیا کرے

زیب النساء خنی کے اشعار صورتحال کی خوب وضاحت کرتے ہیں۔

مرغ دل را گلشن بہتر ز کوئے یار نیست

طالب دیدار را شوق گل و گزار نیست

گفتم از عشق ہماں اے دل چہ حاصل کردہ ای

گفت مارا جز ناله ہائے زار نیست

[دل کے مرغ کو یار کی گلی باغ سے زیادہ بہتر لگتی ہے۔ دیدار کے طالب کو گل و گلزار کا شوق نہیں ہوتا۔ میں نے یہ پوچھا کہ اے دل! تجھے حسینوں کے عشق سے کیا حاصل ہوا۔ بولا کہ سوائے آہ و فریاد کے کچھ حاصل نہیں ہوا]

چند لمحوں کی وقت لذت کی خاطر ہمیشہ کا روگ دل میں پال لینا کہاں کی عقلندی

ہے۔

(۲) عقل میں فسار

زانی اگر توبہ تائب نہ ہو تو اسکی سوچ ٹارٹل نہیں رہتی۔ وہ اپنے جرم کو چھپانے کی خاطر عام معمول سے ہٹ کر عمل کرے گا۔ اس کی سوچ ایک طرف سوچ بن جائے گی۔ اگر کنواری لڑکی نے کہیں یا رانہ تعلقات جوڑ لئے تو وہ اسی اوہاش لڑکے سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اسے لاکھ سمجھایا جائے کہ تم اپنے خاندان کو دیکھو، اپنی شخصیت کو دیکھو، تعلیم کو دیکھو، اس لڑکے کا تمہارے ساتھ کوئی جوڑ نہیں بنتا۔ خاندان میں اس سے بدرجہا بہتر رشتے تمہارے لئے موجود ہیں۔ اس لڑکے پاس نہ تعلیم نہ مال ہے نہ دنیاوی عزت ہے۔ آخر کسی لئے تم اس کی جھولی میں گر رہی ہو۔ وہ ہر بات سنی ان سنی کر دے گی اور کہے کہ جیسا بھی ہے میں اسی سے شادی کروں گی۔ اسے کہا جائے کہ تمہارے اس محل کا تمہارے چھوٹے بہن بھائیوں پر برا اثر پڑے گا۔ اسے اس سے کوئی غرض نہیں ہوگی۔ وہ نفع نقصان کو سوچنے کی صلاحیت سے محروم ہو جائے گی۔ اسی کو عقل کا فساد کہتے ہیں۔ اسی طرح زانی شخص کو سمجھایا جائے کہ آپ شادی شدہ ہو بال بچے دار ہو، چاندنی بیوی تمہارے گھر میں تمہارا انتظار کر رہی ہے، جاؤ اپنا گھر آباد کرو۔ کیوں اس بد کردار لڑکی کے پیچھے لگ گئے ہو؟ اپنا مال اور اپنی جوانی اس لڑکی کے لئے برباد کر رہے ہو۔ یہ سب کچھ سن کر بھی وہ شخص ان سنی کر دیگا۔ ایک زانیہ عورت کی خاطر ہنستے بستے گھر کو چاہ کر دے گا۔ بعد میں بھلے خون کے آنسو روئے مگر وقتی طور پر اپنے سمجھانے والوں کو بھی

اپنا دشمن سمجھے گا۔ اسی کو عقل کا فساد کہا جاتا ہے۔ بقول۔

میں اسے سمجھوں ہوں دشمن جو مجھے سمجھائے ہے

(۳) دل بدن کمزور:

زانی شخص کے دل میں ایک انجانا سا خوف پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ جرأت و بیباکی والی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ بزدلی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ کثرت عیاشی کی وجہ سے اکثر و بیشتر بدن بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ راتوں کو نیند نہ آنے سے جسمانی صحت گرنا شروع ہو جاتی ہے۔ بقول شاعر۔

عاشقان را نہ نشانی اے پسر
رنگ زرد و آہ سرد و چشم تر

(۴) چہرے کا نور ختم

زانی شخص کے چہرے پر ظلمت و سیاہی کے اثرات صاف نظر آتے ہیں۔ چہری کی معصومیت ختم ہو جاتی ہے۔ رعنائی ختم ہو کر وحشت کا روپ دھار لیتی ہے۔ قلب کی ظلمت کا اثر آنکھوں پر پڑتا ہے تو حیا ختم ہو جاتی ہے، چہرے پر پڑتا ہے تو جاذبیت ختم ہو جاتی ہے، جب دیکھو چہرے پہ نحوست ٹپک رہی ہوتی ہے۔ چہرہ چٹخلی کھاتا ہے کہ میں خلوتوں ظلمتوں کے دریا میں غوطہ زن رہتا ہوں۔

(۵) عمر گھٹ جانا

زانی شخص کی زندگی سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی تو عمر کے ماہ و سال کم ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی بیماریوں کی وجہ سے عمر کا فائدہ مند وقت کم ہو جاتا ہے۔ ایک حدیث پاک میں وارد ہوا ہے کہ زنا کی تین سزائیں دنیا میں دی جاتی ہیں منجملہ ان میں سے ایک عمر کا گھٹ جانا ہے۔

(۶) کثرت اموات

جب کسی آبادی میں زنا کی کثرت ہو جائے تو اس میں اموات کی بھی کثرت ہو جاتی ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

وَلَا فُشَا الزَّوْنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ (عَنْ مَالِكٍ مَشْكُوتًا: ۴۵۹)

[کسی قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے تو اموات کی بھی کثرت ہو جاتی ہے]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

مَظْهَرُ الرِّبَا وَالزَّوْنَا فِي قَرْيَةٍ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ بَاهِلًا كُفَّاهَا (الْجَوَابُ الْكَافِي: ۲۲۰)

[نہیں ظاہر ہوتا سود اور زنا کسی بستی میں مگر اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کا اعلان کر

دیتے ہیں]

(۷) طاعون کا پھیلنا

نبی علیہ السلام سے ایک ایسی حدیث میں پانچ گناہ اور اسے بد اثرات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ منجملہ ان میں سے یہ ارشاد فرمایا کہ جس قوم میں زنا کاری پھیل جاتی ہے یعنی کھلم کھلا ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو طاعون میں مبتلا کر دیتا ہے اور ایسے دکھ درد میں ڈالتا ہے جس سے ان کے اسلاف نا آشنا ہوتے تھے۔

(۸) خطرناک بیماریوں کا پھیلنا

زنا کاری کی وجہ سے انتہائی خطرناک اور جان لیوا بیماریاں پھیل جاتی ہیں مثلاً ایڈز۔ آتشک اور سوزاک وغیرہ

ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی قوم میں پانچ گناہ عام ہو جاتے ہیں تو ان میں پانچ اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس پر ظالم حکام مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔
 جو قوم زکوٰۃ کو تادان سمجھتی ہے اس پر قحط سالی مسلط کر دی جاتی ہے۔
 جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اس پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔
 جو قوم احکام شریعت کو ہلکا سمجھتی ہے اس میں نا اتفاقی اور خانہ جنگی مسلط کر دی جاتی

ہے۔

جو قوم لٹاشی اور بے حیائی میں مبتلا ہو جاتی ہے اس پر مہلک بیماریوں کو پھیلا دیا جاتا

ہے۔

(د) دینی نقصانات

زنا کے دینی نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) برائی کا احساس ختم

زنا کا ایک عظیم نقصان یہ ہے کہ زانی کے دل سے رفتہ رفتہ برائی کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ غیر محرم سے شہوت انگیز مذاق کرنا۔ اسے سلام پیام بھیجنا۔ اس کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا اس کو برا محسوس ہی نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ وہ بعض مرتبہ نذر مانتا ہے اور دعائیں کرتا ہے کہ اس کو زنا کا موقع نصیب ہو جائے۔ یہ بھول جاتا ہے کہ گناہ کی دعا کرنا بھی بڑا گناہ ہے۔ بعض فاسق فاجر تو اپنے ناجائز تعلقات کی تفصیلات بڑے تفاخر سے اپنے دوستوں کی محفل میں بیان کرتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کُلِّ امْتِی مَعَالِیْ اِلَّا الْمَجَاهِرِیْنَ (الجامع الصغیر: ج ۲، ص ۶۷)

[ہر گروہ کیلئے معافی ہے مگر وہ جو ظاہر کرنے والے ہوں]

عجیب بات ہے کہ اللہ رب العزت بندے کو جن گناہوں کو چھپاتا ہے۔ بندہ اپنی

زبان سے وہ سب کچھ لوگوں کو بتاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں کہ جب دل سے برائی کا

احساس ختم ہو جائے بندے کی زبان سے کلمات کفر کا صادر ہو جانا بعید از قیاس نہیں رہتا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا
ایک بزرگ اپنے مریدین سے فرمایا کرتے تھے کہ تم گناہوں سے ڈرتے ہو مجھے
اپنے اوپر کفر کا خوف رہتا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ جب برے اعمال کو انسان گناہ ہی نہیں
سمجھتا ان سے توبہ کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی۔

(۲) گناہوں کی کثرت

زنا کاری کے بد اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زانی پر گناہوں کے دروازے
کھل جاتے ہیں۔ ایک معصیت دوسری معصیت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ زنا کر
چھپانے کے لئے لوگوں کے سامنے جھوٹ بولنا عام سی بات ہے۔ اگر لوگوں کو شک ہو
جائے تو ان کی بقیں رہائی کے لئے جھوٹی قسم اٹھا لینا معمولی بات ہے۔ کالج کی ایک لڑکی
نے اپنے ناجائز تعلقات کو چھپانے کے لئے اپنے والد کے سامنے قسم اٹھائی کہ اگر فلاں
لڑکے سے میرے تعلقات ہوں تو مجھے موت کے وقت کلمہ پڑھنا بھی نصیب نہ ہو۔
وہ بالمشقی..... میل ملاپ کے وقت نماز قضا ہوٹا یا غسل جنابت جلدی نہ کرنے کی وجہ
سے نماز قضا ہو جانا عام سی بات ہے۔ شادی شدہ عورت سے زنا کرنے کیلئے اس کو خاوند
سے مخفی کر رہنے والی باتیں کرنا گناہ محسوس ہی نہیں ہوتیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ میاں بیوی
کے درمیان جدائی ڈالنے والے کی شب قدر میں بھی مغفرت نہیں ہوتی۔ زنا کاری کے
لئے ناجائز طریقے سے پیسے حاصل کرنے پڑتے ہیں۔ بعض اوقات تو شباب کے ساتھ
شراب کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ پھر ام النجاست گناہوں کا پنڈ درہ کھول دیتی ہے۔

(۳) غیرت ختم

زانی کے دل سے غیرت ایمانی کم ہوتے ہوئے ختم ہی ہو جاتی ہے۔ زانیہ عورت اپنی بیٹی کو غلط راستے پر چلا دیکھتی ہے تو منع کرنے کی اپنے اندر ہمت نہیں پاتی۔ زانی مرد اپنی بیوی کو فسق و فجور والے کام کرتے دیکھتا ہے تو روک نہیں پاتا۔ زانی مرد بعض اوقات تو محرم عورتوں سے زنا کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ماں اپنی بیٹی کی بہن اپنی بہن کی۔ دوست اپنی دوست کی اسکے آشنا سے ملاقات کرنے کا انتظام کرتی ہیں۔ ساتھ مل کر دونوں کو گناہ کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

بیرون ملک میں ایک مسلمان نوجوان نے کافر لڑکی سے آشنائی پیدا کر لی۔ دونوں بہت عرصہ تک زنا کے مرتکب ہوتے رہے۔ اس دوران نوجوان کی وعدہ خلافیوں پر ناراض ہو کر کافر لڑکی اسلام کے بارے میں برا بھلا کہتی رہتی مگر نوجوان کے سر پر جوں بھی نہ رہتی۔ دینی غیرت و حمیت کا جنازہ ہی نکل گیا۔

(۴) توفیقِ توبہ سلب

زانی اپنے ناجائز تعلقات میں استغناء پختہ ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات عاشق و معشوق اکٹھا جینے مرنے کی قسمیں کھاتے ہیں۔ عورت کو پتہ ہوتا ہے کہ میں بیوی کسی اور کی ہوں۔ مرد کو پتہ ہوتا ہے کہ عورت پرانی ہے اس سے ملنا میرے لئے حرام ہے مگر محبت کے نشے میں زندگی بھر طے رہنے کی یقین دہانیاں کر دیتے ہیں۔ ایسے میں توبہ کی توفیق بھلا کہاں نصیب ہوتی ہے۔ بعض اوقات زانی مرد اور زانیہ عورت کے دل میں یہ احساس بھی ہو کہ ہم گناہ کر رہے ہیں تو بھی ایک دوسرے کو ملاقات کے لئے تیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بس آخری دفعہ مل رہے ہیں۔ آئندہ نہیں ملنا۔ پھر جب ملے ہوئے تھوڑا وقت گزر جاتا ہے تو آخری دفعہ کی نیت سے پھر ملتے ہیں۔ اس طرح توبہ کو مؤخر

کرتے کرتے یا تو راز افشا ہو کر بدنامی ہو جاتی ہے یا حالات دونوں میں ہمیشہ کے لئے جدائی ڈال دیتے ہیں۔ اپنے اختیار سے گناہ سے توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

(۵) قلب میں سختی

زنا کاری کی وجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ نصیحت کی باتوں کا دل پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ خوف خدا سے پتھر کانپ جاتے ہیں مگر انسان کا دل اس سے مس نہیں ہوتا۔ یہ پتھروں سے بھی پرے پار ہو جاتا ہے۔ انسان ظاہر میں زندہ ہوتا ہے مگر روحانی موت مر جاتا ہے۔ زمین پر چلتی پھرتی لاش کی مانند ہوتا ہے۔

(۶) طاعات سے محرومی

زنا کی نحوست زانی کو روحانی طور پر مفلوج کر دیتی ہے۔ اس کا دل نیک اعمال کی طرف راغب ہی نہیں ہوتا۔ اسکی حالت ایک بیمار کی مانند ہوتی ہے جس کے لئے چلنا پھرنا بوجھ اٹھانا دشوار ہوتا ہے۔ اسی طرح زانی کے لئے بھاگ بھاگ کر نیک اعمال کرنا مشکل ہوتے ہیں۔ مناجات کی لذت سے محرومی، تہجد سے محرومی، تکبیر اولیٰ سے محرومی، معمولات پویمہ کرنے سے محرومی۔ اجاب سنت سے محرومی۔ اہل اللہ کی مجالس میں حاضری سے محرومی اسکی چند مثالیں ہیں۔ بقول شاعر

جاننا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

(۷) اللہ تعالیٰ سے وحشت

زانی کو اللہ تعالیٰ سے وحشت محسوس ہونے لگتی ہے۔ نہ یاد الہی میں دل لگتا ہے نہ تلاوت قرآن میں اور نہ ہی مراقبہ اور ذکر قلبی میں۔ مسئلے پر بیٹھنا دشوار ہوتا ہے۔ مسجد میں حاضری مشکل لگتی ہے۔ نیکی کرنے میں طبیعت پر بوجھ ہوتا ہے جبکہ فسق و فجور کے

موقعہ پر طبیعت ہشاش بشاش ہوتی ہے۔ دینی محافل میں جاتے وقت طبیعت میں انقباض محسوس ہوتا ہے۔ سنت کی اتباع بوجھ محسوس ہوتی ہے جبکہ رسم و رواج کی پابندی اور یہود و نصاریٰ کی پیروی کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے کہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ میں نے اتنی نمازیں پڑھیں مگر میرا فلاں کام تو ہوا نہیں ہے۔ نبی علیہ السلام نے ایک حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

”جو شخص اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں اور جس شخص اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں“

(۸) لعنت نبوی کا مستحق

نبی علیہ السلام نے کئی گناہ کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ مثلاً

☆ شراب پینے والی پر۔ پلانے والے پر۔ نچوڑنے والے پر۔ بیچنے والے پر۔ خریدنے والے اور لاؤ کر لانے والے پر۔

☆ سود لینے والے پر۔ دینے والے پر۔ لکھنے والے پر۔ گواہ بننے والے پر اور چوری کرنے والے پر۔

☆ مسلمان کو دھوکہ دینے والے پر۔ ضرر پہنچانے والے پر۔ مسلمان پر لوہے سے اشارہ کرنے والے پر۔

☆ باپ کو برا کہنے والے پر۔ باپ کی بجائے کسی اور سے نسبت طلانے والے پر۔

☆ رشوت لینے والے پر۔ دینے والے پر اور درمیان میں پڑنے والے پر۔

☆ احکام خداوندی کو چھپانے والے پر۔ دین میں نئی بات نکالنے والے پر۔ غیر اللہ

☆ کے نام پر ذبح کرنے والے پر۔ بے مقصد جانور کو نشانہ بنانے والے پر۔
☆ مشروط حلالہ کرنے والے پر۔ کردانے والے پر۔ لطف اندوز ہونے کیلئے زعمہ کی تصویر بنانے والے پر۔

☆ ان عورتوں پہ جو قبروں پہ جائیں یا قبروں پہ سجدہ کریں۔
☆ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچائے۔ صحابہ کرام کو برا کہے۔ قطع رحمی کرے اور زمین میں فساد پہنچائے۔ مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں کا ساتھ دینے والے پر۔

☆ جو بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکائے (یا خاوند کو بیوی کے خلاف بھڑکائے) غلام کو آقا کے خلاف بھڑکائے (یا مامور کو امیر کے خلاف بھڑکائے)
☆ اس عورت پر جو گودے اور گودے والے یا غیر کے بالوں کو اپنے بالوں میں ملائے۔
☆ ان عورتوں پر جو مردوں مشابہت کریں یا ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کریں۔

☆ بیوی کی دہریس جماع کرنے والے پر۔ لوطی عمل کرنے والے پر۔ جانور سے جماع کرنے والے پر یعنی دوسرے الفاظ میں زنا کرنے والے پر۔
☆ جو نیک عورتوں پر تہمت لگائے۔

☆ اس بیوی پر جو خاوند کو ناراض کر کے الگ رہے یعنی جماع نہ کرنے دے۔

(۹) رحمت خداوندی سے مایوسی

زانی کے دل پر ظلمت و سیاہی کی ایسی تہ چڑھ جاتی ہے کہ وہ ذرا ذرا سی بات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے۔ ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۱۰) غیرت خداوندی کا موجب

زنا کار انسان پر اللہ رب العزت کو بڑی غیرت آتی ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے۔

یا امة محمد! واللہ ما من احد اخیر من اللہ ان یزنی عبده او
توزنی امته (مشکوٰۃ: ج ۱، ص ۴۶۸)

[اے امت محمد ﷺ۔ اللہ کی قسم۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو
غیرت نہیں آتی کہ کوئی مرد یا عورت زنا کرے]

(۱۱) حالت ایمان دوران زنا

مشکوٰۃ باب الکبائر میں ایک حدیث مبارکہ منقول ہے کہ
اذا زلی العبد خرج منه الایمان فکان فوق راسه کالظلة فاذا
خرج من ذالک العمل یرجع الیه الایمان
[جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے پس وہ اس کے سر پر سائے
کی طرح ہوتا ہے، جب وہ اس عمل سے فارغ ہوتا ہے تو ایمان لوٹ آتا ہے]
اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زنا اتنا برا عمل ہے کہ ایمان دل سے نکل جاتا
ہے۔ ایک اور روایت میں ہے

لا یزنی الزانی حین یزنی وهو مؤمن (مشکوٰۃ باب الكبائر)
[زانی جب زنا کرتا ہے اس وقت مؤمن نہیں ہوتا]

(۱۲) شرک کے بعد عظیم گناہ

حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ
ما من ذنب بعد الشرک اعظم عند اللہ من نطفة وضعها رجل

فی رحم لا یحل لہ (ابن کثیر ۳/۲۸)
 [شرک کے بعد اس سے بڑا گناہ کوئی نہیں کہ کوئی شخص اپنے نطفے کو ایسے رحم میں
 رکھے جو اس کے لئے طال نہ ہو]

(۱۳) زنا جرم عظیم ہے

ایک صحابی ؓ نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکبر الکبائر
 یعنی سب سے بڑا گناہ کونسا ہے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا۔ اس نے
 پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ برا ہے۔ فرمایا اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالنا کہ وہ ساتھ
 کھائے گا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ برا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان تزنی حلیۃ جاوگ (بخاری)

[اپنی پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا]

ایک اور روایت میں ہے کہ اگر کسی شخص نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اللہ
 تعالیٰ اس عورت کے خاوند کو قیامت کے دن زانی کے اعمال پر قدرت عطا کریں گے وہ
 جہنم رہ جائے گا اسکی نیکیاں لے لے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ اس دن کی ہولناکی اور
 دہشت کی وجہ سے تھوڑی نیکیوں پر کوئی راضی نہیں ہوگا۔ زنا کی وقت لذت کے بدلے
 ساری عمر کی نیکیاں کسی دوسرے کو دے بیٹھنا کہاں کی ٹھنڈی ہے۔

(۱۴) سوء خاتمہ کا ڈر

زنا کی قلمت ایمان کو اتنا کمزور کر دیتی ہے کہ سوء خاتمہ کا ڈر رہتا ہے۔ اہل کشف
 حضرات نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ زنا سے توبہ نہ کرنے والا آخری وقت میں ایمان
 سے محروم ہو جاتا ہے۔

باب ۸

زنا کی سزا

فطری طور پر دنیا کا ہر انسان باعزت زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ اسی لئے دین اسلام نے مؤمن کی عزت کا بڑا خیال رکھا ہے۔ چنانچہ ماحول معاشرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے عزت و ناموس کی حفاظت کا درس دیا ہے۔ یہ بات خوب وضاحت سے بیان کی ہے کہ جو قیمت ایک مسلمان کے خون کی ہے وہی اسکی عزت و آبرو کی ہے گویا کسی مسلمان کو بے آبرو کر دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو جان سے مار دینا۔

نبی علیہ السلام نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا جو درجہ مکہ مکرمہ کے اندر ماہ ذی الحجہ کے یوم عرفہ کو حاصل ہے وہی درجہ مسلمان کی عزت و آبرو کو بھی حاصل ہے۔

ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا
 کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حُرَامٌ عَرَضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ (ریاض الصالحین ۹۹)
 مسلمان کی عزت و آبرو۔ مال اور جان دوسرے مسلمان پر حرام ہے ا
 اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کی عزت کتنی
 اہمیت رکھتی ہے۔

(مسلمان کی عزت)

جن اعمال کے ذریعے مومن پر کچھڑ اچھالا جاسکتا ہے شریعت نے ان کی ناپسندیدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ مثلاً

(۱) بدگمانی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ (حجرات: ۱۲)

[بچو تم زیادہ گمان کرنے سے بے شک بعض گمان گناہ ہیں]

اس کے بالمقابل حسن ظن کو پسند کیا گیا ہے۔ لہذا معمولی باتوں پر ایک دوسرے کے بارے میں دل میں بدگمانی پیدا کر لینا بہت بڑا گناہ ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اگر مومن بھائی کے عمل میں ۹۹ پہلو برائی کے نکلتے ہوں صرف ایک پہلو اچھائی کا نکلتا ہو تو اس ایک پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے بھائی سے حسن ظن رکھنا چاہیے۔ آجکل تو ذرا سا اشارہ مل جائے تو لوگ خوبصورت کہانی گھڑنے میں ماہر ہیں۔ اسی کو بات کا ہتھکنڈ کہتے ہیں۔ شرع شریف نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

(۲) تجسس:

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دوسروں کے عیب تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ہر وقت کسی نہ کسی کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔ کھود کرید کر کے دوسروں کی غلطیوں کو ظاہر کرنا ان کا بہترین مشغلہ ہوتا ہے۔ یہ عیب جوئی حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَجْسُوا (حجرات: ۱۲)

[اور تم تجسس میں نہ پڑو]

شریعت نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ ایک مسلمان خواہ مخواہ دوسرے کے پیچھے پڑ

جائے۔ بقول شاعر

تجھ کو پرانی کیا پڑی اپنی نیڑ تو

شکاری کتے کی عادت ہوتی ہے کہ جب وہ چلتا ہے تو ہر جھاڑی اور درخت میں منہ مارتا ہے۔ سوگھتا ہے شکار ڈھونڈتا ہے۔ اسی طرح کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر دوسرے انسان کی زندگی کے حالات کو ٹٹولنے اور اس میں منہ ماری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ انسان ہو کر حیوان والی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

(۳) سرگوشی:

اکثر اوقات سرگوشی کے ذریعے دو آدمی کسی تیسرے شخص کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ شرع شریف نے اس بارے میں مؤمن کو محتاط رہنے کی تلقین کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا خَيْرَ فِي سَكِيحٍ مِّنْ فُجُوَاهُمْ (النساء: ۱۱۴)

[نہیں ہے بھلائی زیادہ ان کے مشورے میں]

اس سے معلوم ہوا کہ مجبوری کی حالت میں سرگوشی کرنے کی اجازت ہے ورنہ ہر ممکن پرہیز کرنا چاہیے تاکہ کسی تیسرے کے دل میں وہم نہ پیدا ہو کہ یہ لوگ آپس میں بیٹھے کسی کے عیب بیان کر رہے ہیں۔

(۴) غیبت:

بعض لوگ آپس میں گفتگو کے دوران کسی تیسرے شخص کی برائیوں کا تذکرہ شروع

کر دیتے ہیں۔ شریعت کی نظر میں یہ غیبت اور گناہ کبیرہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم مِّنْ بَعْضٍ ۚ اَتُحِبُّ اخَذَ كُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيهِ
مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ (حجرات: ۱۲)

[اور تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، نہیں تم اسے نا پسند کرتے ہو] معلوم ہوا کہ جس طرح مردار کا گوشت کھانے سے انسان کو کراہت ہوتی ہے اسی طرح مومن کو دوسرے مسلمان بھائی کی غیبت کرتے ہوئے کراہت ہونی چاہیے۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔

الغیبة اشد من الزنا (مشکوٰۃ: ج ۳، ص ۱۴۶۶)

[غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے]

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دین اسلام میں غیبت کس قدر نا پسندیدہ اور قبیح عمل ہے۔ بالفرض اگر کوئی شخص زنا کا مرتکب ہوا تو بھی اس کی غیبت کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی کریگا تو وہ اس زانی کی بہ نسبت زیادہ برا عمل کر رہا ہوگا۔ اچھا دین اسلام کا حسن و جمال ہے کہ اگر دو آدمی آپس میں گھنٹوں باتیں کریں تو تیسرے کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں کہ یہ میری برائیاں بیان کر رہے ہوں گے۔ اول تو کریں گے یہی نہیں اور اگر بالفرض غیبت کریں گے تو قیامت کے دن اس آدمی کو اپنی نیکیاں دے کر راضی کرنے کے پابند ہوں گے۔

(۵) بہتان تراشی:

کسی مسلمان کی ایسی برائی بیان کرنا جس کے شرعی گواہ موجود نہ ہوں بہتان کہلاتا ہے۔ شریعت کی نظر میں ایسی بات کرنے والے کو سزا ملتی ہے مثلاً

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ
فَمَنْعَيْنِ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاصِقُونَ
(نور: ۴)

[اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی
کوڑے لگادو، اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور کبھی لوگ فاسق ہیں]
اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ بہتان لگانے والے پر تین دفعات قائم ہوں گی
☆ اسی کوڑے لگادو۔

☆ آئندہ کبھی بھی اسکی گواہی قبول نہ کرو۔

☆ ایسے شخص کو فاسق سمجھو۔

اس سزا کا علم ہونے کے بعد کوئی شخص کسی مسلمان کے متعلق زبان چلانے کی
جرات نہیں کر سکتا۔ اسی کوڑے لگنے کی تکلیف اپنی جگہ ہے مگر ساری عمر کیلئے غیر معتبر اور
جھوٹا بن کر رہنا بہت بڑی سزا ہے۔ اس حکم کے ذریعے شریعت نے مسلمان کے بارے
میں دوسروں کی زبان کو تالے لگا دیئے ہیں۔ اگر کسی نے بات کرنی ہے تو سوچ سمجھ کر
زبان کھولے ورنہ اپنی عزت ہمیشہ کے لئے برباد کر بیٹھے گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دین اسلام نے بدگمانی۔ تجسس۔ سرگوشی۔ غیبت اور بہتان
تراشی سے منع فرما کر مسلمان کی عزت و آبرو کی حفاظت کا حق ادا کر دیا ہے۔ اب یہ
مسلمان کی اپنی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی کوئی ایسا کام نہ کرے کہ جس سے اسکی عزت پر
حرف آئے۔ اگر کوئی ایسا ویسا عمل کریگا تو نتائج کا بھی خود ہی ذمہ دار ہوگا۔ اپنے پاؤں
پہ خود ہی کھھاڑی مارنے والے بنے گا۔

زنا کی سزا دنیا میں

مشہور ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ لہذا دین اسلام نے حدود و قیود کو توڑنے والوں کے لئے مختلف سزائیں متعین کی ہیں۔ تاہم سزا کی نوعیت جرم کے اعتبار سے ہے۔ درج ذیل میں اسکی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

جیسا جرم ویسی سزا:

شرع شریف میں ہر جرم کی سزا ایسی مناسبت سے دی گئی ہے۔ مثلاً

(۱) چوری: چوری کرنے والا شخص چونکہ دوسرے کے مال پر ہاتھ اٹھاتا ہے لہذا دین اسلام میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔

(۲) ڈاکہ: ڈاکہ مارنے والا شخص چونکہ علی الاعلان دوسرے شخص کا مال چھین لیتا ہے لہذا شرع شریف میں اسکی سزا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دینا ہے۔

(۳) قتل: کسی مسلمان کو زخمی کرنے یا قتل کرنے سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے

أَنِّ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنِ بِالْعَيْنِ (المائدہ: ۴۵)

[جان کے بدلے میں جان ہے اور آنکھ کے بدلے میں آنکھ]

(۴) زنا: زانی شخص کسی مسلمان کی عزت و آبرو کو لوٹ لیتا ہے لہذا اسکی سزا مال

لوٹنے کو نہایت زیادہ سخت ہونی چاہیے۔ عام دستور کو سامنے رکھتے ہوئے تو ذہن

اس طرف جاتا ہے کہ زانی کی شرمگاہ کو کاٹ دینا چاہیے۔ نہ رہے بانس نہ بجے

بانسری۔ لیکن اس میں دو نکات قابل غور ہیں۔ اگر ایسا کر دیا جائے تو ایک تو ہمیشہ

کے لئے انسانی نسل کا انقطاع لازم ہوا۔ دوسرا اس سزا کا عام آدمی کو علم ہی نہیں

ہوگا لہذا وہ عبرت نہیں حاصل کر سکے گا۔ اس بنا پر شرع شریف نے اس سزا کوڑے تجویز فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ (نور: ۲)

[زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ان دونوں پر ذرا رحم نہیں آنا چاہیے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو]

یہ صاف ظاہر ہے کہ زنا میں لذت صرف خاص اعضاء کو ہی نہیں ملتی بلکہ جسم کے انگ انگ میں اس کیف و سرور کی مستی چھا جاتی ہے اور انزال کے وقت تو رواں رواں اس لذت کو محسوس کرتا ہے۔ لہذا کوڑے لگنے کی سزا بہت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ تاکہ ظاہری طور پر پورے جسم کو اذیت پہنچے۔ یاد رہے کہ یہ سزا غیر شادی شدہ زانی کے لئے ہے۔ اگر بالفرض کوئی شادی شدہ شخص زنا کرے اور قاضی کے پاس جا کر اقرار کرے یا شرعی گواہ بھی پیش ہو جائیں تو پھر اس کی سزا رجم ہے۔

رجم کا طریقہ:

مجرم کا جرم ثابت ہو جانے کے بعد ایک کھلے میدان میں لے جائیں۔ جہاں قاضی۔ گواہ اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت موجود ہو۔ اگر اعتراف جرم سے فیصلہ ہوا ہے تو پتھر مارنے میں حاکم ابتدا کرے گا اور اگر گواہی سے جرم ثابت ہوا ہے تو گواہ ابتدا کریں گے پھر تمام مسلمان پتھر ماریں گے حتیٰ کہ اس شخص کی جان نکل جائے۔ عورت کو رجم کرنے کیلئے زمین میں اتنا گہرا گڑھا کھودا جائے کہ اس کا نصف بدن اس میں

چھپ جائے۔ پھر اسے سنگسار کر دیا جائے۔

اسلامی سزائیں:

دور حاضر میں کفار و مشرکین کی طرف سے یہ اعتراض سننے میں آتا ہے کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ ہیں۔ بعض عصری تعلیم یافتہ مگر فرنگی ذہنیت رکھنے والے لوگ بھی اس کی ہاں میں ہاں ملاتے نظر آتے ہیں۔ آئیے ذرا اس بات کا جائزہ لیں کہ رجم کی سزا سب ملتی ہے۔ اس کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے چند وضاحتیں درج ذیل ہیں۔

(۱) اسلام نے بالغ شخص کی شرعی ضرورت پورا کرنے کے لئے نکاح کو بہت آسان بنایا ہے۔ حق مہر کے ساتھ دو شرعی گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول چند منٹوں کا کام ہے۔

(۲) اگر ایک بیوی سے خاوند کا جی نہیں بھرتا اور اس کا دل کسی اور کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو شرعی حقوق کا خیال رکھتے ہوئے مرد حسب ضرورت چار شادیاں کر سکتا ہے۔

(۳) اس کے باوجود اس کو کوئی پانچویں لڑکی پسند آ جائے تو پہلی چار میں سے ایک کو طلاق دیکر فارغ کرے اور اس سے نکاح کر لے یعنی جو کرتا ہے جائز طریقے سے کرے۔

(۴) ایک وقت میں چار بیویاں رکھنے میں حکمت یہ بھی ہے کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی ہر وقت حیض و نفاس سے پاک اپنے خاوند کی خدمت کے لئے حاضر ہوگی۔ پس جب ایک کام حلال طریقے سے ہو سکتا ہے تو حرام میں نہ مارنے کی کیا ضرورت ہے۔

(۵) اگر بیوی اپنے خاوند سے مطمئن نہیں ہے تو اسے شرعی عدالت سے خلع حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

(۶) کسی مرد و عورت کے زنا کو ثابت کرنا عام طور پر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے۔ شریعت نے پردے کا حکم دیکر۔ مخلوط محفلوں سے منع کر کے اور بلا اجازت کسی گھر میں داخلے سے روک کر زنا کے مواقع کو ختم کر دیا ہے۔

(۷) ایک شخص کسی مرد و عورت کو تنہائی میں بیٹھے دیکھے یا ہنستے مسکراتے دیکھے یا بوس و کنار کرتے دیکھے حتیٰ کہ برہنہ حالت میں ایک دوسرے سے چمٹا ہوا دیکھے تو بھی اسے زبان بند رکھنی پڑے گی۔ اسے چاہیے کہ مرد اور عورت کو سمجھائے تاکہ وہ آئندہ ایسی غلطی کا ارتکاب نہ کریں۔ اگر یہ شخص ان پر زنا کا الزام لگائیگا تو اسے چار گواہ پیش کرنے پڑیں گے۔ اگر نہیں کر سکے گا تو اسی کوڑے لگ جائیں گے اور آئندہ کے لئے گواہی قبول نہیں ہوگی بلکہ ساری عمر کی ذلت و رسوائی حاصل ہوگی۔

(۸) کیا یہ ممکن ہے کہ مرد و عورت ایسی جگہ زنا کریں کہ جہاں انہیں چار آدمی اتنا قریب سے دیکھیں کہ دیکھنے والوں کو یہ بھی پتہ چل جائے کہ مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو چکا ہے۔ چند فٹ دور سے دیکھنے والے بھی اس بات کی گواہی نہیں دے سکتے۔ پوشیدہ اعضاء طاب کے وقت پوشیدہ تر ہو جاتے ہیں ان پر غیر کی نظر پڑنی ممکن نہیں ہوتی۔

(۹) کیا زنا کرنے والے مرد و عورت اتنے بے شرم ہیں کہ اتنے لوگوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع فراہم کریں گے اور پھر بھی عمل کرتے رہیں گے ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوں گے۔

(۱۰) کیا زانی مرد اور زانیہ عورت اتنے بے خوف ہیں کہ انہیں گواہوں کے دیکھنے کی پرواہ ہی نہیں اور وہ ایک دوسرے سے طاب کے وقت ایک چادر اپنے اوپر نہیں

لے سکتے تاکہ لوگوں کی نگاہوں سے بچ جائیں۔

(۱۱) اگر زنا کرنے والے مرد و عورت اس طرح سے زنا کرتے ہیں کہ انہیں ایک نہیں دو نہیں تین نہیں بلکہ چار آدمی کھلم کھلا قریب سے زنا کرتے دیکھ لیتے ہیں تو گویا گواہوں کو گواہی کا خود موقع فراہم کرتے ہیں۔ اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ یا تو انہیں حکم خداوندی کا خیال ہی نہیں یا انہیں کسی سزا کا خوف ہی نہیں۔ نہ تو وہ حکم شریعت کا لحاظ کرتے ہیں نہ ہی انہیں اپنی عزت، بے عزتی کا احساس ہے۔ ایسے لوگ تو انسان نما جانور ہیں۔ ان کو سزا نہ دی جائے تو یہ سارے معاشرے میں بے حیائی فحاشی پھیلانے کا ذریعہ بنیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ انہیں ایسی سخت سزا دی جائے کہ اول تو ان کا اپنا دماغ صاف ہو جائے دوسرے باقی لوگوں کو عبرت حاصل ہوتا کہ آئندہ بے حیائی کی جرات کوئی نہ کر سکے۔ لہذا شریعت میں غیر شادی شدہ زانی کے لئے سو کوڑے اور شادی شدہ زانی کے لئے رجم کا حکم دیا گیا ہے۔

رجم و حشیانہ سزا نہیں:

مندرجہ بالا وضاحتوں سے یہ بات اچھی طرح صاف ہو گئی کہ دین اسلام نے شہوت کو جائز طریقہ سے پورا کرنے کیلئے نکاح بہت آسان بنایا ہے۔ پھر زنا کے مواقع کو پردے کا حکم دے کر اور مخلوط محفلوں سے روک کر بہت مشکل بنا دیا ہے۔ ایسی صورتحال میں زنا کا ثبوت ملنے کی چند صورتیں ہیں۔

(۱)..... کوئی شخص زنا بالجبر کرے اور عورت عدالت میں گواہی دیکر ثابت کرے کہ ایک درندہ نما انسان نے میری عزت کو لوٹ لیا اور مرد اپنے جرم کا اقرار کر لے۔ دوسرے لفظوں میں عورت یہ کہہ رہی ہے کہ

☆ اس شخص نے مجھے معاشرے میں باعزت زندگی گزارنے سے محروم کر دیا۔
 ☆ اس شخص نے مجھے قلبی سکون سے محروم کر کے میرے زندگی کو عذاب بنا دیا۔
 ☆ اس شخص نے مجھے غیر محفوظ ہونے کا احساس دلا کر ساری زندگی کے لئے مجھے خوف میں مبتلا کر دیا۔

☆ اس شخص نے میرا پردہ بکارت زائل کر کے مجھے ہونے والے خاوند کی نظر میں بے آبرو کر دیا۔

☆ یا اس شخص نے مجھے حاملہ بنا کر حرام بچہ جننے پر مجبور کر دیا۔ لوگ طعنے دیا کریں گے
 میں اس بچے کی پرورش کیسے کروں گی۔ کون اس کا ولی بنے گا۔
 ☆ میرا ہونے والا بچہ ساری عمر حرامی یعنی ولد الزنا کہلائے گا۔

لہذا قاضی صاحب مجھ پر اور میرے ہونے والے بچے پر جو ظلم ہوا ہے اس کا بدلہ لیا جائے۔ انصاف کا راگ الاپنے والے ذرا اپنے ضمیر کی عدالت سے فیصلہ لیں کہ اس معاملے میں مظلومہ کا ساتھ دیا جائے یا ظالم کا ساتھ دیا جائے۔ ظالم کا ساتھ دینے کا مطلب تو یہ ہے کہ اسے معمولی سزا دے کر آزاد کر دیا جائے یعنی اسے اس کام کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ مظلومہ کا ساتھ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ظالم کو سخت ترین سزا دیکر آئندہ کے لئے ایسے ظلم کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ شریعت نے عدل و انصاف کے اصولوں کی حمایت کرتے ہوئے ظلم کے دروازے کو بند کرنے کا حکم دیا۔ لہذا ذاتی کو ایسی سزائیں چاہیے کہ لوگ اسے دیکھ کر عبرت حاصل کر سکیں۔

(۲)..... مرد و عورت زنا بالرضا کریں پھر خوف خدا سے ڈر کر۔ قیامت کی رسوائی سے بچنے کے لئے اور دنیا میں پاک ہونے کے لئے خود قاضی کے سامنے جرم کا اعتراف کر لیں۔ اس صورتحال میں دنیا کی جتنی بڑی سزا بھی مل جائے وہ آخرت کی ذلت و رسوائی اور عذاب کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔

(۳)..... مرد و عورت زنا کریں مگر چار شرعی گواہ ان کو حکم کھلا علی الاعلان بے خوف و خطر اس طرح زنا کرتے دیکھیں کہ مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں پوسٹ ہو چکا ہے۔ عدالت میں ثبوت مل جانے کے بعد دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک تو یہ کہ مرد و عورت کو معمولی سزا دیکر آزاد کر دیا جائے تاکہ وہ بکرے بکری۔ گدھے گدھے یا کتے کتیا کی طرح سڑکوں کے کنارے کھڑے لیٹے دوبارہ یہ کام کریں اور دوسروں کو بھی دعوت گناہ دیں۔ اس طرح تو معاشرے میں سے حیا کا جنازہ نکل جائے گا۔ انسان اور حیوان کا فرق ختم ہو جائے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مرد و عورت کو سخت ترین سزا دیکر بے حیائی کے دروازے کو بند کر دیا جائے۔ شریعت نے شرم و حیا کی پاسداری کرتے ہوئے رجم کا حکم دے کر زانی اور زانیہ کو برسر عام ایسی سزا تجویز کی ہے تاکہ لوگ آئندہ کے لئے کانوں کو ہاتھ لگائیں کہ ہم نے ایسی بے حیائی نہیں کرنی۔

ثابت ہوا کہ رجم وحشیانہ سزا نہیں بلکہ نہایت منصفانہ سزا ہے۔ عدل و انصاف کی حمایت کرنے والے لوگ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتے۔

رجم سے وحشت کیوں؟

عوام الناس کو رجم سے وحشت محسوس ہونے کی دو وجوہات ہیں۔

(الف) زانی کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے:

اگر شخص دے دل و دماغ سے سوچا جائے تو موت کی سزا کوئی ان ہونی بات نہیں ہے۔ دور روزہ کی زندگی میں اسکی کئی مثالیں ہیں۔

(۱) جمادات میں مثالیں:

اگر کسی عمارت کو بناتے وقت ماربل پتھر یا ٹائل لگائی جائے تو ضرورت کے تحت

پتھر ٹانگوں کو کاٹ کاٹ کر ٹکڑے کر دیا جاتا ہے۔ بدنما حصوں سے نجات حاصل کر کے ایسے پتھر لگائے جاتے ہیں جو خوبصورت لگیں۔ اسی طرح زانی معاشرے کا بدنما فرد ہے اسے رجم کے ذریعے موت کی فیند سلا کر صاف ستھرے پاکیزہ معاشرے کو پروان چڑھنے دیا جاتا ہے۔

نباتات میں مثالیں:

کھیتی باڑی اور ذرات کا علم رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ بعض اوقات کھیتوں میں خود رو پودے اگ آتے ہیں۔ اگر ان کو اکھاڑا نہ جائے تو یہ کھیتوں میں بیماری یعنی وائرس وغیرہ پھیلنے کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ اضافی خوراک استعمال کر کے کھیتی کے اصل پودوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ ان پودوں کو دوائیوں کے ذریعے مار دیا جاتا ہے یا ان کو جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں ایسی دوائیاں آسانی سے ملتی ہیں۔ کوئی اعتراض نہیں کرتا کہ ایک پودے کی زندگی کو کیوں ختم کیا جاتا ہے۔

پھلوں پھولوں کے درختوں میں شاخ تراشی روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ اگر کوئی مالی کو دیکھے کہ اس نے تروتازہ پتوں والی شاخیں کاٹ کے ڈھیر لگا دیا تو خوش ہوتے ہیں کہ اب ہمارا باغ یا لان خوبصورت نظر آئے گا۔ پھل دار درخت کی جو شاخیں خشک ہو جاتی ہیں انہیں کاٹا نہ جائے تو بقیہ شاخوں کا پھل کم ہو جاتا ہے لہذا ان کی شاخ تراشی لازمی سمجھی جاتی ہے۔ معاشرے میں زانی شخص کو زندہ رہنے دیا جائے تو ماحول معاشرے میں بے حیائی کا وائرس پھیل جاتا ہے۔ لوگوں میں حیا کے پھل پھول کم ہو جاتے ہیں اس لئے زانی کی سر تراشی ضروری ہے تاکہ بقیہ معاشرے کو بے حیائی کی خطر ناک بیماری سے بچایا جاسکے۔

(۳) حیوانات میں مثالیں:

حیوانات میں بھی نقصان دہ جاندار کو مار مار کر روزمرہ کا معمول ہے۔

☆..... عام لوگ سانپ بچھو کو دیکھ لیں تو اس کو مار کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم اینڈ اپ بچانے والی چیز سے نجات پالی۔ زانی کو رجم کر کے ایک موذی سے نجات پائی جاتی ہے۔

☆..... جنگی حیوانات کا تحفظ کا دعویٰ کرنے والے لوگ جب دیکھتے ہیں کہ کوئی شیر چیتا بھیڑ یا یا ہاتھی وغیرہ انسان کا دشمن بن گیا ہے تو باوجود تحفظ کا دعویٰ کرنے کے ایسے جاندار کو خود ہی گولی مار کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ اسی طرح زانی شخص حیا دشمن بن جاتا ہے۔ رجم کے ذریعے اس کو ختم کر کے بقیہ انسانوں کی عزتوں کا تحفظ یقینی بنالیا جاتا ہے۔

☆..... پاسو جانوروں میں جب منہ کھر کی بیماری آجائے تو ہزاروں جانوروں کو ہلاک کر کے ان کے گوشت کو دفن کر دیا جاتا ہے یا جلادیا جاتا ہے۔ حکومتیں ایسا کام کر کے مطمئن ہو جاتی ہیں کہ ہم نے انسانوں کو جانی نقصان سے بچالیا ہے۔ زانی شخص کے اندر بھی شرمگاہ بے قابو ہونے کی بیماری آ جاتی ہے دین اسلام نے اسے رجم کے ذریعے ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے بقیہ انسانوں کو اخلاقی نقصان سے بچالیا جاتا ہے۔

☆..... مرغیوں میں وائرس کی بیماری پھیل جانے سے لاکھوں مرغیوں کو زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح زانی شخص میں بے حیائی کا وائرس پھیل جانے سے اسکو بھی رجم کر دیا جاتا ہے۔ مہذب قومیں اخبارات میں خبریں شائع کرتی ہیں کہ ہم نے اتنے جانوروں کو وائرس کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ کیا مسلمان یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے بے حیائی وائرس سے متاثرہ شخص کو ختم کر کے بقیہ لوگوں کو بچالیا۔

(۴) انسانوں میں مثالیں:

اگر انسان کے جسم کے کسی عضو میں کینسر ہو جائے تو اسے کاٹ کر الگ کر دیا جاتا ہے۔ کتنی عورتیں چھاتی کے کینسر کی وجہ سے اپنے پستان کٹا دیتی ہیں۔ بعد میں خوش ہوتی ہیں کہ ہمیں کینسر سے نجات مل گئی۔

شوگر کے مریضوں میں کئی مرتبہ پاؤں پہ پھوڑا بن جاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں

پاؤں کو کاٹ کے بقیہ جسم کو بیماری سے بچالیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کی ٹانگ میں ناقابل علاج پھوڑا ہونے کی وجہ سے ان کی پوری ٹانگ کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح زانی شخص بھی معاشرے کے جسم پر پھوڑے کی مانند ہوتا ہے اسکو رجم کر کے پھوڑے کا آپریشن کر دیا جاتا ہے۔ معاشرے کو بے حیائی کی بیماری سے بچالیا جاتا ہے۔

☆..... دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں بھی اگر کوئی شخص ملک کے ساتھ غداری کرے تو اسے سزائے موت دی جاتی ہے۔ اسے انصاف کے نام پر اوپر گزرا نہیں سمجھتے۔ عدالت سزائے موت کا حکم جاری کرے تو پورے ملک میں خبریں نشری جاتی ہیں تاکہ عوام الناس کو پتہ چل جائے اور آئندہ کوئی دوسرا شخص ایسی حرکت دہرانے کی جرأت نہ کرے۔ دین اسلام نے بھی اللہ رب العزت سے غداری کرنے والے زانی شخص کو سزائے موت کا حکم دیا اور عوام الناس کے مجمع میں حد جاری کر کے بتا دیا کہ آئندہ کوئی دوسرا شخص ایسی حرکت دہرانے کی جرأت نہ کرے۔

مندرجہ بالا مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات اور انسان سب میں یہی اصول کارفرما ہے کہ بیمار عضو کو ختم کر کے باقی جسم کو بچالیا جائے۔ یہ اصول فطرت ہے۔ دین اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے شریعت میں زانی کو سنگسار کر کے باقی معاشرے کو بے حیائی کے روحانی مرض سے بچانے کا حکم دیا گیا۔

(ب) مجمع میں سنگسار کرنا:

عوام الناس کو رجم سے وحشت محسوس ہونے کی دوسری وجہ مجمع میں زانی کو سنگسار کرنا ہے۔ یہ منظر سوچ کر ہی دل پہ دہشت سوار ہو جاتی ہے اور اگر کوئی دیکھ لے تو پھر اسکا کیا بنے گا۔ مگر شریعت کا مقصد بھی تو یہی ہے کہ لوگ ایک مرتبہ کسی کو رجم ہوتا دیکھ لیں گے تو باقی سب کی مستیاں ختم ہو جائیں گی۔ ہر کسی کو گناہ کے بعد اپنے انجام کا اچھی طرح پتہ ہوگا۔ یہ دین اسلام کا حسن ہے کہ ایک زانی کو رجم کر کے باقی معاشرے کو بے

حیاتی کے وائرس سے محفوظ کر لیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ نہیں بلکہ منصفانہ ہیں۔ مظلوم کی داد دی جاتی ہے ظالم کو ظلم کی سزا ملتی ہے۔

رجم کے فوائد

(۱) کوئی مرد کسی عورت کو کمزور جان کر۔ اکیلا دیکھ کر یا غریب بے سہارا سمجھ کر اس کی عزت و آبرو لوٹنے کی کوشش نہیں کرے گا۔

(۲) کوئی عورت کسی مرد کو پھانسنے کے لئے مکر نہیں کرے گی۔ بے پردگی ختم ہو جائے گی۔

(۳) کوئی عورت جسم فروشی کو اپنا کاروبار نہیں بنائے گی۔ لوگوں کے نوجوان لڑکوں کو بے راہ روی کا شکار نہیں کر سکے گی۔ نہ بازار حسن کا کاروبار چل سکے گا نہ ہی امیر علاقوں کی بڑی کوشیوں میں شراب شباب کی محفلیں منعقد ہو سکیں گی۔

(۴) مرد اپنی بیوی پر توجہ زیادہ دیا کریں گے۔ بازار میں بے پردہ خواتین دعوت گناہ نہیں دے سکیں گی۔ نہ ہی ماڈل گرلز کو دیکھ کر خاوند بیویوں سے اچاٹ ہوں گے۔

(۵) چوری چھپے آشنائیاں کرنے والے اور کرنے والیاں ختم ہو جائیں گی۔ یارانہ دوستیاں ختم ہو جائیں گی۔ کمپیوٹر کی چیٹنگ ختم ہو جائے گی۔ نوجوان لڑکے لڑکیوں کا وقت برباد نہیں ہوگا۔

(۶) ہتے بستے گھروں کو اجاڑنے والے ختم ہو جائیں گے۔ نہ کوئی مرد کسی کی بیوی کو اسکے خاوند کے خلاف بھڑکائے۔ نہ کوئی عورت کسی مرد کو اپنی بیوی سے بیزار کر سکے گی۔ ہر کوئی اپنے اپنے گھر میں آرام و سکون کی زندگی گزار سکے گا۔

(۷) ماوند اگر دفتر۔ دکان کھیت پر کام کے لئے چلا گیا تو کوئی پیچھے اسکی بیوی کو گھر میں

اکیلا پا کر اسکی عزت لوٹنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ بیوی کو بھی خوف نہیں ہوگا اور خاوند کو بھی پیچھے کی فکر نہیں ہوگی۔

(۸) امیر لوگ غریب لوگوں کی بیویوں بیٹیوں پر غلط نظر نہیں رکھ سکیں گے۔

(۹) امیر لوگ ایک بیوی کے ساتھ کئی کئی دشتائیں نہیں رکھ سکیں گے۔

(۱۰) یہ نہیں ہوگا کہ عورت گھر کسی کا بسائے اور دل میں کسی اور کو بسائے۔

(۱۱) بن بیانی یا میں اپنے بچوں کو گندگی کے ڈھیر پر نہیں پھینک سکیں گی۔

(۱۲) عورت گھر میں یا سفر حضر میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھے گی۔ اگر یمن سے مدینہ کا

سفر اکیلے بھی کرے گی تو بھی کوئی اسکی جان، اسکے مال، اسکی عزت و آبرو کی طرف

ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔ حیا اور پاکدامنی کے ماحول میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہر وقت

بارش کی طرح برسیں گی۔ رزق میں برکت ہوگی۔ طلاقوں کی شرح کم ہو جائے

گی۔ ہر گھر میاں بیوی کے لئے جنت کا چھوٹا سا نمونہ بن جائے گا۔

(۱۳) اگر کوئی مرد کسی عورت کو پھسلانے کی کوشش بھی کریگا تو وہ جواب میں کہے گی

My Body, My Life, My decision, I say no

”میرا جسم۔ میری زندگی۔ میرا فیصلہ۔ میں کہتی ہوں ”نہیں“

(۱۴) اگر کوئی عورت کسی مرد کو پھسلانے کی کوشش کرے گی تو جواب میں سنے گی

”معاذ اللہ“ [میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں]

ایسے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی یادیں تازہ ہو جائیں گی۔

(۱۵) کردار کی پختگی کی وجہ سے دعائیں جلدی قبول ہوں گی۔ ہر طرف رحمت کے آثار

ظاہر ہوں گے۔ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہوگا اور کفر کا منہ کالا ہوگا۔

آدم پر مطلب

جس طرح شراب کی سزا اور حرمت تذریحا ہوئی اسی طرح زنا کی سزا بھی تین مراحل میں ہوئی۔

(۱) پہلے مرحلے میں فرمایا

وَالَّذَانِ يَأْتِيَاهَا مِنْكُمْ فَأَذْوُهُمَا (النساء)

دو مردوں میں بدکاری کا ثبوت مل جائے تو قاضی ان پر تعزیر لاگو کرے یعنی مناسب سزا دے۔

(۲) دوسرے مرحلے میں فرمایا

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةٍ (النور: ۲)

زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں کو سو کوڑے لگاؤ۔ لوگوں کا مجمع ہونا چاہئے اور نرمی ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔

(۳) تیسرے مرحلے میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الرَّجْمَ لِلْثَّبِّ وَالْجِلْدَ لِلْبَكْرِ (بخاری صفحہ ۶۵۷)

شادی شدہ مرد و عورت کے لئے سنگساری اور غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے مارنے ہیں۔

زنا کی گواہی میں چار مردوں کی شرط رکھی۔ چونکہ دو مرد و عورت کے لئے دو گواہ ہوں تو کل چار بنے۔ دوسرا اس نازک مسئلے میں عورت کی گواہی قبول نہیں کی گئی چونکہ عورتیں الزام لگانے میں جلد باز ہوتی ہیں۔

یہ بھی واضح ہوا کہ جب سزا سخت ہو تو اسکے ثبوت کی شرائط بھی سخت ہوتی ہیں۔ اسلام نے ابتدا میں ستر پوشی کا معاملہ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن جب چار شرعی گواہ ثبوت پیش کر دیں تو پھر ان زانی مرد و عورت کو جی بھر کر سوا کرنے کا حکم دیا ہے اور نرمی سے منع

کر دیا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کر سکیں۔ عام طور پر مردوں کے حکم میں عورتیں شامل ہوتی ہیں اس نازک مسئلے میں الزانیہ کے لفظ سے عورت کے ذکر کی وضاحت کر دی ہے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ رجم کا حکم فقط مردوں کے لئے ہے۔

زنا کی سزا آخرت میں

ایک حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ زنا کے چھ نقصان ہیں۔ سنن دنیا کے اور تین آخرت کے ہیں۔

دنیا کے نقصانات:

چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔
فقر و تنگدستی پیدا ہو جاتی ہے۔
عمر کم ہو جاتی ہے۔

آخرت کے نقصانات:

اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔
حساب سختی سے لیا جائیگا۔
دوزخ میں ہمیشہ رہیگا۔

احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص زنا کا مرتکب ہوا اور بغیر توبہ کئے دنیا سے فوت ہو جائے اس پر مصیبتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر سختی فرمائیں گے۔ اس کو زنا کے ہر عمل کے بدلے آخرت کا ملتا جلتا عذاب ہوگا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	دنیا کا عمل	آخرت کا عذاب
(۱)	غیر محرم کے لئے چہرہ سنوارنا تھا	قیامت کے دن چہرہ سیاہ ہوگا
(۲)	غیر محرم کے چہرے کو محبت کی نظر سے دیکھنا تھا	قیامت کے دن چہرے کا گوشت گر جائیگا
(۳)	غیر محرم کو دیکھ کر اس کا چہرہ کھل جاتا تھا	قیامت کے دن اس کے چہرے کو آگ سے مشتعل کیا جائے
(۴)	غیر محرم سے دل لگی کی باتیں کرتا تھا	قیامت کے دن روتا ہوا اٹھے گا
(۵)	غیر محرم سے ہنسی مذاق کر کے قہقہہ لگاتا تھا	قیامت کے دن پیٹنا چلاتا اٹھے گا
(۶)	غیر محرم سے ملاقات کر کے خوش ہوتا تھا	قیامت کے دن غمگین اور اس حالت میں اٹھے گا
(۷)	غیر محرم کو شہوت کی نظر سے دیکھتا تھا	قیامت کے دن پکھلا ہوا سیسے آنکھوں میں ڈالا جائیگا
(۸)	غیر محرم کی ملاقات کے لئے چل کر گیا	مت کے دن پاؤں میں آگ کی بیڑیاں پہنائیں گے
(۹)	غیر محرم کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے	قیامت کے دن ہاتھوں میں آگ کی آٹھنڑیاں پہنائیں گے
(۱۰)	غیر محرم سے زمانہ کی ابتدا منہ طانے (بوسے) سے کی	قیامت کے دن گھسیٹ کر منہ کے بل جہنم میں ڈالا جائیگا
(۱۱)	غیر محرم کی گردن سے گردن ملائی	قیامت کے دن گردن میں آگ کی زنجیر ڈالیں گے
(۱۲)	غیر محرم کے سامنے شرمگاہ سے لباس بنایا	قیامت کے دن تارکول کا لباس پہنائیں گے
(۱۳)	غیر محرم سے مل کر جنسی پیاس بجھائی	قیامت کے دن پیاسا اٹھایا جائے گا
(۱۴)	غیر محرم سے ملاپ کے وقت جنسی طوفان اٹھا	قیامت کے دن شرمگاہ کو آگ سے دھکایا جائے گا
(۱۵)	غیر محرم سے ملاپ کے وقت شرمگاہ سے کسی خارج ہوئی	قیامت کے دن شرمگاہ سے بدبو خارج ہوگی
(۱۶)	غیر محرم کے بالوں میں محبت سے انگلیاں پھیریں	قیامت کے دن بالوں سے پکڑ کر جہنم میں لٹکائیں گے
(۱۷)	غیر محرم کے پستان پکڑے اور چوسے	قیامت کے دن پستانوں کے بل جہنم میں لٹکائیں گے

نمبر شمار	دنیا کا عمل	آخرت کا عذاب
(۱۸)	غیر محرم کے جسم کی مہک سونگھنی	قیامت کے دن جسم سے حیران کن اذیتاں ک بدبو آئے گی
(۱۹)	غیر محرم کے ساتھ ایک بستر پر کھٹے ہوئے	قیامت کے دن آگ کے نور میں کچا کیا جائے گا
(۲۰)	غیر محرم کے ساتھ اپنے جسم کو کھولا	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بچھوٹا پیش کیا جائیگا
(۲۱)	غیر محرم سے زنا کے لئے لوگوں سے چھپ گیا	قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے بے عزت کیا جائیگا
(۲۲)	غیر محرم سے تعلق چھپانے کے لئے لوگوں سے جھوٹ بولا	قیامت کے دن منہ پر مہر لگا کر اعضاء سے گواہی لیں گے
(۲۳)	غیر محرم سے اپنے حسن و جمال کی تعریفیں سنیں	قیامت کے دن سب لوگ لعنتیں بھیجیں گے
(۲۴)	غیر محرم سے ملتے وقت سلام کرتے تھے	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لعنتیں بھیجیں گے
(۲۵)	غیر محرم کے جسم کے بوسے لئے	قیامت کے دن سانپ پورے جسم کو ڈسیں گے
(۲۶)	غیر محرم سے زنا کے وقت ایک ایک نے مزہ پایا	قیامت کے دن ایک ایک میں پھوڑا لگا دیا جائیگا
(۲۷)	غیر محرم کے جسم پر اختیار پایا	قیامت کے دن غیر محرم کے شوہر کو نیکیوں پر اختیار ملے گا
(۲۸)	غیر محرم کے جسم پر سواری کی	قیامت کے دن غیر محرم کے شوہر کے گناہ اس کے سر پر سوار ہوں گے
(۲۹)	غیر محرم سے ہمیشہ کی دوستی کے وعدے کئے	قیامت کے دن جہنم میں ہمیشہ کا عذاب ہو
(۳۰)	غیر محرم سے ہمکامی کے لطف و مزے لئے	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بے ہمکامی کی لذت سے محروم ہو

مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ جتنی تفصیلی سزا زنا کے عمل کی ملیگی اتنی کسی اور گناہ کی نہیں ملے گی۔ سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمکام ہونا پسند نہیں کریں گے بلکہ لعنتیں برسانیں گے۔ رسوا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں۔ ہمارے اہل خانہ کو۔ بچوں کو۔ قیامت تک آنے والی نسلوں کو اور جملہ متعلقین کو زنا سے محفوظ فرمائے۔



شہوت کیسے کنٹرول کریں

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں چند تقاضے رکھے ہیں مثلاً کچھ وقت گزرنے کے بعد انسان کو بھوک محسوس ہوتی ہے تو ہر انسان کھانے کا بندوبست کرتا ہے۔ پیاس محسوس ہوتی ہے تو پانی پینے کا انتظام کرتا ہے۔ جب کام کر کے تھک جائے تو نیند کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ لہذا سونے کے لئے چار پائی بستر کا اہتمام کرتا ہے۔ جب پیشاب پاخانے کا تقاضا ہو تو بیت الخلا میں جا کر فراغت حاصل کرتا ہے۔ یہ سب کے سب طبی تقاضے ہیں ان کو انسان تھوڑی دیر تو روک سکتا ہے مگر ان کو پورا کئے بغیر آرام و سکون نہیں پاسکتا۔

اسی طرح جب انسان بالغ ہو جائے تو اسے اپنے اندر شہوت کا جنسی تقاضا محسوس ہوتا ہے۔ اس تقاضے کو انسان کچھ عرصہ کے لئے تو ضبط کر سکتا ہے مگر اس کو پورا کئے بغیر سکون نہیں پاسکتا۔

شہوت کا خدائی علاج

اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے لئے نکاح کو شہوت کا علاج بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (النساء: ۳)

[عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرو]

نکاح کے ذریعے مرد اور عورت آپس میں ملاپ کر کے شہوت کا بہترین علاج کرتے ہیں۔ شہوت کی حالت میں طبیعت میں عجیب طرح کا انتشار و اضطراب ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں نہ عبادت میں دل لگتا ہے نہ تسلی سے کوئی اور کام ہوتا ہے۔ دل و دماغ پر ایسا نشہ چھا جاتا ہے کہ اسے پورا کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ میاں بیوی کے ملاپ کے بعد وہ سب نشہ جرن ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں آسودگی محسوس ہوتی ہے۔ ہر طرح کا تناؤ ختم ہو جاتا ہے انسان اپنے آپ میں انشراح محسوس کرتا ہے۔ اسی لئے مرد و عورت ایک دوسرے کے لئے عطیہ خداوندی اور تحفہ آسمانی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ يَخْلُقَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لَتَسْكُنُوا اِلَيْهَا

[اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ پیدا کیا ہے تمہارے نفسوں سے تمہارے

لئے جوڑے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو] (الروم: ۲۱)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مرد و عورت ایک دوسرے لئے قدرت کی بہترین نشانیاں ہیں۔ انہیں ایک دوسرے سے مل کر سکون نصیب ہوتا ہے۔ دین اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس نے رہبانیت کا حکم نہیں دیا۔ نہ ہی بدعت کی طرح ساری عمر بغیر شادی کے گزارنے کو پسند کیا ہے اور نہ ہی شادی کو معرفت کے حصول میں رکاوٹ کہا ہے۔ بلکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً

۱ اور البتہ تحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے اور ہم نے ان کیلئے

بیویاں اور اولاد بنائی [الرعد: ۶]

نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو نکاح کرنے کا حکم دیا اور اسے نصف دین بتلایا۔

مشکوٰۃ شریف میں ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ۔

اذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

[جس بندے نے شادی کر لی اس نے نصف دین پورا کر لیا]

عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارنے کے لئے شادی بہترین علاج ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

من اراد ان يلقى الله اليه طاهرا مطهرا فليتزوج الحرائر

[جو شخص اللہ تعالیٰ سے پاک صاف ملنا چاہے اس کو شریف عورتوں سے شادی

کرنی چاہیے] (مشکوٰۃ)

اس سے معلوم ہوا کہ شادی کرنے سے نہ صرف شہوت سے چھٹکارا مل جاتا ہے بلکہ سب بڑے بڑے گناہوں سے بچنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اسباب کے اعتبار سے گناہوں سے مکمل اجتناب کے لئے شادی لازمی ہے۔ غیر شادی شدہ آدمی مجاہدہ کر کے اپنے آپ کو جنسی گناہ سے بچا بھی لے تو بھی اپنے دل و دماغ کو جنسی خیالات سے نہیں بچا سکتا۔ اس کے لئے کسی وقت بھی گناہ میں ملوث ہونے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ شادی کے بعد یہ خطرہ ختم تو نہیں ہوتا البتہ گھٹ ضرور جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں انسان کے لئے اپنے شہوت کو کنٹرول کرنا آسان ہو جاتا ہے یعنی طلال طریقے سے شہوت پورا کرنے کی بنا پر حرام سے بچنا آسان ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے

ويتزوج لكسر الشهوة واعفاف النفس وتكثير النسل

[شادی شہوت توڑنے، نفس کو عقیف بنانے اور نسل انسانی کو بڑھانے کا ذریعہ

ہے] (فتح الباری: ۲۱/۲۷)

بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے بغیر عذر شادی نہ کرنے

والوں سے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے۔

اتزوج لمن دغب عن صنتي فليس مني (بخاری: باب ترغيب النکاح)

[میں شادی کرتا ہوں جس جو میرے طریقے سے انحراف کرے وہ مجھ سے نہیں]

مجھ سے نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اسکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے اس سے زیادہ سخت انداز اور کیا ہو سکتا ہے؟

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عکاف بن بشر تمیمی ایک دن نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی علیہ السلام نے دریافت کی ”اے عکاف تمہاری بیوی ہے“ انہوں نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تمہارے پاس باندی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم خوشحال ہو۔ شادی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو پھر بھی شادی نہیں کی تو

اذا انت من اخوان الشياطين (عن احمد۔ کتاب النکاح۔ جمع الفوائد)

[تب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو]

اس عبارت کا مقصود دغشا ایک عام طالب علم بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

شہوت کا بہترین علاج یہی ہے کہ مرد اپنی بیوی سے جی بھر کر صحبت کرے اور غیر محرم سے بے طمع ہو جائے۔ مشہور ہے کہ اگر گھر میں پیٹ بھر کر دال روٹی کھالیں تو باہر کے حلوے بریاں مرغ مسلم کھانے کو بھی دل نہیں کرتا۔ نبی علیہ السلام کی ایک حدیث پاک سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کی نظر غیر محرم پر پڑ جائے اور اسکا حسن و جمال طبیعت کو بھا جائے تو آدمی کو چاہیے کہ گھر آ کر اپنی بیوی سے ہمبستری کرے۔ اس لئے کہ جو کچھ اس عورت کے پاس تھا وہ سب کچھ بیوی کے پاس موجود ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

ان امراء قبل فی صورة شیطان وتدهر فی صورة شیطان اذا
احدکم اعجبته المرأة فوَقعت فی قلبه فلیعمد الی امرأة
فلیواقعها فان ذلک یرد ما فی نفسه

[بلاشبہ عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس
جاتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو عورت اچھی لگے دل مائل ہو تو چاہیے کہ بیوی
سے ہمبستری کرے۔ اس طرح اثر ختم ہو جائے گا]

بعض اوقات عورت اپنی جسمانی بنا و بنا سے مرد کو پہلی نظر میں اپنی طرف متوجہ کر
لیتی ہے مرد کے اندر شہوت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ اس بیجانی کیفیت کا علاج
بھی نبی علیہ السلام نے یہ تجویز فرمایا کہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر لو تا کہ مادہ خارج ہو
جائے۔ شیطان کو گناہ میں ملوث کرنے کی جرأت نہ ہو۔ شرع مسلم میں علامہ نور علی اس
حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

انہ یستجب لمن رأى امرأة فتتحركت شهوته ان یأتی امرأته .
فلیواقعها لیدفع شهوته و تسکن نفسه ویجمع قلبه علی ما هو
بصدده (شرح مسلم ۱/۲۳۹)

[کسی عورت کو دیکھنے سے جب کسی کی شہوت میں ابھار پیدا ہو تو اسکو چاہیے کہ
بیوی سے ہمبستری کرے تا کہ دل کا تقاضا شہنشاہت پر جائے اور نفس کو سکون ملے
اور دل جس بات کے درپے ہے وہ جاتی رہے]

شرع شریف نے اسی لئے چند اوقات میں بیوی سے ہمبستری کو مستحب کہا ہے
☆ سفر میں جا۔ نے سے پہلے

☆ سفر سے واپس آنے کے بعد

☆ حج عمرے کا احرام باندھنے سے پہلے

☆ غیر محرم پر نظر پڑنے اور میلان طبعی کے بعد

☆ حیض و نفاس کا غسل کرنے کے بعد

مندرجہ بالا مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز طریقے سے شہوت کو پورا کرنے سے ناجائز طریقوں سے بچاؤ آسان ہو جاتا ہے۔ مرد کو چاہیے کہ بیوی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھے اور اسکی خوب قدر کرے اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اسی طرح بیوی کو چاہیے کہ اپنے خاوند کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھے۔ اسکو دل کھول کر پیار دے۔ انکی خدمت میں کوتاہی نہ کرے اسے قلبی سکون پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اس طرح میاں بیوی دونوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ ایک حدیث پاک میں آیا ہے ”جب بیوی خاوند کو دیکھ کر مسکراتی ہے یا خاوند بیوی کو دیکھ کر مسکراتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتا ہے“

اس لئے نبی علیہ السلام نے شہوت کا بہترین علاج شادی کرنا ہی بتلایا ہے۔ ارشاد

نبوی ﷺ ہے

باصبر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض

للبصر واحض للفرج (عن عبد اللہ بن مسعود۔ متفق علیہ)

[اے نوجوانوں کی جماعت جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح

کرے کیونکہ نکاح کرنا نظر کو چھپاتا ہے اور شرمگاہ کو محفوظ کرتا ہے]

اس حدیث پاک نے صورتحال کو خوب اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ مزید کلام کی

گنجائش ہی نہیں رہی۔

شہوت کا قرآنی علاج

اگر کسی شخص کے لئے شادی کرنے میں شرعی رکاوٹیں ہیں تو اسکو چاہیے کہ صبر ضبط سے کام لے اور اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
 وَ لَيْسَ خِفِّ الدِّينَ لَا يَجْعَلُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
 [اور چاہئے کہ اپنے آپ کو روک رکھیں وہ لوگ جن کو نہیں ملتا نکاح کا سامان
 یہاں تک کہ اللہ ان کو مقدر دے اپنے فضل سے] (نور ۲۳)
 عمومی تجربہ ہے کہ پاکدامنی کی زندگی گزارنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ
 جلدی نکاح کا راستہ ہموار کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی
 صلیہ السلام نے ارشاد فرمایا

ثَلَاثَةٌ . حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ . الْمَكْتَلَبُ الَّذِي يَرِيدُ الْإِذَا .
 وَالنَّاكِحُ الَّذِي يَرِيدُ الْإِصْفَافَ . وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 [تین اشخاص کی مدد اللہ تعالیٰ پر لازم ہے۔ ایک مکتب (غلام) جو پیسے ادا
 کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ دوسرا نکاح کرنے والا جو پاکدامن رہنا چاہتا ہو۔
 اور تیسرا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا] (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

سوچنے کی بات ہے کہ جس شخص کی مدد اللہ تعالیٰ کرے اسے منزل پر پہنچنے سے کون
 روک سکتا ہے۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شہوت کو قابو
 کرنے کے لئے چار کام بہت فائدہ مند ہیں۔

(۱) بد نظری سے پرہیز:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَفْضُلُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا أَلْفُؤُجَهُمْ

[مومنوں کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں] (النور: ۳۰)

بد نظری سے انسان کے اندر شہوت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ جس طرح بٹن دبانے سے مشین چل پڑتی ہے۔ اسی طرح غیر محرم پر نظر پڑنے سے انسان کے جسم میں شہوت کے اعضاء متحرک ہو جاتے ہیں جو لوگ پاکدامنی کی زندگی گزارنا چاہتے ہوں ان کے لئے بد نظری سے بچنا لازمی ہے۔ نظر پاکیزہ نہ ہو تو شہوت کی آگ کو بھڑکنے سے روکنا ناممکن ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے اور ساتھ ہی شرمگاہ کی حفاظت کا حکم ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں۔

(۲) فاسقین کی محبت سے پرہیز:

شہوت کو قابو کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انسان فاسقین کی صحبت سے پرہیز کرے۔ فاسق و فاجر لوگوں کا کلام بعض اوقات انسان کو ناگ کی طرح ڈس لیتا ہے اور روحانی موت واقع ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبِعْ هُوَ فِتْرَتِي (طہ: ۱۶)

[نہ رو کے اس سے آپ کو وہ شخص جو اس کا یقین نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کے پیچھے لگا ہوا ہے، پس تو گر پڑے گا]

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یار بد مار بد (سانپ) سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ سانپ کے ڈسنے سے جسمانی موت واقع ہوتی ہے جبکہ یار بد کے کلام سے روحانی موت واقع ہو جاتی ہے۔

مزید برآں یار بد شیطان سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ شیطان تو انسان کے دماغ میں فقط گناہ کا خیال ڈالتا ہے جبکہ یار بد ہاتھ پکڑ کر انسان سے گناہ کرواتا

ہے۔ سینکڑوں نوجوان ایسے ہیں کہ پاکیزہ زندگی گزار رہے تھے مگر کسی فاسق دوست کی وجہ سے زنا کے مرتکب ہوئے۔

(۳) نماز کے ذریعے مدد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (البقرة: ۴۵)

[اور مدد چاہو صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ]

انسان کو چاہیے کہ شہوت کو صبر کے ذریعے قابو کرے۔ جب دیکھے کہ طوفان زیادہ اٹھ کھڑا ہے تو نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے۔ اللہ تعالیٰ دل میں ٹھنڈک ڈال دیں گے۔ ایسے وقت میں دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ حیران کن نتائج سامنے آئیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (التكوير: ۴۵)

[بے شک نماز فحاشی اور برے کاموں سے روکتی ہے]

غیر شرابی شدہ شخص کے لئے عشاء کی نماز کے بعد یا نماز تہجد کے وقت دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے شہوت کٹر دل ہونے کی دعا مانگنا تیر بہدف علاج ہے۔ شہوت کے اٹھتے طوفان رک جاتے ہیں سیلاب کے آگے بند بندھ جاتا ہے۔ عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارنا آسان ہو جاتا ہے۔

(۴) کثرت ذکر الہی:

ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ فکر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے۔ دماغ میں ہر وقت شیطانی شہوانی نفسانی خیالات کی بھرمار کو فکر کی گندگی کہتے ہیں۔ نوجوان شخص اپنے

خیالات کی دنیا میں خیالی محبوبہ سے ملاپ کا تصور کر کے شہوت کے مزے لیتا ہے۔ حتیٰ کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یہی خیالات دماغ میں چھائے ہوتے ہیں۔ اگر اس مرض کا علاج نہ کیا جائے تو معاملہ اتنا بگڑ جاتا ہے کہ صین نماز کی حالت میں بھی اپنی خیالات کی سیریز چل رہی ہوتی ہے۔

مجھے کیا پتہ تھا قیام کا مجھے کیا خبر تھی رکوع کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی کہ میں جھک رہا تھا نماز میں
اسی لئے نماز اٹھک بیٹھک کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ علامہ اقبال نے سچ کہا ہے۔
میں جو سر بسجود ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں
ایسی صورتحال میں ذکر کی کثرت انسانی فکر کو گندگی سے پاک کر دیتی ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

(ج) شہوت کا نبوی علاج

(۱)..... نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص نکاح پر قدرت نہ رکھتا ہو اسے روزے رکھنے چاہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

فمن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء

[تو جو نکاح نہ کرے وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کیلئے وجاء ہے]

وجاء کا مطلب شہوت کو توڑنے والا یا ختم کرنے والا ہے۔ روزے رکھنے کا مقصود بھوکا رہنا یعنی پیٹ خالی رکھنا ہے۔ اس سے تکبر اور شہوت دونوں کا توڑ ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فائقے فضائل بیان فرما رہے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ بھی کوئی فضیلت کی چیز ہے؟ فرمایا ہاں اگر فرعون کو فائقے آتے تو خدائی کا

دعویٰ نہ کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب خرمستیاں پیٹ بھرے ہونے کی بنا پر ہوتی ہیں۔ جس نو جوان کو پہلے روزے رکھنے کی عادت نہ ہو اسے چاہیے کہ ہر صبح کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو ایام بیض کے روزے رکھے۔ جب عادت پختہ ہو جائے اور شہوت پوری طرح نہ ٹوٹے تو پھر ہر ہفتے میں سوموار اور جمعرات کے دو روزے رکھے۔ جب یہ عادت بھی پکی ہو جائے اور مزید روزہ رکھنے کی ضرورت محسوس ہو تو صوم داؤدی رکھے یعنی ایک دن روزہ دوسرے دن افطار۔ یہ معمول سب سے بہتر ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ پہلے دن روزہ رکھنے سے شہوت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ متواتر کئی دن روزے کا معمول چلانے سے شہوت ٹوٹتی ہے۔ پھر سحری افطاری میں بھی پیٹ بھر کر نہ کھائے ورنہ مقصد فوت ہو جائے گا۔

(۲)..... با وضو رہنا: نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الوضوء صلاح المؤمن [وضو مومن کا اسلحہ ہے]

لہذا شیطانی حملے سے بچنے کے لئے وضو بہترین علاج ہے۔ نو جوان لوگ اگر با وضو رہنے کو اپنی عادت بنالیں تو عبادت کرنا ان کے لئے آسان ہو جائے۔ وضو سے انسان کو باطنی حمیت نصیب ہوتی ہے۔ پریشان خیالی سے نجات مل جاتی ہے۔

(۳)..... دعا یا تگنا: شہوت کنٹرول کرنے کا ایک خوبصورت علاج یہ بھی ہے کہ بارگاہ

خداوندی میں فریاد کی جائے کہ میرے مولیٰ میں کمزور ہوں۔ میری مدد فرما۔ مجھے گناہ

میں طوٹ ہونے سے محفوظ فرما۔ نبی علیہ السلام سے بہت سی دعائیں منقول ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک نو جوان آیا اور اس نے زنا

کی اجازت مانگی۔ صحابہ کرام نے اس سوال کو سخت ناپسند کیا اور اسے ڈانٹا۔ نبی علیہ

السلام نے اس اپنے قریب بلا کر فرمایا۔ کیا تم اپنی ماں سے کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہو۔

اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا اپنی بیٹی سے کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔

فرمایا اپنی بہن کے ساتھ کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہیں اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا اپنی پھوپھی سے زنا کرنا پسند کرتے ہو اس نے کہا نہیں۔ فرمایا اپنی خالہ سے کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم جس سے زنا کرو گے وہ کسی کی ماں ہوگی بیٹی ہوگی۔ بیوی ہوگی۔ پھوپھی ہوگی۔ خالہ ہوگی۔ جس طرح تم پسند نہیں کرتے اسی طرح اور لوگ بھی زنا کو اپنی محرم عورتوں کے لئے پسند نہیں کرتے اس کے بعد نبی علیہ السلام نے اپنا دست شفقت اس نوجوان کے سینے پر رکھ کر فرمایا

اللہم اغفر ذنبہ و طہر قلبہ و احصن لہ روجہ (ابن کثیر ۳/۲۸)

[اے اللہ اس کے گناہ معاف فرما۔ دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما]

اس دعا کا ایسا اثر ہوا کہ اس نوجوان کے دل میں پھر کبھی زنا کا خیال بھی پیدا نہ ہوا۔

احادیث مبارکہ میں نبی علیہ السلام سے اور بھی دعائیں منقول ہیں۔ ان کو مانگنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اللہم انی اسالک الہدی و التقی و العفاف و الغنی

(مسلم۔ مشکوٰۃ باب الاستعاذہ)

[اے اللہ میں آپ سے ہدایت۔ تقویٰ۔ پاکدامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں] بعض اوقات درج ذیل الفاظ میں دعا فرماتے

اللہم انی اسالک الصلۃ و العفۃ و الحسن و الرضاء بالقدر

(مشکوٰۃ باب الاستعاذہ)

[اے اللہ۔ میں آپ سے صحت۔ پاکدامنی۔ خوبی اور تقدیر پر راضی رہنے کی درخواست کرتا ہوں]

بعض اوقات درج ذیل الفاظ میں دعا مانگتے۔

اللهم الهمني رشدی و اعذني من شر نفسي (ترمذی۔ مشکوٰۃ ۲۱۷)
[اے اللہ مجھے سیدھے رستے کی رہنمائی فرما اور نفس کی برائی سے اپنی پناہ عطا
فرما]

بعض احادیث میں درج ذیل دعا بھی منقول ہے۔

اللهم انی اعوذ بک من منکرات الاخلاق و الاعمال و الالهواء
[اے اللہ میں بے اخلاق۔ برے اعمال۔ اور بری خواہشات سے آپ کی
پناہ چاہتا ہوں] (ترمذی)

بعض احادیث میں یہ دعا بھی آئی ہے۔

اللهم انی اعوذ بک من فتنة النساء

[اے اللہ میں عورتوں کے فتنہ سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں]

سلف صالحین کے حالات زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی قبولیت دعا کے اوقات
میں شہوت کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
پر ایک رات شہوت کا غلبہ ہوا۔ آپ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔
فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میرے لئے عورت اور دیوار میں کوئی فرق نہ رہا۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ دعائیں پڑھنے سے قبول نہیں ہوتیں بلکہ دعائیں مانگنے
سے قبول ہوتی ہیں۔ دعا مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان سرتاپا یعنی سراپا دعا بن جائے۔
آنکھ نہیں روئی تو دل رو رہا ہو۔ دل کی گہرائیوں سے فریاد نکل رہی ہو کہ اے میرے
مالک میں کمزور ہوں۔ آپ قوی ہیں۔ ہر کمزور قوی کو مدد کے لئے پکارتا ہے۔ لہذا میں
آپ سے فریاد کرتا ہوں کہ مجھے عورت کے فتنے سے محفوظ فرمائیے اور میری شہوت کو
میرے قابو بھی کر دیجئے۔ پھر اس کے نتائج دیکھئے۔ سچے پروردگار کا سچا قرآن گواہی

وے رہا ہے۔

أَمِنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرُّ إِذَا دَعَاهُ

[کون ہے جو بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اس کو پکارے]

(د) شہوت کا فقیری علاج

سادہ سی بات ہے کہ اگر کسی مریض کو کسی دوا سے آرام ملے صحیح نصیب ہو تو وہ دوسرے مریضوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ یہ دوا بڑی اچھی ہے آپ لوگ بھی استعمال کر کے دیکھیں۔ راقم الحروف کو اپنی زندگی میں جس باتوں نے نفع دیا وہ قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) فارغ نہ رہیں:

شہوت کنٹرول کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اپنے آپ کو کاموں میں اتنا مشغول کر دیں کہ سر کھجانے کی فرصت ہی نہ ملے۔ جہاں دو کام کرنے ہوں وہاں درمیان میں تیسرے کام کو بھی گھسا دیں۔ بدن آرام طلب کرے آنکھیں خیند کو ترسیں حتیٰ کہ سوتے وقت بستر پر گرنے والا معاملہ بن جائے۔ کام کام بس تھوڑا آرام کا اصول اپنائیں۔ پورے دن کی لائحہ عمل بنائیں۔ طالب علم اپنا بھرپور وقت اپنی پڑھائی میں لگائیں، مدرسہ کے دینی تعلیم پانے والے طلباء عصر سے مشرب کھیلنے کو تعلیم کی مانند ضروری سمجھیں۔ فراغت کے وقت کتابوں کا شخصی مطالعہ کریں۔ کتابوں اپنا دوست بنائیں مدرسے کو وطن سمجھیں اور کتابوں کے کاغذ کو کفن سمجھیں اگر وقت بچ جائے تو قرآن مجید حفظ کرنے میں یا دہرانے میں مشغول رہیں۔ مزید وقت ہو تو کسی ذاکر شاغل شیخ الحدیث یا مفتی صاحب یا استاد کی صحبت و خدمت میں اپنا وقت گزاریں۔ نو جوان طلباء

کے پاس بلا مقصد بیٹھنے کو زہر ہلا لیل کی مانند سمجھیں۔
مثل مشہور ہے۔

A young leading the young is like a blind
leading the blind they will both fall into
the ditch.

[ایک نوجوان دوسرے نوجوان کا رہبر بنے تو اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک
اندھا دوسرے اندھے کو اپنی لاشی پکڑا دے۔ یقینی بات ہے کہ دونوں کسی
وقت بھی گڑھے میں گر سکتے ہیں]

یونیورسٹی کالج میں پڑھنے والے طلباء فارغ وقت میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کو
اپنا محبوب مشغلہ بنا لیں۔ قرسی مسجد یا مدرسہ کے عالم صاحب سے ابتدائی صرف و نحو کو
پڑھنا شروع کر دیں۔ وقت ساتھ دے تو جزوقتی طالب علم کے طور پر حدیث پاک کی
کتابیں بھی پڑھنا شروع کر دیں۔ عصری علوم کے ساتھ ساتھ عالم کورس کو لینے سے
انسان مرج البحرین (دو دریاؤں کا سنگم) بن جاتا ہے۔ اگر حافظہ اچھا ہے اور وقت میں
گنجائش ہے تو قرآن مجید حفظ کرنا شروع کر دیں۔ پڑھنے سے دل اکتا جائے طبیعت
تھک جائے تو کسی معذور شخص کی یا بیمار کی خدمت اپنے ذمے لیں اور خاموشی سے اس
کے کام سمیٹ دیا کریں۔

دفتروں میں کام کرنے والے نوجوان بھی عالم کورس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر
گھر کے کاموں میں اپنا وقت لگا سکیں تو اسے سنت نبوی ﷺ سمجھ کر کریں۔ بوڑھے
ماں باپ کی خدمت کو سعادت سمجھیں۔ ان کی دعائیں لیا کریں تاکہ دین و دنیا کی
سرخروئی نصیب ہو۔ نوجوان حضرات کے وقت میں گنجائش ہو تو کسی شیخ کامل کی صحبت
میں وقت گزاریں یا تبلیغی جماعت کی ترتیب میں اپنے آپ کو جوڑیں۔ فارغ رہنے کو

اپنے اوپر حرام سمجھیں۔ کسی تجربہ کار انسان نے کہا ہے

An Ideal mans brain is devot,s
workshop.

[ایک فارغ آدمی کا دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے]

جس طرح کارخانے میں مشینیں تیار ہوتی ہیں اس طرح فارغ انسان کے دماغ میں شہوانی شیطانی منصوبے بنتے ہیں۔ فارغ وقت میں الہی اللہ کے حالات زندگی پڑھنے سرورہ دلوں زندگی لیتی ہے۔ ان کا کلام دوا اور ان کی نظر شفا ہوتی ہے۔

(۲) تنہائی میں نہ رہیں:

شہوت کنٹرول کرنے کا دوسرا سنہری اصول یہ ہے کہ تنہا رہنے سے بچیں۔ خلوت در انجمن کو اپنا اصول بنائیں۔ نوجوان جب بھی تنہا ہوگا۔ شیطان اسے ”خیالی محبوب“ کی مجلس میں پہنچا دے گا۔ ایسی جگہ بیٹھ کر پڑھیں کہ جہاں دوسروں کی نظر پڑتی ہو۔ بند کمروں میں بیٹھنے سے شیطان کو چھیڑ چھاڑ کا موقع مل جاتا ہے۔ وہ کسی نہ کسی حسین چہرے کو سامنے کر دیتا ہے۔ بقول شاعر

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا

جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

اگر تنہائی میں شہوت کی آگ بھڑک اٹھے تو فوراً کمرے سے باہر نکل جائیں۔ کسی

باہر نفسیات کا قول ہے کہ

”جب انسان کی شہوت میں ابھارا جاتا ہے تو آدمی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے“

ایسا حالت میں اگر تنہائی بھی ہو تو پوری عقل پر پردہ پڑنا آسان ہوتا ہے۔ اللہم

احفظ ظننا منہ تنہائی اور بے حیائی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اگر چند سال کا بچہ بھی

قریب ہو تو نوجوان قہقہے حرکات کرنے سے بچا رہتا ہے۔ جب سمجھتا ہے کہ مجھے دیکھنے

والا کوئی نہیں تو شہوانی شیطانی حرکتوں میں لگ جاتا ہے۔ بوڑھوں کو تنہائی فائدہ دیتی ہے جبکہ نو جوانوں کو نقصان دیتی ہے۔ ایسے نو جوان کم ہوتے ہیں جو اپنی جوانی میں بوڑھوں جیسا دماغ رکھتے ہوں۔ ایک طالب علم نے بتایا کہ میں جب بھی تنہا ہوتا ہوں۔ میرا عضو خاص ”تن جانے“ کی حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ ایسے نو جوان حضرات تنہا رہنے کو حرام سمجھیں۔ دو نو جوان تنہا رہنے والے اکیلے نو جوان کی مانند ہوتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ خطرے میں ہوتے ہیں۔ تنہائی میں مٹکا ہونے سے بچیں۔ نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا

احفظ عورتک الامن زوجتک او صاملکت یمینک فقال

الہرأیت اذا کان الرجل نحالیا۔ فقال فإلله احق ان یستحیامنہ

(حجۃ البالیۃ ۲/۱۶۲)

[اپنے ستر کی دیکھ بھال کرہاں بیوی یا باندی کے پاس ہو تو اور بات ہے۔ اس

نے پوچھا کہ اگر کوئی تنہا ہو تو۔ فرمایا اس وقت اللہ سے شرمانا ضروری ہے]

(۳) بغیر نیند لیٹنے سے گریز کریں:

نو جوان حضرات ایسے وقت میں بستر پر آئیں جب یہ پتہ نہ چلے کہ بجے پر سہ پہلے رکھا تھا یا نیند پہلے آئی تھی۔ جب آنکھ کھل جائے تو فوراً بستر سے اٹھ جائیں۔ بستر پر خواہ مخواہ لیٹے رہنے سے شہوت بھڑکتی ہے۔ ماں باپ اس بات پر نظر رکھیں کہ بچہ بغیر نیند کے بستر میں نہ پڑا رہے۔ بچوں کے سونے کے کمرے الگ الگ ہوں تو اندر سے کمرے کو بند کرنے کا بندوبست نہیں ہونا چاہیے۔ بچیوں کے کمرے میں ماں جب چاہے دروازہ کھول کر اندر چلی جائے۔ بچوں کے کمرے میں باپ جب بھی چاہے دروازہ کھول کر چلا جائے۔ بچوں کو اندھیرے میں سونے کی بجائے روشنی میں سونے کی عادت ڈالیں۔ ماں باپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ بچے کی نیند میں کیا حالت ہوتی ہے۔ اس کا ہاتھ کہاں کہاں

پہنچا ہوتا ہے۔ نو جوان حضرات اونڈھالٹ کر سونے سے پرہیز کریں۔ ایسی حالت میں تو بوڑھوں کے عضو میں تباہی آ جاتا ہے۔ نو جوان تو بھڑکتی آگ ہوتے ہیں۔ ایک حدیث پاک میں ابن طلحہ غمخاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

”قال ابی . بینما انا مضطجع فی المصحف علی بطنی اذا رجل یحمر کنتی برجلہ فقال ان هذه فحشة یسخطہا اللہ . قال فنظرت فاذا هو رسول اللہ ﷺ (ابوداؤد)

[میرے والد کہتے ہیں کہ میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی، پھر کہا کہ یہ ایسا لیٹنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوئے ہیں، میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے]

دونو جوان ایک بستر یا ایک چادر میں ہرگز نہ لیٹیں۔ ہوٹل کے نگران حضرات ایک کمرے میں لیٹنا سے کم بچوں کو ہرگز نہ رہنے دیں۔

(۴) بیت الخلا میں زیادہ دیر نہ لگائیں:

بیت الخلا ضرورت پوری کرنے کی جگہ ہوتی ہے نہذا فراغت ہوتے ہی باہر نکل آنا چاہیے۔ بعض نو جوان بیت الخلا کو بیت الخلاء سمجھ کر بیٹھ ہی جاتے ہیں۔ ننگے بدن کی حالت میں شہوت بھڑکنا بہت آسان ہوتا ہے۔ بیت الخلا میں بغیر ضرورت عضو خاص کو ہاتھ نہ لگائیں۔ ورنہ ہاتھ سے زنا کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ پوشیدہ بالوں کو بھی صاف کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگانی چاہیے۔ ہاں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اس بات پر نظر رکھیں کہ بچہ بیت الخلا میں کتنا وقت لگاتا ہے۔ جو نو جوان بستر اور بیت الخلا میں گناہ سے بچ گیا اس کے لئے پاکدامنی کی زندگی گزارنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ بیت الخلا میں آنے جانے کی مسنون دعائیں مستحق کالجا کرتے ہوئے پڑھنا جائیں تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

نو جوان بچے اگر بیت الخلا میں زیادہ دیر لگائیں تو ماں کو چاہیے کہ پہلے سمجھائے۔ اگر نہ سمجھیں تو ڈانٹ پلائے۔ جب دیکھے کہ وقت زیادہ لگ رہا ہے تو فوراً بیت الخلا کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ اتنی زیادہ سختی کرے کہ نو جوان بچے بیت الخلا میں چند منٹ زیادہ لگانے سے گھبرائیں کہ ابھی امی دروازہ کھٹکھٹائے گی۔ پھر خوب ڈانٹ پڑ جائے گی۔

(۵) فحش مذاق سے بچیں:

نو جوانی میں طرافت کی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ نو جوان لڑکے لڑکیاں لطیفے سننے سنانے کو پسند کرتے ہیں۔ حالانکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس عادت کو کنٹرول نہ کیا جائے تو نو جوانی میں مذاق کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جن لوگوں سے طبیعت کھلی ہوتی ہے پھر ان کے ساتھ فحش مذاق کی عادت پڑ جاتی ہے۔ یہ انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ السَّيِّئِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النور ۱۹)

[جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ شہرت ہو بدکاری کی ایمان والوں میں، ان کیلئے

دردناک عذاب ہے، دنیا میں اور آخرت میں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے]

بعض نو جوان آپس میں ملتے ہیں جو پوچھتے ہیں ”آج آپ نہائے ہوئے لگتے ہیں“ پس اس سے فحش مذاق کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

بعض نو جوان ایک دوسرے کو پیار محبت میں فحش گندی گالیاں دیتے ہیں بھلا اس سے گندہ کام اور کیا ہو سکتا ہے۔

بعض نو جوان ایک دوسرے کے جسم کو ہاتھ لگانے۔ گدگدی کرنے کا مذاق کرتے ہیں۔ یہ فحاشی کا دروازہ کھولنے کی کنجی ہے۔

بعض نو جوان ملتے وقت ایک دوسرے کو خوب نہاتے ہیں۔ اس سے پوشیدہ اعضاء

کو ایک دوسرے کے جسم سے رگڑنے کا موقع مل جاتا ہے۔ شہوت بھڑکتی ہے۔ زنا کا راستہ آسان ہو جاتا ہے۔

☆ اگر فحش مذاق کی عادت رشتہ دار لڑکے لڑکی میں آجائے تو بقول شاعر ”بات پہنچی تیری جوانی تک“ دیور بھا بھگی۔ خالہ بھانجے یا اسی طرح کے دیگر رشتوں میں مذاق کی عادت خطرناک حد تک نقصان دہ ہے۔

☆ بعض شادی شدہ مردوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ نو جوان لڑکوں کو اپنی ازدواجی زندگی کی اتنی تفصیلات بتاتے ہیں کہ نو جوان تصور کی آنکھ سے ایک مرد و عورت کو ہمبستری کرتا ہوئے دیکھتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

ان من اشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة الرجل يفضي الى امرأة وتفضي اليه ثم ينشر سرها (مسلم ۱-۴۶۳)

[اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہے جو اپنے بیوی سے ہمبستری کرے پھر یہ راز کی حالت دوسروں پر کھول دے] ایسے شخص کی باتیں سننا حرام ہوتا ہے۔

☆ بعض نو جوان ایک دوسرے کو اپنی عشق و محبت کی داستانیں سناتے ہیں۔ بعض فساق نو جوانوں کی محفل میں بحث چلتی ہے کہ اگر تمہیں کوئی عورت اکیلی مل جائے تو کیا کرو گے۔ سب بار بار اپنے مذموم جذبات کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ ہر نو جوان کی طبیعت زنا کے لئے بے تاب ہو جاتی ہے۔ یہ محفلیں انسان کو نہ دین کا چھوڑتی ہیں نہ دنیا کا ایسی محفلوں میں جانا اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں میں اپنا نام لکھوانے کی مانند ہے۔

☆..... والدین اس بات کو نوٹ کریں کہ نو جوان بچے گھر سے باہر چند منٹ بھی نہ گزاریں۔ انہیں جو کچھ کرنا ہے گھر میں کریں تاکہ ماں باپ کی نظر اولاد کی شیطان سے

اور شیطان نما انسانوں سے حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ نوجوان بچے پڑھنے جائیں تو چھٹی ہوتے ہی گھر آئیں۔ چند منٹ کی دیر ہونے پر ماں ان سے جواب طلبی کرے۔ بچے کو دوستوں سے ملنے کی اجازت دینے کی بجائے یہ کہا جائے کہ وہ اپنے دوست کو گھر ملنے کی بجائے سکول میں ہی مل لیا کرے۔ ماں باپ بچوں سے پوچھتے رہیں کہ وہ آپس میں مل کر کیا باتیں کرتے ہیں۔ بچے کچے ہوتے ہیں۔ دو چار باتوں میں اندر کار از کھول بیٹھتے ہیں۔ اگر جھوٹ بولیں تو بھی جلدی پکڑے جاتے ہیں۔ لڑکیاں اگر سہیلی کے گھر جانا چاہیں تو انہیں کسی صورت اجازت نہیں دینی چاہیے۔ سہیلی سے اسکے بھائی اور پھر چار پائی تک معاملہ پہنچ جاتا ہے۔ ماں باپ کو کان خبر بھی نہیں ہوتی۔

(۶) بد نظری کے مواقع سے بچیں:

نوجوان حضرات گلی کوچہ بازار سے گزرتے ہوئے بد نظری سے بچیں۔ کاروباری حضرات کو عورت سے لین دین کرنا پڑے تو اس طرح کریں کہ جیسے اس سے خدا واسطے کا بیڑ ہے۔ قریب سے گزرتی بس یا کار کو نہ دیکھا کریں۔ عام طور پر کھڑکیوں کے یا سبے پردہ عورتیں بیٹھی نظر آتی ہیں۔ اخبار و رسائل میں عورت کی تصویر کو دیکھنا بھی شہوت بھڑکنے کا سبب بنتا ہے۔ بے ریش لڑکوں کے چہرے کو بھی نہ دیکھا کریں۔ نوجوان کی مثال پٹرول کی مانند ہے اور بد نظری آگ لگانے کی مانند ہے۔

(۷) قبرستان جاتے رہا کریں:

شہروں کی رنگینیاں انسان کو اپنے انجام سے بے خبر کر دیتی ہیں موت کو یاد رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جنازوں کے ہمراہ قبرستان جائیں۔ شکستہ قبروں پر غور کریں کہ کیسے کیسے حسنین کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔ دنیا کی مدہوش کالونی میں رہنے والے لوگوں کو قبرستان کی خاموش کالونی میں جا کر ہوش آ جاتا ہے۔ شہوت کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی

ہے۔ طبیعت کی خرمستیوں کو سکون مل جاتا ہے۔

میت کو قبر میں دفن کرنے کا منظر کتنا عبرتناک ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنے کپڑوں پر میلا دھبہ پسند نہیں کرتے تھے انہیں منوں مٹی کے نیچے دبایا جا رہا ہے۔ جو محفلوں کی زینت بنتے تھے آج قبر کی زینت بن رہے ہیں۔ جو شمع محفل بن کر زندگی گزارتے تھے آج عبرت کا نشان بنے پڑے ہیں۔ جو عورتوں کے جہر مٹ میں زندگی گزارتے تھے آج تنہائی کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہمارے بعض بزرگوں نے اپنے گھر میں قبر کھود رکھی تھی روزانہ اس میں لیٹتے اور اپنے نفس کو مخاطب ہو کر کہتے کہ یاد رکھو ایک دن تمہیں قبر میں دفن ہونا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی تافرمانی سے بچو۔

ایک آدمی کو ہارٹ اٹیک ہوا اور موت آگئی۔ گھر کے سب لوگ ایک ہفتے کے لئے کسی شادی کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ یہ صاحب گھر پر اکیلے تھے۔ ان کی لاش ایک ہفتہ پڑی رہی۔ جب اہل خانہ گھر واپس آئے تو پورا گھر نقصان اور بدبو سے بھرا ہوا تھا۔ کوئی اندر داخل ہونے کے لئے تیار نہ تھا۔ ایک صاحب نے ناک پر کپڑا پیٹا۔ اندر داخل ہو کر دیکھا کہ ان کے جسم میں کیڑے پڑ چکے تھے۔ دونوں آنکھوں کے ڈھیلے نکل کر رخساروں پہ آگئے تھے۔ دونوں ہونٹ جسم سے الگ ہو چکے تھے۔ مردہ بکری کی طرح ذانت نظر آ رہے تھے۔ پیٹ میں گڑھا پڑ گیا تھا جو کیڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ ناک سے پانی بہہ کر دونوں کانوں تک پھیل گیا تھا۔ یہ دیکھ کر ان کے ذہن پر منظر ایسا نقش ہوا کہ کئی مہینے تک نہ انہیں نیند آتی تھی نہ کھانا اچھا لگتا تھا۔ نہ ہی لوگوں کی محفلوں میں بیٹھنے کو دل کرتا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے دنیا کی حقیقت کو آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

جب نوجوان کو شہوت گناہ پر مجبور کرے تو اسے چاہیے کہ قبر کے منظر کو یاد کرے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اکثروا ذکروا ہا زم اللذات الموت (الجامع الصغیر: ج ۱، ص ۲۰۸)

[لذتوں کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو]

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و سردار ﷺ کو ہماری طرف سے بہترین جزا دے جنہوں نے حقیقت کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اور دنیا کی عارضی عیاشیوں کو چھوڑ کر آخرت کے دائمی عیش پانے کی راہ دکھائی۔

(۸) جلتی آگ سے عبرت پکڑیں:

نوجوان حضرات کو چاہیے کہ جلتی آگ کے شعلے دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ کبھی کبھی گوشت کا ٹکڑا اڑال کر دیکھیں کہ آگ اسے کس طرح جلا کر کوئلہ بنا دیتی ہے۔ ہمارے سلف صالحین لوہار کی بھٹی میں آگ کو دیکھ کر بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ رابعہ بصریہ کو کسی نے مرغ کھانے کے لئے پیش کیا۔ انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ خادم نے پوچھا کیا ہوا۔ فرمایا مجھ سے یہ مرغ اچھا ہے کہ اسے آگ میں بھوننے سے پہلے ذبح کیا گیا جان نکالی گئی۔ پھر بھونا گیا۔ اگر رابعہ کو قیامت کے دن معافی نہ ملی تو مجھے تو زندہ حالت میں جہنم کی آگ میں بھونا جائے گا۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

الَّذِينَ يُلْقُوا فِي النَّارِ خَيْرٌ مِّنْ يُاتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . إِخْلَصُوا مَا شِئْتُمْ . إِنَّهُ بِمَا تَعْلَمُونَ بَصِيرٌ . (نصرت ۴۰)

[بھلا وہ شخص جو آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو روز قیامت اس کے

ساتھ آیا۔ عمل کرو جو تم چاہو بے شک وہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے]

آگ دیکھ کر اس آیت کے معانی کو ذہن میں دہرائیں تو شہوت کنٹرول کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کا سیلاب پھر بھی نہ تھمے تو اپنی انگی آگ کے قریب کر کے دیکھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ . أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ . نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذَكُّرًا وَرَحْمَةً لِلْمُقْبِلِينَ (واقہ)
[بھلا تم دیکھو آگ کو جو لگاتے ہو، کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے، ہم نے بنایا ہے اسے نصیحت اور نفع کا سامان جنگل والوں کے لیے]

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُوتُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (بقرہ: ۲۴)
[بچو ایسی آگ سے کہ اس کا ایندھن ہیں لوگ اور پتھر]
ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا (المؤمن: ۴۶)
[آگ ہے صبح اور شام اس پر ان کو پیش کیا جاتا ہے]
ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّ لَدُنَّا أَنْكَاثًا وَجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا
[بے شک ہمارے پاس ہیں اور آگ کا ڈھیر اور کھانا گلے میں اٹکنے والا اور دردناک عذاب] (المزمل: ۱۲، ۱۳)
ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَفْنِدَةِ (حمرہ: ۷۰، ۷۱)
[آگ ہے اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی اور وہ تھما تک لیتی ہے دلوں پر]
ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

سَمِعُوا لَهَا تَغِيظًا وَزَفِيرًا (فرقان: ۱۲)
[سنیں اس کیلئے جھنجھلاتا اور چلاتا]

(۹) روزِ محشر کی ذلت:

شہوت کا زور توڑنے کے لئے روزِ محشر کی پیشی کو یاد کرنا ضروری ہے۔ اس دن کی ذلت بڑی اور بری ہوگی۔ جو شخص دو آدمیوں کے سامنے کی ذلت برداشت نہیں کر سکتا وہ ساری مخلوق کے سامنے کی ذلت کیسے برداشت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

يَوْمَ تُبْلَى السَّوَابِ (الطارق: ۹)

[جس دن بھید کھول دیا جائیں گے]

جب اللہ تعالیٰ چھپے رازوں کو کھولیں گے تو ہماری ذلت و رسوائی میں کیا کمی رہ جائے گی۔ ماں باپ کے سامنے اولاد رسوا ہوگی۔ میاں کے سامنے بیوی۔ باپ کے سامنے بیٹی اور بیٹے کے سامنے ماں رسوا ہوگی۔ لوگ کیا کہیں گے کہ ہمارے سامنے کیا بن کے رہتے تھے اور خلوتوں میں کیا کرتوت کرتے پھرتے تھے۔

قیامت کے دن مجرم اللہ تعالیٰ کے سامنے شرم و عداوت کی وجہ سے سر بھی نہیں اٹھا سکیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذَا الْخُجُومُونَ نَاكِسُوا رُؤُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ (الجمہ: ۱۲)

[اگر آپ دیکھیں جب کہ مجرم اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے]

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

خَاشِعِينَ مِنَ الذَّلِيلِ (شوری: ۲۵)

[آنکھ جھپکائے ہوئے ذلت سے]

انسان پریشان ہوگا مگر سر چھپانے کی جگہ بھی نہ ملے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفْزُ (القيمة: ۵)

[کہے گا انسان اس دن کہاں بھاگ کر جاؤں]

حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو شخص دنیا میں اپنے ہاتھ سے شہوت پوری کرتا ہوگا۔ قیامت کے دن وہ اس حال میں اٹھے گا کہ اسکا ہاتھ حاملہ عورت کے پیٹ کی طرح پھولا ہوا ہوگا۔

نوجوان حضرات قیامت کے مناظر کو بار بار سوچا کریں تاکہ خشیت الہی حاصل ہو کر گناہوں سے نجات نصیب ہو۔

(۱۰) معیت الہی کا استحضار:

نوجوان کو چاہیے کہ ہر وقت معیت الہی کے بارے میں سوچتا رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

هُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ

[وہ ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو]

اللہ تعالیٰ ہمارے پاس ہوتے ہیں فرمایا

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

[اور ہم آپ سے شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں]

ہم جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں کرتا ہوا دیکھتے ہیں جو بولتے وہ سب کچھ سنتے

ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

أَسْمِعْ وَارِئَا [میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں]

اگر کوئی ہمارا قریبی ہمیں تنہائی میں فحش حرکات کرتا دیکھے تو ہمیں کتنی ندامت

ہوگی۔ اگر کسی عورت کا بھائی یا خاوند دیکھ رہا ہو تو ہم اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے

ہوئے گھبرائیں گے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں ہم پھر بھی

احساس نہیں کرتے۔ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ اللہ رب العزت نے میرے دل پر

الہام فرمایا کہ میرے بندوں سے کہہ دو ”جب تم گناہ کرتے ہو ان تمام دروازوں کو بند کر لیتے ہو جس سے مخلوق دیکھتی ہے اور اس دروازے کو بند نہیں کرتے جس سے میں پروردگار دیکھتا ہوں۔ کیا اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے کم درجے کا تم مجھے سمجھتے ہو۔“ اللہ اکبر کبیرا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى (الطہ: ۴۵)

[کیا نہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے]

ایک اور جگہ فرمایا

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورِ

[وہ آنکھوں کی خیانت کو اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہوا ہے اسے جانتا ہے]

اس مضمون کو کسی صاحب دل نے اپنے الفاظ کا جامہ پہنایا ہے۔

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز

جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

(۱۱) ماحول بدل لو:

جہاں شہوت ابھرنے کا بھرپور سامان ہو۔ زنا کی طرف مائل کرنے والے اسباب موجود ہوں اس جگہ کو چھوڑ دینا اور ماحول کو بدل لینا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو جب زنان مصر نے گناہ کی طرف مائل کرنا چاہا تو انہوں نے دعا مانگی

رَبِّ السَّجْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ (یوسف ۳۳)

[اے رب جیل مجھے اس سے زیادہ پسند ہے اس سے جسکی طرف وہ مجھے بلاتی

ہے]

اسی طرح بنی اسرائیل کے سو آدمیوں کے قاتل نے جب توبہ کی نیت کر لی تو اے

اپنی بستی چھوڑنے اور نیکوں کی بستی کی طرف جانے کا حکم ہوا۔ دوسرے الفاظ میں ماحول بدلنے کا حکم ہوا۔ مصیبت کے ماحول کو چھوڑنا اور نیکی کے ماحول کو اپنانا لازمی ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ ایسی تصویر لگی ہے جس کو دیکھ کر شہوت بھڑک اٹھتی ہے تو اس جگہ کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر کسی جگہ ایسا انسان ہے جس کو دیکھنے سے یا بات کرنے سے شہوت بھڑکتی ہے یا اس کی طرف سے دعوت گناہ ملتی ہے تو اس جگہ کو چھوڑ دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کمرے میں ٹی وی چل رہا ہے اور آپ بند کرنے پر قادر نہیں ہیں تو اس جگہ سے اٹھ کر چلے جائیں۔

(۱۲) پوشیدہ امراض:

شہوت کو ہاتھ سے پورا کرنے سے یا کسی عورت کے ساتھ بدکاری کرنے سے یا بد فعلی کرنے سے انسان کے جسم میں خطرناک امراض پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کا علاج معالجہ بھی رسوائی کا باعث بنتا ہے۔ بعض اوقات نوجوان اپنی جوانی میں اتنے کمزور ہو جاتے ہیں کہ شادی کے بعد بیوی سے مباشرت کے قابل نہیں رہتے۔ اس سے نہ صرف اپنی زندگی تباہ ہوتی ہے بلکہ بیوی کی بھی زندگی برباد ہوتی ہے، بعض اوقات نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے تو دو خاندان ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ نوجوان حضرات یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ شہوت کو غلط طریقے سے یا غلط جگہ پر پورا کرنے سے رسوائی کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے۔

(۱۳) زنا انسان پر قرض ہوتا ہے:

جب انسان پر شہوت کا بھوت سوار ہو اور زنا کرنے کے لئے طبیعت بے قرار ہو تو ذہن میں یہ سوچے کہ ایک تو زنا گناہ کبیرہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ دوسرا یہ انسان کے سر پر قرض ہوتا ہے۔ اس قرض کو گھر کی کوئی عورت ضرور چکاتی

ہے۔ چاہے بیٹی ہو۔ بیوی ہو یا بہن ہو۔ خوشی سے اتارے یا مجبوری میں اتارے۔ اگر آج میں کسی کی عورت کے ساتھ زنا کروں گا کل کوئی میری عورت کے ساتھ زنا کرے گا۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی عورتوں کے ساتھ پرہیزگاری کا برتاؤ کرو۔ لوگ تمہاری عورتوں کے ساتھ پرہیزگاری کا معاملہ کریں گے۔ اس کو ادلے کا بدلہ کہتے ہیں۔ انسان جو بوائے گا وہی کاٹے گا۔ مثل مشہور ہے۔

As you sow, so shall you reap.

جو کچھ تم بچ ڈالو گے وہی کاٹو گے

اس خیال کو بار بار ذہن میں دہرانے سے شہوت کا بخارا اتر جائے گا۔ شفا پائے گا۔ نصیب ہو جائے گی۔

(۱۳) زنا کرنے سے شیطان کا دوست:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الْمُ أَهْلًا إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَأَنْ أَتَّبِعُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ . وَلَقَدْ أَضَلُّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (یسین: ۶۰، ۶۲)

[اے اولاد آدم میں نے تم کو نہ کہا تھا کہ نہ عبادت کرو تم شیطان کی وہ بے شک

تمہارا اٹھا دشمن ہے، اور عبادت کرو میری یہ ہے سیدھی راہ اور وہ بہکالے گیا تم

میں سے بہت خلقت کو پھر کیا تم میں سمجھ نہ تھی]

زنا کرنے سے انسان شیطان کا ساتھی بنتا ہے جبکہ پرہیزگاری سے انسان اللہ کا دوست بنتا ہے۔ نوجوان ذہن میں یہ سوچے کہ کل قیامت کے دن میں عباد الرحمن میں شامل ہونا چاہتا ہوں تو مجھے زنا سے بچنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دربار سے دھتکار دیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَّذِي خَدُوْنَهُ وَفُرِّيْعَهُ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِنَا وَلَهُمْ لَكُمْ عَذَابٌۢ بَیْسٌ
لِّلظٰلِمِيْنَۙ بَدَلًا (الکھف ۵۰)

[کیا تم بناتے ہو اس کو اور اس کی اولاد کو دوست میرے سوا، حالانکہ وہ

تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کیلئے برا ہے بدلہ]

اگر کل قیامت کے دن زانی کو یہی کہہ دیا گیا کہ تم نے مجھے چھوڑ کر شیطان کی
پیروی کی تھی لہذا اسی کے ساتھ جہنم میں جاؤ تو پھر کیا بنے گا۔ اس آیت کے معانی پر غور
کرنے سے اور اس کو اکثر و بیشتر پڑھتے رہنے سے شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۴) اپنا کوڑہ ختم:

اللہ تعالیٰ نے انسان کا رزق متعین کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ مِنْ حَيْثُۥ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَلْبٍ مَّعْلُوْمٍ (الجم: ۲۱)

[اور ہر چیز کے خزانے ہیں ہمارے پاس اور ہم اسے ایک متعین انداز سے

سے ہی اتارتے ہیں]

ہر چیز کی ایک مقدار متعین ہے انسان نے دنیا میں کتنے دن زندہ رہتا ہے۔ کتنے
سانس لینے ہیں یا کتنی بار شہوت کی لذت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اگر بالفرض ایک
شخص کی زندگی ۶۵ سال ہے اور اس نے پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے تو بقیہ ۵۰
سال میں اس نے ۶۰۰۰ مرتبہ شہوت کی لذت پائی ہے۔ اگر یہ نوجوان عفت و پاکدامنی
کی زندگی گزارے گا تو یہ لذت اپنی بیوی سے ہمبستری کے ذریعے کامل طور پر حاصل
کرے گا۔ اگر شہوت سے مغلوب ہو کر اپنے ہاتھ سے یا زنا کاری سے شہوت پوری
کرے گا تو اتنا کوڑہ کھٹ جائے گا۔ اسی لئے جو نوجوان لڑکے مشقت زنی اور نوجوان

لڑکیاں انگشت زنی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کی ازدواجی زندگی کی لذتیں یا تو ادھوری رہ جاتی ہیں یا نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہیں۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ اگر لڑکی نے اپنا کوہ شادی سے پہلے ضائع کر لیا تو اس کا خاوند کسی دوسری لڑکی سے شادی کر کے اپنا کوہ پورا کرے گا۔ اگر شادی نہ کی تو زنا کاری بدکاری کا راستہ اپنائے گا۔ اسی طرح اگر لڑکے نے شادی سے پہلے اپنا کوہ ضائع کر لیا تو اس کی بیوی چھپی آشنائی کے ذریعے اپنی مستیاں اڑائے گی۔ لہذا غلط طریقے سے شہوت پوری کر کے انسان اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ ذرا صبر سے کام لے تو حرام کی بجائے حلال طریقے سے سب کچھ مل جائیگا۔ میاں بیوی میں پیار و محبت کی زندگی ہوگی۔ ایک دوسرے پر جان چھڑکیں گے۔ لوگ انہیں مثالی جوڑا کہیں گے۔ مرد مثالی خاوند کہلائے گا عورت مثالی بیوی کہلائے گی۔ نصیب اپنا اپنا ہوتا ہے مگر جلد بازی سے حرام کام ہوگا اور صبر کر لینے سے حلال بن جائے گا۔ نوجوان حضرات اگر اس نکتے پر غور کریں تو شہوت کو قابو کرنا اور شرمگاہ کو تھامنا آسان ہو جائے گا۔

شہوت کا طبی علاج

اگر کوئی نوجوان اپنی بد عادات کی وجہ سے جنسی طور پر کمزور ہو گیا ہے اس کی حس اتنی تیز ہو گئی ہے کہ ذرا سے بات سے اس کی شہوت بھڑک اٹھتی ہے۔ ہر وقت عضو خاص میں تباہ رہتا ہے۔ دماغ میں شیطانی شہوانی خیالات ہر وقت چھائے رہتے ہیں۔ احتلام کی کثرت ہوتی ہے تو اس مرض سے علاج کروانے کے لئے وہ کسی دیندار طبیب یا ماہر جنسیات ڈاکٹر سے رجوع کرے۔ اس میں دیر کرنے سے انسان کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ نوجوان لڑکیاں اگر لیکوریا کی مریضہ ہوں تو انہیں بھی علاج کروانا چاہیے۔ حدیث

پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل فرمائی ہے۔

عورت کا جہاد

قرآن مجید میں زنا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا الزانیۃ والزانی (زانیہ عورت اور زانی مرد)۔ اس میں عورت کا تذکرہ پہلے کیا گیا جبکہ مرد کا تذکرہ بعد میں کیا گیا ہے۔ مفسرین نے اس کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی ہے کہ زنا کی ابتدا عورت سے شروع ہوتی ہے مثلاً عورت نے پردہ کرنے میں بے احتیاطی کی اور مرد نے دیکھ لیا تو معاملہ آگے بڑھا۔ عورت نے مرد سے بات کرتے ہوئے نرم لہجہ اختیار کیا تو مرد کو بات سے بات بڑھانے کا موقع مل گیا۔ عورت بے وقت بغیر محرم کے گھر سے نکلی مرد کو زنا بالجبر کا موقع مل گیا۔ عورت نے مرد کی نیت میں فتور محسوس کرنے کے باوجود اہل خانہ کو نہ بتایا مرد کو درغللہ کا موقع مل گیا۔ عورت نے مرد کا رقصہ پڑھ کر۔ ٹیلیفون سن کر یا پیغام وصول کر کے سختی کا رویہ نہ اختیار کیا تو اس کا نتیجہ زنا تک جا پہنچا۔ چونکہ مرد عورت سے زنا کرنے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ عورت آمادہ نہ ہو۔ اسی لئے قرآن مجید نے زنا کے عمل میں عورت کو پہلے قصور وار ٹھہرایا ہے۔ عورت کو چاہیے کہ اپنی عصمت و عصمت کی حفاظت کرنے کوئی کمی نہ رہنے دے۔ شرع شریف نے جس طرح جہاد کرنے والے مرد کو مجاہد کی فضیلت سے نوازا ہے۔ پاکدامن عورت کو گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے اللہ کے دفتر میں ”مجاہدہ“ لکھی جاتی ہے۔ اسی لئے قیامت کے ہولناک دن میں اسے عرش کا سایہ عطا کیا جائے گا۔ درج ذیل میں مرد اور عورت کے جہاد کا تقابلی جائزہ لیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	مرد کا جہاد	عورت کا جہاد
(۱)	نبی علیہ السلام نے رسول سے جہاد کرنے پر بیعت رضوان لی	نبی علیہ السلام نے عورت سے عفت و عصمت کی حفاظت پر بیعت لی
(۲)	مجاہد کا جہاد گھر سے باہر نکل کر ہوتا ہے	عورت کا جہاد گھر میں رہ کر بھی ہوتا ہے
(۳)	مجاہد کا جہاد کافر دشمن کے ساتھ ہوتا ہے	عورت کا جہاد غیر محرم رشتہ دار کے ساتھ بھی ہوتا ہے
(۴)	دشمن مجاہد پر گولیاں برساتا ہے	غیر محرم عورت پر مست لگا ہوں کے تیر چلاتا ہے
(۵)	دشمن مجاہد کے ملک پر قبضہ کرنا چاہتا ہے	غیر محرم عورت کے جسم پر اختیار حاصل کرنا چاہتا ہے
(۶)	دشمن مجاہد کے ملکی وسائل سے فائدہ لیتا چاہتا ہے	غیر محرم عورت کے جسم سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہے
(۷)	مجاہد دشمن کو ملکی سرحد سے دور رکھتا ہے	عورت غیر محرم کو اپنے آپ سے دور رکھتی ہے
(۸)	مجاہد دشمن کو ملک کے اندر ایک انچ گھسنے کی اجازت نہیں دیتا	عورت غیر محرم کو اپنے جسم کے ساتھ انگلی لگانے کی بھی اجازت نہیں دیتی
(۹)	مجاہد دشمن پر اعتماد نہیں کرتا	عورت غیر محرم پر اعتماد نہیں کرتی
(۱۰)	مجاہد مورچے میں رہ کر اپنا دفاع کرتا ہے	عورت گھر کی چار دیواری میں رہ کر اپنی حفاظت کرتی ہے
(۱۱)	مجاہد سمجھتا ہے کہ دشمن نے دیکھ لیا تو جان کا خطرہ ہے	عورت سمجھتی ہے کہ غیر محرم نے دیکھ لیا تو آبرو لوٹ جانے کا خطرہ ہے
(۱۲)	دشمن مجاہد کے ملک کو لوٹ لیتا ہے	غیر محرم عورت کی عزت و آبرو کو لوٹ لیتا ہے
(۱۳)	مجاہد نے دشمن کو دور رکھ کر غازی کا درجہ پایا	عورت نے غیر محرم کو دور رکھ کر مجاہدہ کا لقب پایا
(۱۴)	مجاہد دشمن سے چھپ کے کام کرتا ہے	عورت غیر محرم سے چھپ کر اپنا کام کرتی ہے
(۱۵)	مجاہد دشمن کے دار سے بچنے کے لئے زور پہنتا ہے	عورت غیر محرم کی نگاہوں سے بچنے کے لئے برقع پہنتی ہے
(۱۶)	مجاہد کو دشمن کے سامنے استقامت دکھانے پر کامیابی ملتی ہے	عورت کو غیر محرم کے معاملے میں استقامت دکھانے پر کامیابی ملتی ہے
(۱۷)	دشمن مجاہد سے مذاکرات کو چال کے طور پر استعمال کرتا ہے	غیر محرم عورت کے ساتھ بات چیت کو چال کے طور پر استعمال کرتا ہے

نمبر شمار	مرد کا جہاد	عورت کا جہاد
(۱۸)	دشمن مجاہد کے ملک میں جاسوس بھیجتا ہے	غیر محرم عورت کی طرف پیٹا میر یا فون کال بھیجتا ہے
(۱۹)	دشمن مجاہد کے راستے میں بارود کی سرنگیں بچھا کر کامیاب ہوتا ہے	غیر محرم عورت کی طرف حقے تحائف بھیج کر مقصد میں کامیاب ہوتا ہے
(۲۰)	مجاہد کو دن رات سرحد کا پہرہ دیکرا جرتا ہے	عورت کو دن رات غیر محرم سے محتاط رہنے پر اجرتا ہے
(۲۱)	مجاہد دشمن کو ریل کے ذریعے کمزوری کا پتہ نہ چلتے دے	عورت پردے کے ذریعے غیر محرم کو اپنے حسن و جمال کا پتہ نہ چلتے دے
(۲۲)	اندرونی دشمن مجاہد کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرتے ہیں	عورت کو نفس غیر محرم کے سامنے نرم ہو جانے پر مجبور کرتا ہے
(۲۳)	مجاہد کو جہاد اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتا ہے	عورت کو پاکدامنی اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے
(۲۴)	مجاہد کو دشمن سے خطرہ ہو تو مومن دوست سے مدد ملتی ہے	عورت کو غیر محرم سے خطرہ ہو تو اپنے محرم مردوں سے مدد ملتی ہے
(۲۵)	مجاہد کو چاہیے کہ دشمن کے حملے کا دندان شکن جواب دے	عورت کو چاہیے کہ غیر محرم کی بات کا منہ توڑ جواب دے
(۲۶)	مجاہد کو اپنے ملک کی حفاظت کرنے سے محبت ہوتی ہے	عورت کو اپنے ناموس کی حفاظت کرنے سے محبت ہوتی ہے
(۲۷)	مجاہد کی دعا سیر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہیں	پاکدامن عورت کی دعا نہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہیں
(۲۸)	مجاہد کو اندرونی دشمن سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے	عورت کو رشتہ دار غیر محرم سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے
(۲۹)	مجاہد ملک کی حفاظت کرتے مرا تو شہید ہوتا ہے	عورت اپنی عزت کی حفاظت کرتے مری تو شہید ہوتی ہے
(۳۰)	مجاہد کو چاہیے کہ اپنی کامیابی کے لئے اللہ سے دعا مانگے	عورت کو چاہیے کہ اپنی عزت و عفت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

شہوت کنٹرول کرنے سے متعلق امتحانی پرچہ

نوٹ: تمام سوالات کے جواب دینے لازمی ہیں۔ سامنے دیئے گئے جوابات میں سے صحیح پر نشان لگائیے۔

☐ B ☐ A

(۱) کیا آپ غیر محرم کو شہوت کی نظر سے دیکھتے ہیں؟

☐ B ☐ A

(۲) کیا آپ خود غیر محرم کزنوں سے پردہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

☐ B ☐ A

(۳) کیا آپ اپنے دوستوں سے شہوت بھرا مذاق کرتے ہیں؟

☐ B ☐ A

(۴) کیا آپ ٹی وی سکرین پر خبریں ڈرامے دیکھتے ہیں؟

☐ B ☐ A

(۵) کیا آپ محبت بھرے افسانے یا تین جورتیں تین کہانیاں پڑھتے ہیں؟

☐ B ☐ A

(۶) کیا آپ کسی حسین یا حسینہ سے چھٹی محبت کرتے ہیں؟

☐ B ☐ A

(۷) کیا آپ کو اظہارین گانے یا پاپ میوزک اچھی لگتی ہے؟

☐ B ☐ A

(۸) کیا آنٹرنیٹ پر چیٹنگ کرتے یا جنسی تصویریں دیکھتے ہیں؟

☐ B ☐ A

(۹) کیا آپ ٹیلی فون پر غیر محرم سے جنسی باتیں کرتے ہیں؟

☐ B ☐ A

(۱۰) کیا آپ غیر شرعی طریقے سے شہوت پوری کرتے ہیں؟

ہدایت:

ہر سوال کے جواب پر نمبر دیتے جائیں پھر ٹوٹل کریں۔

☆..... اگر B نمبر ۵۰ سے زیادہ تو آپ ٹیل ہیں۔ فوری توبہ کے ذریعے دوبارہ امتحان

میں حاضر ہوں۔

☆..... اگر A نمبر ۵۰ سے زیادہ تو آپ پاس ہیں۔ توبہ استغفار کے ذریعے اپنی ڈویژن

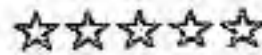
اپہرود کرنے کی کوشش کریں۔

☆..... اگر A نمبر ۸۰ سے زیادہ تو آپ فرسٹ ڈویژن میں پاس ہیں۔ تھوڑی ہمت

کرنے سے اعزاز حاصل کر سکتے ہیں۔

☆..... اگر A نمبر ۱۰۰ کے برابر ہیں تو آپ نے امتیازی پوزیشن حاصل کر لی۔ آپ مبارکباد کے لائق ہیں۔

اللہ کا شکر ادا کریں۔ ہم سے رابطہ کریں ہم آپ کو مشائی کھلائیں گے یا آنس کریم۔ مزید برآں آپ سے درخواست کریں گے کہ ہم عاجز مسکینوں کی بخشش کے لئے دعا فرمادیں۔ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکدامن شخص کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹا تے۔





زنا سے توبہ

انسان خطا پتلا ہے۔ بھگائے بشریت گناہ کا مرتکب ہو بیٹھتا ہے۔ جب احساس ہوتا ہے تو دل میں ندامت ہوتی ہے کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اسی ندامت کا دوسرا نام توبہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

الندم توبۃ [ندامت توبہ ہے]

اس لئے بندہ گناہ کر رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وقت بھی غضبناک نہیں ہوتے۔ وہ حلیم ہیں۔ غلطی پر پچھتارنے کا موقع دیتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ گناہ کرتا دیکھ کر بھی غضبناک نہیں ہوتے

بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے سامنے کسی عابد کا تذکرہ ہوا۔ بادشاہ نے اسے بلا بھیجا۔ اور منت سماجت کر کے اسے اپنے محل میں رکھنے کی کوشش کی۔ عابد نے کہا، بادشاہ سلامت! بات تو بہت اچھی ہے مگر یہ بتائیے کہ اگر آپ مجھے کسی دن اپنی باندی سے زنا کرتا دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ بادشاہ یہ سن کر غضبناک ہو گیا کہنے لگا او بدکار تو میرے محل میں ایسی جرات کیسے کر سکتا ہے۔ عابد نے کہا بادشاہ سلامت ناراض نہ ہوں۔ میرا رب کتنا کریم ہے مجھے دن میں ستر مرتبہ بھی گناہ کرتا دیکھے تو بھی مجھ پر غضبناک نہیں

ہوتا۔ اور نہ ہی اپنے دروازے سے دھکیلتا ہے۔ نہ ہی رزق سے محروم کرتا ہے تو میں اسکا دروازہ کیسے چھوڑوں اور آپ کے دروازے پر کیسے آؤں کہ آپ گناہ کرنے سے پہلے ہی مجھ پر غضبناک ہو رہے ہیں۔ اگر آپ جرم کرتا دیکھ لیں تو میرا کیا حشر کریں۔ یہ کہہ کر وہ عاجز واپس چلا گیا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

حضرت امین عباس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے چچا حضرت تیزہ رحمۃ اللہ علیہ کے قاتل وحشی نے مکہ مکرمہ سے نبی علیہ السلام کو خط بھیجا کہ میں نے اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں مگر میرے لئے قرآن مجید کی درج ذیل آیت رکاوٹ ہے۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ . وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (الفرقان ۶۸)
[اور جو لوگ نہیں پکارتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے اللہ کو اور نہ خون کرتے ہیں ایسی جان کا جو اللہ نے منع کر دی ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں، اور جو کرے یہ کام وہ جا پڑتا ہے گناہ میں]

میں شرک۔ قتل اور زنا جنہوں کام کئے ہیں تو کیا میرے لئے توبہ ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ (الفرقان ۷۰)

[لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کیے یہ ہیں کہ بدل دے گا اللہ ان کی برائیاں نیکیوں کے ساتھ]

آپ نے یہ آیت لکھ کر وحشی کو بھیجی۔ اس نے جواب میں کہا کہ اس آیت میں نیک عمل کرنا شرط ہے پتہ نہیں کہ میں کرسکوں یا نہ کرسکوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

(النساء ۱۱۶)

[بے شک اللہ نہیں معاف فرماتے یہ کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس

کے علاوہ جس کے لئے چاہے معافی عطا فرماتے ہیں]

نبی علیہ السلام نے یہ آیت لکھ کر بھیجی۔ وحشی نے جواب دیا کہ اس آیت میں مغفرت مشروط ہے، کیا خبر میری مغفرت چاہیں گے یا نہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ

اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا. إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر ۵۳)

[کہہ دیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی نہ مایوس

ہو، اللہ کی رحمت سے بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے تمام گناہ بے

شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے]

نبی علیہ السلام نے یہ آیت لکھ کر بھیجی۔ اس میں مغفرت کے لئے کوئی تنگی شرط کا تذکرہ نہیں تھا۔ وحشیؒ نے مدینہ طیبہ حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ دین اسلام نے مایوسی کو کفر کہا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّكَ مِنَ رُوحِ اللَّهِ إِلَّا الْكَاْفِرُونَ (یوسف ۸۷)

[بے شک اللہ کی رحمت سے کافر نا امید ہیں]

لہذا اگر کسی بندے نے بار بار زنا کا ارتکاب بھی کیا ہے تو بھی اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ جب چاہے اپنے روئے ہوئے رب کو مناسک ہے۔

(۳) توبہ کا آخری وقت

نبی علیہ السلام نے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص موت کے

وقت سانس اکھڑنے سے پہلے توبہ کر لے تو بھی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ
(الشوریٰ ۲۵)

[وہ ہے کہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے]

حضرت سید بن الحسب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ
إِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غُفُورًا

[بے شک وہ رجوع کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے]

سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جو بندہ گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا یہ سلسلہ کب تک رہے گا۔ فرمایا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔ یعنی اس وقت تک کوئی بھی زانی زانیہ سے توبہ کر لے گا تو قبول ہو جائے گی۔

(۴) توبہ کا طریقہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجْعِدِ اللَّهُ غُفُورًا
رُحِيمًا (النساء: ۱۱۰)

[جو برے کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے معافی مانگے اللہ تعالیٰ

کو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا پائے گا]
بعض تابعین سے منقول ہے کہ ایک گناہگار گناہ کرتا ہے پھر اس پر نادم ہو کر
استغفار کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر کے اسے جنت میں داخل کر
دیتے ہیں تو شیطان کہتا ہے اے کاش میں اسے گناہ میں مبتلا ہی نہ کرتا۔

(۵) توبہ کی علامتیں

- آدمی کی توبہ چار علامتوں سے پہنچانی جاتی ہے۔
- (۱) پچھلے گناہوں پر ندامت اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا دل میں پکا ارادہ ہو۔
 - (۲) اپنے دل میں کسی مومن کے خلاف کینہ نہ رکھے یعنی سب کو اللہ تعالیٰ کے لئے
معاف کر دے۔
 - (۳) فاسق و فاجر لوگوں سے قلبی تعلق کو توڑ دے بلکہ علیحدگی اختیار کر لے۔
 - (۴) موت کی تیاری میں لگ جائے۔
- ایسی توبہ کرنے والے کے بارے میں لوگوں پر چار چیزیں واجب ہو جاتی ہیں۔
- (۱) اس سے محبت کریں۔ نفرت دل سے نکال دیں۔
 - (۲) توبہ پر ثابت قدمی کی دعا کریں۔
 - (۳) گزشتہ گناہوں پر اسے شرمندہ نہ کریں۔
 - (۴) نیک کام کرنے میں اس کا تعاون کریں۔
- ایسی سچی توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بھی چار انعامات سے نوازتے ہیں۔
- (۱) اس کے گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔
- حدیث پاک میں بھی ہے

التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوٰۃ: ج ۲، ص ۷۴۰)

[گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے، اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں]

(۲) آئندہ شیطان کے حملوں سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ

[بے شک میرے بندے کے نہیں ہے تیرے لئے ان پر کوئی حجت]

(۳) اسکو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ

[بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے]

حدیث پاک میں بھی ہے۔

القائب حبيب الله [توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے]

(۴) دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے اسے خوف سے امن کی خوشخبری عطا کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (مجمدہ ۳۰)

[ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ خوف کرو تم اور نہ غم کرو تم اور تمہیں خوشخبری ۴۴ جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے]

(۶) گناہ گار کو شرمندہ نہ کریں

حضرت حسن ؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک عورت کو زنا کرنے پر رجم کی سزا دی اور پھر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض صحابہ کرام نے پوچھا کہ اے نبی اکرم ﷺ آپ نے خود ہی رجم کی سزا دی اور خود ہی نماز جنازہ پڑھائی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمیوں میں تقسیم کر دی جاتی تو ان کے گناہ معاف ہو جاتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن غفلت کی وجہ سے گناہ کرتا ہے اسے پسند نہیں کرتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ذِكْرُهُ إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ (حجرات ۷)

[نفرت ڈال دی تمہاری طرف کفر اور گناہ اور نافرمانی کی]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مؤمن مصیبت سے خوش نہیں ہوتا۔ غفلت کی وجہ سے کر بیٹھتا ہے۔ پس جب توبہ کر لے تو اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہیے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مؤمن کو اس کے گناہ کی وجہ سے شرمندہ کرتا ہے اسے اس وقت تک موت نہیں آتی جب اس گناہ میں خود ملوث نہ ہو جائے۔

اس لئے جب بندہ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے اعضاء۔ اس کے کرنا کاتبین۔ زمین کے ٹکڑے وغیرہ سب گناہ بھلا دیتے ہیں۔ نامہ اعمال سے گناہ مٹا دیتے ہیں تاکہ قیامت کے دن کوئی گواہی دینے والا بھی نہ ہو۔ پس اگر کوئی عورت زنا سے سچی توبہ کر لے تو لوگوں کو زیب نہیں دیتا کہ اس کو شرمندہ کریں یا عار دلائیں اگرچہ اس نے طوائف کی زندگی کیوں نہ گزاری ہو۔

نہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساتی

(۷) گناہ کے باوجود مؤمن

اللہ تعالیٰ نے ابلیس طعون کو مہلت دی تو اس نے کہا تیری عزت کی قسم۔ میں تیرے بندے کے سینے سے نہیں نکلوں گا جب تک اسے موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں اپنے بندوں کے لئے توبہ کو عام کر دوں گا حتیٰ کہ انہیں موت آجائے۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت تو دیکھو کہ گناہ کے بعد انہیں مؤمن کے لقب سے ذکر فرماتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور ۳)

[اور توبہ کرو تم اللہ سے سب کے سب اے مؤمنو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ]

جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اسے اپنا محبوب قرار دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
 اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ (البقرہ: ۲۲۲)
 [اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں]
 جب اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے سے محبت کرتے ہیں تو بندوں کو کہاں اجازت ہے
 کہ وہ اس سے نفرت کریں۔

(۸) نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں
 نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

الْعَاقِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

[گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں]
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ آپ
 نے فرمایا توبہ کر پھر گناہ نہ کرنا۔ سائل نے کہا کہ میں توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ کر چکا
 ہوں۔ فرمایا پھر توبہ کر لو آئندہ گناہ نہ کرنا۔ اس نے پوچھا کب تک۔ فرمایا اس وقت تک
 کہ شیطان تھک جائے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں
 عرض کیا کہ میں نے ایک عورت کو باغ میں پایا تو اس سے بوس و کنار وغیرہ سب کچھ کیا
 البتہ مجامعت نہیں کی۔ آپ ﷺ نے چند لمحے سکوت فرمایا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

اِنَّ الْاَحْسَنَاتِ لِيُذْهِبْنَ الْاَسْيَاَتِ [بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں]

نبی علیہ السلام نے اس شخص کو یہ آیات سنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا
 رسول اللہ ﷺ! کیا یہ اسی شخص کی خصوصیت ہے یا تمام لوگوں کے لئے ہے فرمایا تمام
 لوگوں کے لئے ہے۔

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر بندے پر دو فرشتے نگران ہیں۔ دائیں جانب والا

ننگی کا فرشتہ بائیں جانب والے ہدی لکھنے والے فرشتے پر نگران ہے جب کوئی بندہ ننگی کرتا ہے تو دائیں جانب کا فرشتہ فوراً اسے لکھ لیتا ہے لیکن جب وہ بندہ گناہ کرتا ہے تو بائیں جانب والا فرشتہ پوچھتا ہے کہ میں اسے لکھ لوں دوسرا کہتا ہے کہ ابھی پانچ گناہ اکٹھے ہونے دو۔ جب پانچ گناہ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو وہ ایک ننگی کر لیتا ہے۔ پس فرشتہ کہتا ہے کہ ایک ننگی دس کے برابر ہوتی ہے پس تم پانچ گناہ کے بدلے پانچ نیکیاں سمجھ لو بقیہ پانچ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دو۔ اس پر شیطان جھٹکتا ہے کہ ابن آدم پر غلبہ پاٹا میرے بس کی بات نہیں ہے۔

(۹) کفر کی بھی معافی ہے

اللہ تعالیٰ کے دربار میں سو سال کا کفر بھی آ کر سچی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا اِنْ يَنْتَهُوا اِنِّي يُغْفِرُ لَهُمْ مَا كَفَرُوا (الانفال ۳۸)

[کافروں سے کہہ دو اگر وہ باز آ جائیں تو جو پہلے ہو چکا معاف کر دیا جائے گا]

پس اگر کفر کی بھی توبہ ہے تو ان گناہوں کا کیا کہنا جو کفر سے کم درجہ کے ہیں۔ پس زانی اگر توبہ کرے گا تو یقیناً بخشش نصیب ہوگی۔

(۱۰) زنا سے توبہ کرنے والوں کے واقعات

کتاب التواہین اور تنبیہ الظالمین سے ان لوگوں کے واقعات نقل کئے جاتے ہیں جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا لیکن بعد میں توبہ کر مندہ ہو کر معافی مانگی اور زندگی کی ترتیب کو بدل لیا اور پاکدامنی کی زندگی گزارنے لگے۔

زانیہ عورت کی توبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نبی علیہ السلام کے ساتھ عشاء

کی نماز پڑھ کر نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت نقاب اوڑھے راستے میں کھڑی ہے۔ وہ کہنے لگی کہ مجھ سے بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے میں نے پوچھا حیرا گناہ کیا ہے اس نے کہا کہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا اور اس سے پیدا ہونے والے بچے کو بھی قتل کر دیا۔ میں نے کہا تو خود بھی ہلاک ہو گئی اور ایک مستحکم جان کو بھی ہلاک کر دیا۔ خدا کی قسم تیری توبہ قبول نہیں۔ یہ سن کر اس عورت نے چیخ ماری گویا کہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ میں آگے چلا گیا۔ اپنے جی میں سوچا کہ جب نبی علیہ السلام موجود ہیں تو مجھے فتویٰ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ صبح ہوئی تو میں جلدی سے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گزشتہ رات ایک عورت نے مجھ سے سٹل پچھا اور میں نے اسکا یوں جواب دیا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا اے ابو حریرہ! تو خود بھی ہلاک ہوا اور اسے بھی ہلاک کیا۔ کیا تجھے یہ آیت معلوم نہ تھی۔

وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (الفرقان ۷۰-۷۸)

[میں قتل کرتے وہ کسی ایسی جان کو کہ اللہ نے حرام کیا ہے اسے مگر حق کے ساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔ اور جو اس طرح کرے وہ بڑے گناہ میں پڑ گیا، اس کیلئے دو ہزار عذاب ہے اور قیامت کے دن ہمیشہ کیلئے اس میں خوار ہوتے رہیں گے۔ جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک عمل کیے اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت نبی علیہ السلام کے ہاں سے چلا گیا اور میرا حال یہ تھا کہ مدینہ کی گلیوں میں ڈھونڈتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے اس عورت کا پتہ بتائے جس نے کل رات مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا۔ مجھے دیکھ کر بچے شور کرتے تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دیوانہ ہو گیا۔ اسی طرح رات ہو گئی۔ قدرتی بات ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد کل کی جگہ پر وہی عورت مجھے کھڑی ہوئی مل گئی۔ میں نے اسے نبی علیہ السلام کا فرمان سنایا کہ عیری تو بہ قائل قبول ہے یہ سن کر وہ عورت خوشی کے مارے رونے لگی اور کہنے لگی کہ فلاں باغ میرا ہے۔ میں اسے گناہ کے کفارہ میں مساکین کے لئے صدقہ کرتی ہوں۔

زانیہ عورت توبہ کر کے ولیوں کی ماں بنی

فقہ ابو اللیث سمرقندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ عورت تھی لوگ اس کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو جاتے تھے۔ اسکا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا۔ حال یہ تھا کہ جو شخص اسے ایک نظر دیکھ لیتا وہ اس سے ملاقات کے لئے بے تاب ہو جاتا۔ وہ عورت دس دینار وصول کرتی پھر اپنے پاس آنے دیتی۔

ایک دن ایک نوجوان عابد کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے پری چہرہ عورت کو تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فریفتہ ہو گیا دل قابو میں نہ رہا۔ ہزار جتن کئے کہ اس عورت کا خیال دل سے نکال جائے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ دن رات صبح و شام اسی عورت کا خیال اس کے دل پہ چھایا رہتا۔ مجبور ہو کر اس نے اپنا مال و اسباب بیچا اور دس دینار اکٹھے کئے۔ پھر عورت کے دکیل کے ذریعے اس تک پہنچ گیا۔ عورت زیب و زینت کئے پٹنگ پہ بیٹھی تھی یہ عابد بھی اس کے ساتھ پٹنگ پر بیٹھ گیا اور ہاتھ بڑھا کر بوس و کنار کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی۔ سابقہ عبادتوں کی برکتوں کا ظہور ہوا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ میرا پروردگار مجھے اس حالت میں دیکھ رہا ہے ایسا نہ ہو کہ اس حرام عمل سے میری

کی ہوئی سب عبادتیں ضائع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف دل پر طاری ہوا کہ اس نے کانپنا شروع کر دیا۔ چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔

عورت نے پوچھا تجھے کیا ہوا۔ عابد نے کہا مجھے اپنے پروردگار سے شرم آرہی ہے میں واپس جانا چاہتا ہوں۔ عورت کہنے لگی کہ لوگ تو اس موقع کے لئے عتوں تہتے ہیں تجھے حاصل ہے اپنی مراد پوری کرنے۔ عابد کہنے لگا میں نے تجھے جو مال دیا تھا وہ تیرے لئے حلال ہے بس مجھے جانے دو۔ عورت کہنے لگی کہ لگتا ہے تو نے یہ کام پہلے کبھی نہیں کیا۔ عابد کہنے لگا ہاں کبھی نہیں کیا۔ عورت نے اس عابد کا نام پوچھا تو اس عابد نے سب کچھ بتا دیا۔ جب وہاں سے نکلا تو زار و قطار روئے لگا۔ کہ میں اللہ کے در کو چھوڑ کر ایک زانیہ کے در پر آ پہنچا۔ ادھر زانیہ عورت کے دل میں بھی عابد کی برکت سے خوف خدا طاری ہوا۔ اپنے جی میں کہنے لگی کہ اس شخص کا پہلا گناہ تھا اور یہ اس قدر ڈرا۔ میں برسوں سے گناہ کر رہی ہوں میں نہیں ڈرتی۔ حالانکہ میرا خدا بھی تو وہی ہے اور وہ مجھے بھی سب کچھ کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

اس عورت نے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ معمولی کپڑے پہن لئے اور عبادت میں مشغول ہو گئی۔ ایک دن اس کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ میں اس عابد کے پاس چلی جاؤں ممکن ہے وہ میرے ساتھ نکاح کر لے۔ میں اس سے دین سیکھوں گی وہ عبادت میں میرا معاون بنے گا۔ یہ کہہ کر اس نے سامان باندھا اور اس عابد کی بستی میں پہنچی۔ عابد کو بلا یا جب وہ سامنے آیا تو اس عورت نے چہرہ کھول دیا کہ وہ اسے پہچان لے۔ عابد نے اس عورت کو دیکھا تو اس کی نگاہوں میں سارا مہتر پھر گیا۔ اس نے ایک چیخ ماری اور اسکی روح پرواز کر گئی۔ عورت کو اسکا بہت صدمہ ہوا اس نے عابد کے بھائی سے نکاح کر کے نیکی کی زندگی گزارنی شروع کر دی۔ اس کے سات بچے ہوئے جو بنی اسرائیل کے اولیاء بنے۔ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب۔

زمانی جوان کی گئی توبہ

زہری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ روئے ہوئے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے وجہ پوچھی تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زہر دانہ کے پر ایک نو جوان رو رہا ہے جس نے میرے دلی کو ہلا دیا ہے۔ فرمایا عمرؓ اسے اندر لے آؤ۔ وہ نو جوان حاضر خدمت ہوا تو زہر و قطار رو رہا تھا۔ نبی علیہ السلام نے پوچھا تمہارے رونے کی کیا وجہ ہے۔ نو جوان نے کہا کہ میرے گناہوں کا بوجھ مجھے ریلا رہا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ رب جبار مجھے پر بہت غضبناک ہوگا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا اے نو جوان کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ پوچھا کیا تو نے کسی جان کو ناحق قتل کیا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف فرمادیں گے اگرچہ وہ ساتوں آسمانوں زمینوں اور پھاڑوں سے بڑھے ہوئے کیوں نہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیرا گناہ بڑا ہے یا کرسی۔ اس نے کہا میرا گناہ بڑا ہے۔ فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرش۔ اس نے کہا کہ میرا گناہ بڑا ہے۔ فرمایا کہ عظیم کو رب عظیم ہی معاف فرمائے گا۔ اچھا بتاؤ کہ تیرا گناہ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ سے حیا آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بتا دو۔

کہنے لگا کہ میں کفن چھوڑ تھا۔ سات سال تک یہی کام کرتا رہا۔ ایک دفعہ انصار کی نو جوان لڑکی فوت ہوئی۔ میں نے حسب عادت رات کو قبر کھودی اور کفن اتار کر چل دیا۔ تھوڑی دور گیا تو شیطان نے مجھ پر غلبہ پایا اور شہوت کو بھڑکا دیا۔ میں واپس گیا اور اس کے ساتھ زنا کیا۔ جب فارغ ہو کر اٹھنے لگا تو مجھے یوں لگا جیسے وہ لڑکی کہہ رہی ہے کہ اے بندہ خدا تجھے قیامت کے دن سزا جزا دینے والے پر دروگار سے حیا نہیں آتی۔ جس وقت وہ ظالم سے مظلوم کو بدلہ دلوائیں گے۔ تو مرنے والوں کے مجمع میں مجھے بھی کر کے

چل دیا اور مجھے اللہ کے روبرو حالت جنابت میں حاضر ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ وہ نو جوان وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ مدینہ کے باہر پہاڑوں کے درمیان چالیس دن تک روتا اور فریاد کرتا رہا۔ اپنے پروردگار سے توبہ تائب ہوتا رہا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سہارا نظر نہیں آ رہا تھا۔ چالیس دن رات خوب رورو کر معافی مانگی تو ایک مرتبہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا۔ اے پروردگار اگر آپ نے میری توبہ قبول کر لی ہے تو نبی علیہ السلام کو اطلاع دے دیجئے۔ اگر توبہ قبول نہیں کی تو آگ بھیج کر مجھے دنیا میں ہی کوئلہ بنا دیجئے مگر آخرت کے عذاب سے بچا دیجئے۔

اچھے میں جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف سلام بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ خود سلام ہیں۔ سلام کا مبداء اور شہی وہی ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ کیا مخلوق کو آپ نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا مجھے بھی اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا مخلوق کو آپ رزق دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مجھے بھی اور ساری مخلوق کو اللہ تعالیٰ رزق دیتے ہیں۔ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کیا بندوں کی توبہ آپ قبول کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میری اور تمام بندوں کی توبہ کو اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتے ہیں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نو جوان کی توبہ قبول کر لی آپ ﷺ بھی اس پر نگاہ شفقت فرمائیے۔ نبی علیہ السلام نے نو جوان کو بلا کر توبہ قبول ہونے کی بشارت سنائی۔

جاننا چاہیے کہ زندہ کے ساتھ زنا مردہ کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نو جوان کی سچی توبہ قبول کر لی تو ہمیں بھی اپنے کرتوتوں سے سچی توبہ کرنی چاہیے۔

ایک زانی نو جوان کی توبہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے
مرتبہ سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کی قوم میں کفل نامی ایک شخص تھا جو گناہوں کے کرنے میں بڑا بے
باک تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی جو بہت مجبور تھی۔ اس نے اس کو ساٹھ دینار اس شرط
پر دیئے کہ وہ اسے اپنے ساتھ گناہ کرنے دے۔ عورت راضی ہو گئی۔ پھر جب وہ اس
سے گناہ کرنے لگا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جیسا کہ مرد عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو
عورت کی چیخ نکل گئی اور رونے لگی۔ اس جوان نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو کیا میں نے
تمہیں اس کیلئے مجبور کیا تھا؟ اس نے کہا نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ گناہ ایسا ہے جو میں نے
آج تک نہیں کیا لیکن آج میں اپنی مجبوری کی وجہ سے مجبور ہو گئی۔ یہ سن کر وہ نو جوان اس
سے بٹ گیا اور اسے کہا جاؤ چلی جاؤ اور یہ دینار بھی لے جاؤ۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اللہ
کی قسم کفل کبھی آج کے بعد یہ گناہ نہیں کرے گا۔ پھر یہ شخص اسی رات فوت ہو گیا۔ صبح
ہوئی تو اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا

لَا غُفَرَ لَكَ اللَّهُ الْكَفْلُ (اللہ نے کفل کی مغفرت کر دی)